مسجد نبوی ﷺ میں جنت کا ٹکڑا

ریاض الجنۃ

سلسلہ وار 14 ویں اشاعت

قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں

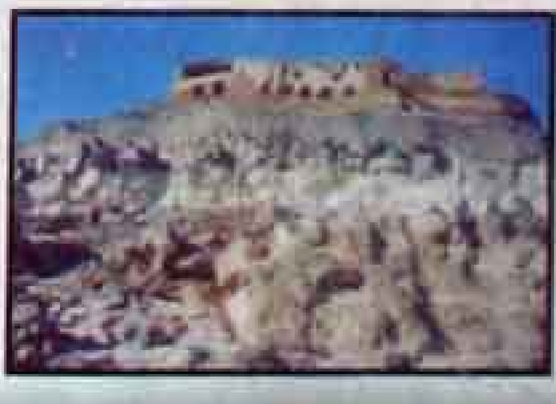

مصنف: الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ (لالہ موسیٰ گجرات)

Tel: 053-3602150-3602350,Mob: 0300-6226626

ریاض الجنتہ

مسجد نبویؐ میں جنت کا ٹکڑا

قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں

مصنف :۔

الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ (نشان گجرات)

ملنے کا پتہ۔

یاسر اکیڈمی بالمقابل سیشن کورٹ کچہری گجرات

فون دفتر:3602150 رہائش:053-3602350

موبائیل:0300-6226626

marfat.com

ریاض الجنت

قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں

مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ

خوشبوئے مدینہ میوزیم فاروق آباد

خوشبوئے حرمین شریفین میوزیم لاہور

marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں
کتاب کے کسی حصہ کو شائع کرنے کی اجازت نہیں

نام کتاب:۔ ریاض الجنت ☆ مسجد نبویؐ میں جنت کا ٹکڑا
قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں

ناشر---------یاسر اکیڈمی بالمقابل گلی سیشن کورٹ کچہری روڈ گجرات

رابطہ---------الحاج ایم زمان کھوکھر سینئر ایڈووکیٹ ضلع کچہری گجرات

فون دفتر:3602150 رہائش:053-3602350 موبائل:0300-6226626

سن اشاعت---------جنوری 2007ء

قیمت---------250/-روپے

کمپوزنگ---------سلیمان بٹ ضلع کچہری گجرات

ٹائیٹل---------ایم اے ربانی آرٹسٹ گجرات

مطبع---------امتیاز فیاض پرنٹنگ پریس چوک اردو بازار لاہور

سرورق

ریاض الجنت، قلعہ خیبر نزد مدینہ منورہ

کتاب ملنے کا پتہ:۔ یاسر اکیڈمی گلی بالمقابل سیشن کورٹ کچہری روڈ گجرات

رابطہ:۔ الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ ضلع کچہری گجرات پنجاب پاکستان

فون دفتر:3602150 رہائش:053-3602350 موبائل:0300-6226626

marfat.com

انڈیکس

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پہلا انتساب	
2	دوسرا انتساب	
3	دعا	
4	اظہار تشکر	
5	حجاز مقدس کا دوسرا سفر	17
6	اے اللہ میں حاضر ہوں	22
7	27 رمضان المبارک خانہ کعبہ میں حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع	27
8	حج کے موقع پر میدان عرفات میں اسلامی مساوات کی جھلک یہاں سے اتحاد و یگانگت کا درس ملتا ہے	31
9	شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران ہر سال کوئی نہ کوئی سانحہ رونما ہو جاتا ہے	43
10	کسوۃ کعبہ میوزیم یہاں خانہ کعبہ مسجد نبوی کے تبرکات محفوظ ہیں	51
11	مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کی آمد	74
12	میری آنکھوں کی ٹھنڈک مدینہ منورہ	80
13	مسجد نبوی ﷺ میں ریاض الجنت	84

marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
92	رمضان المبارک میں مسجد نبویؐ میں افطاری کے موقع پر اہل مدینہ اور مخیر حضرات کی سخاوت	14
99	عالم اسلام ایک مرکز پر مسجد نبوی ﷺ میں جمعہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر	15
102	مسجد نبوی ﷺ میں نماز تراویح کا روح پرور منظر	16
104	30 نومبر مسجد نبوی ﷺ میں نماز فجر	17
106	سلام اس پر جس نے بادشاہی میں فقیری کی	18
114	حضور نبی اکرم ﷺ غیر مسلمانوں کی نظر میں	19
121	خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا عظیم الشان منصوبہ	20
130	مسجد نبوی ﷺ کے دروازے	21
134	مدینہ منورہ کے مقدس مقامات پر حاضری	22
153	جنت البقیع مدینہ منورہ کا قبرستان اور مسمار شدہ قبہ جات کی تفصیل	23
164	اصحاب کہف	24
170	صفہ اور اصحاب صفہ	25
178	مدینہ منورہ کی خاک شفا	26
182	حضور نبی اکرم ﷺ کے خطوط کا عکس جو آپؐ نے حکمرانوں کو لکھے	27

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
28	مہر مبارک رسول ﷺ	183
29	مدینہ منورہ میں باغ حضرت سلیمان فارسیؓ	197
30	صحابی رسول حضرت ابوذر غفاریؓ	205
31	قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں	211
32	حضرت امیر معاویہؓ	239
33	زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ	241
34	خوشبوئے مدینہ میوزیم فاروق آباد ضلع شیخوپورہ	255
35	خوشبوئے حرمین شریفین 135 شادباغ لاہور	281
36	نعلین مبارک	298
37	نقشہ جات	299
38	قدیمی تاریخی، روحانی مقامات کی تصویریں	303
39	حج کی قبولیت ہو جاتی ہے	346
40	اسلامی دور کے سکے	348
41	کتابیات	350
42	آئندہ شائع ہونے والی کتب	352

marfat.com

پہلا انتساب

محسن انسانیت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام

marfat.com

دوسرا انتساب

حضرت بلال حبشیؓ

حضرت ابوذر غفاریؓ

حضرت سلیمان فارسیؓ

کے نام

marfat.com

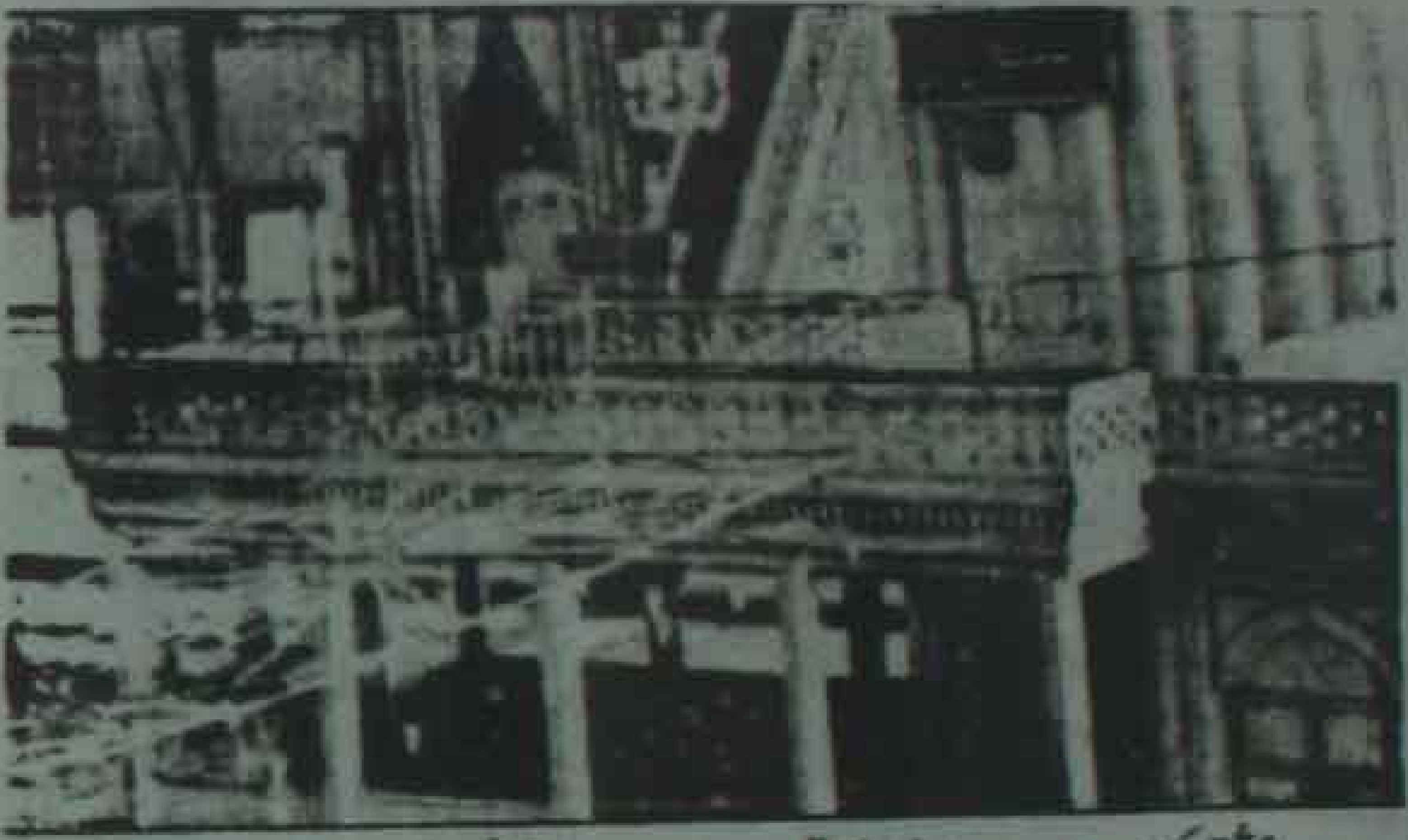

دمشق کی مسجد میں باب صغیر کے قریب حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا مزار

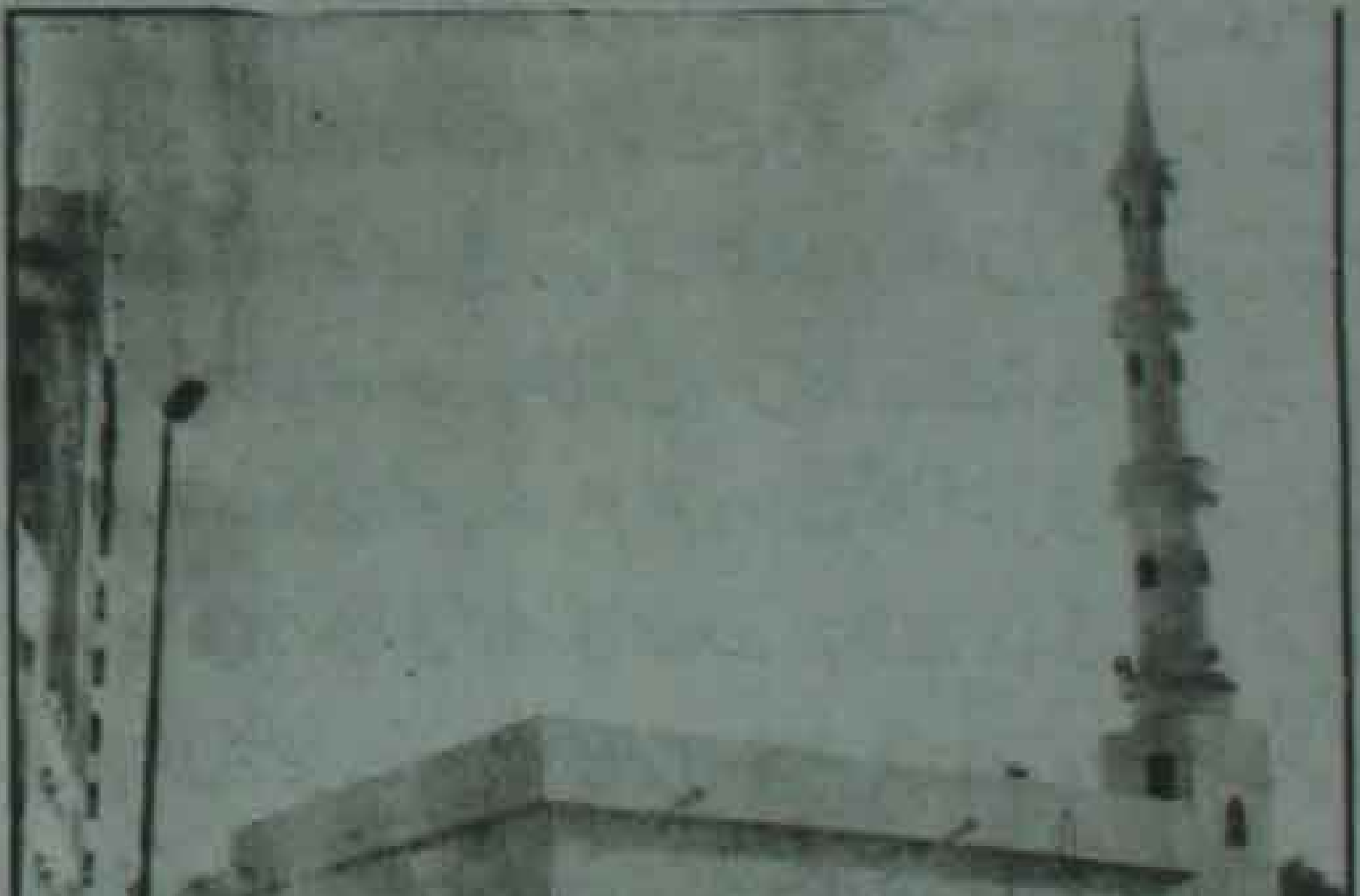

مسجد ابوذر غفاریؓ

marfat.com

دعا

اے پروردگار ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو راہ حق سے مت پھیرنا اپنی جناب سے اپنی رحمتیں عطا فرماتے رہنا بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے اے اللہ تو ہی جمع کرنے والا ہے۔ سب لوگوں کو جس کے آنے میں ذرا بھی شک نہیں اے اللہ شکر ہے تیرا جس نے راہ دکھائی اس جنت کی ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اے اللہ تو ہمیں راہ نہ دکھاتا حبیب مصطفیٰ راہ حق لے کر آئے اور امت کو جنت کا وارث بنایا۔ اے دو جہان کو پیدا کرنے والے تو ہی ہمارا آسرا و کارساز ہے۔ ہمیں اسلام کی حالت میں اٹھانا اور اپنے محبوب بندوں کے ساتھ حساب کرنا اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اے اللہ میں تجھ سے تیرے دین میں استقامت کی امیدوار ہوں پختہ ایمان کی سوالی ہوں تجھ سے تیری نعمت کے شکر اور مقبول عبادت کی توفیق چاہتی ہوں اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان قلب سلیم اور اعلیٰ اخلاق کی طلبگار ہوں ہر وہ بھلائی مانگتی ہوں جسے تو چاہتا ہے اور معافی چاہتی ہوں ہر اس گناہ سے جسے تو جانتا ہے تو پوشیدہ رازوں کا جاننے والا ہے یارحمان یارحیم یا غفار کبھی ختم نہ ہونے والی نعمتوں کی محتاج ہوں جنت کے اعلیٰ مقامات کی طلبگار ہوں نبی کریمؐ کی شفاعت اور سوہنے دربار کی حاجت مند ہوں۔ یااللہ میری توبہ قبول کر میرے گناہ دھو ڈال میری دعا منظور فرما قائم رکھ میری حجت سیدھی رکھ میری زبان منور کر میرا دل میرے سینہ سے کدورت کو نکال دے یا پروردگار آسمان سے ہم پر اپنی نعمتوں اور رحمتوں کی بارش برسا جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے باعث عید ہو۔ رزق میں فراخی عطا فرما۔ تو سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے رب العزت تو خود فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہوں کشادہ کرتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں کم کرتا ہوں اور جو تم راہ خدا خرچ کرتے ہو اس کا اجر دیتا ہوں میں ہی رزاق ہوں یارزاق تو فرماتا ہے

marfat.com

کہ جو اپنے رب سے ڈرتا ہے اس کو رزق دیتا ہوں جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے بے شک اللہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔

یا میرے مولا مجھ پر رحم فرما مجھے عافیت سے رکھ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا قبول فرما میری حاجات کو تو سننے اور جاننے والا ہے یا اللہ ہمیں اور ہماری اولاد کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھنا۔ توبہ کی توفیق عطا کر توبہ منظور فرما کہ بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا بڑا مہربان ہے یا اللہ ہم تیرے بندے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے میرے مولیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر اللہ تجھے تکلیف پہنچائے۔

تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اس تکلیف کو رفع کر سکے اور اگر وہ بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اسکے فضل کو ٹالنے والا نہیں یا اللہ تو حق ہے بخشنے والا کریم ہے نہیں ہے کوئی معبود تیری ذات پاک کے سوا۔

بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے تھی تو عظمت والا ہے تو عرش عظیم کا مالک ہے تو آسمانوں زمین، عرشوں کا مالک ہے میرے پروردگار تیری رحمت کی امیدوار ہوں تیرے گھر کی بھکاری ہوں ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا۔ میرے دنیا و آخرت کے تمام کام درست فرمانا۔ یا غفور رحیم ہم سے کوئی بھول ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کرنا ہم پر اتنا ہی بوجھ ڈالنا جس کو اٹھانے کی ہم میں طاقت در گذر فرما۔ بخش دے۔ رحم فرما تو ہی تو میرا مالک ہے۔

کفار کے مقابلے میں ہماری مدد فرما یا اللہ ہمارے عیبوں کو چھپا لے یا اللہ ہم دشمنوں کے حملوں اور سازشوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا لے ہمیں روز قیامت کی رسوائی سے بچا لے ہم نے اپنی جانوں پر خود ظلم کیا ہے اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا تو ہم کس کے در پر جائیں گے یا غفار داخل فرما ان جنتوں میں جس کا تو نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے۔

مولا آج کوئی گناہ ایسا نہ رہے جسے تو نے دور نہ فرما دیا ہو۔ میری جائز حاجت پوری کر دے میرا کوئی قرضہ ایسا نہ رہے جسے تو معاف نہ کر دیا اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان میرے ظاہر و پوشیدہ تمام گناہوں کو پردہ پوش فرما دے۔ میں تجھ سے مسکینوں کی مدد اور محبت کی توفیق مانگتی ہوں دنیا میں کسی بلا و عذاب سے مجھے اس دنیا سے اٹھا لینا یا مالک الملک تو جسے چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اسے

marfat.com

ذلیل کر دیتا ہے ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تو ہر چیز پر قادر ہے رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے زندوں کو مردہ اور مردوں کو زندہ کرتا ہے پس معاف فرما مجھے اور ایسی عزت وشان عطا فرما جو کسی کو عطا نہ کی گئی ہو۔ یا غفار یا ستار میرے لئے تیرا اور تیرے حبیب کا فضل کافی ہے یارب العزت مجھے اور میرے اہل خانہ کو بخش دے میرے والدین اور تمام عزیز واقارب جو اس جہاں میں نہیں رہے سب کی مغفرت فرما ان کے لئے قبریں کشادہ اور جنت ٹھکانہ بنا ہمیں اولاد کی آزمائش وتکلیف سے بچانا دیس پردیس جہاں ہیں اپنے حفظ امن میں رکھنا۔ باایمان و باصحت اس جہاں سے اٹھانا عزت وایمان کی زندگی اور شہادت کی موت عطا فرمانا اپنا محتاج رکھنا، بے بسی اور انسانوں کی محتاجی سے پناہ مانگتی ہوں بیماروں کو شفا دے گناہگاروں کو راہ ہدایت عطا فرما۔ یا اللہ مجھے شر سے بچانا اور شرع پر چلانا مجھے انا سے بچانا اور عاجزی عطا فرمانا۔ یا ستار العیوب مجھے اپنی رحمت میں چھپالے آقا کی کملی میں چھپالے آقا کی جوتیوں کی خاک عطا فرمادے شفا عطا فرمادے تو اپنی رضا اور اپنے حبیب کی نظر عنایت فرمادے میرے سینہ کو کینہ وبغض جھوٹ، انتقام، نفرت، حسد، غیبت وبہتان، گمان، بدو بدزبانی، طعنہ زنی ودل شکنی چالبازی ومکاری، عبادت میں بے رغبتی وبیزاری جہالت وگمراہی، تنگ نظری وکوتاہی بخل وحرص دنیاداری وخواری، بزدلی وکم ظرفی، شکوہ ناشکری، بے صبری وبے چینی، بیماری وبیچارگی ظلم وجبر، کبر وخوش فہمی، غرض ہر لعنت ومصیبت نحوست واذیت سے پناہ چاہتی ہوں یا خیر الماکرین زندگی کے معاملات درست فرمانا۔ میری عقل ودل، علم وہنر، شعور ودانش مندی سب تیرے اختیار میں۔

یا کریم یا عزیز یا اسلام یا وارث بے اولادوں کی گود آباد فرما بے ادب کو تعظیم، بے سہاروں کو سہارہ بے دینوں کو دین، بے وطنوں کو وطن، بے گھروں کو گھر، گناہ گاروں کی عیب پوشی، دنیاداروں کی چشم پوشی اولادوں کو نیک زوج عطا فرمانا پاکستان کو قائم ودائم رکھ دشمن بدکاروں، منافقوں، غداروں سے اسے بچانا فلسطین، عراق، کشمیر، چیچنیا اور دنیائے اسلام کے تمام مجاہدین کو فتح ونصرت عطا فرمانا۔ یا اللہ ایک تیرا ہی تو در ہے جہاں سے کوئی تہی دامن نہیں رہتا کوئی پیاسا کوئی پیاسا وخالی نہیں رہتا تو میرے سیاہ دل وگناہگار اعمال کو نہ دیکھ اپنی بخشش ورحمت کو دیکھ بے حساب عطا فرمانے والے بن

marfat.com

مانگے جھولیاں بھرنے والے مالا مال کر دے آج خوشیوں ،سرادوں ،سکون قلب سے غنی کر دے۔
مال اولاد کی محبت خود نمائی وخود پسندی سے آزاد کر دے میری اولادوں میں محبت وصلہ رحمی عنایت فرمادے عقائد وخیالات درست فرمادے میری نسلوں میں اولیاء پیدا فرما ،شہید وغازی جنم دے میری اولاد اور ان کی نسلوں کو صدقہ جاریہ بنا ،مفلسی وقرض سے دور رکھ رزق حلال عطا فرما ،یا اللہ اپنے متبرک مہینے کی عبادت فضیلت والی راتوں ،تلاوت قرآن ،تسبیحات وحاجات کو قبول فرمانا موت آئے تو آقا نامدار کی صورت مبارک کی زیارت کرانا۔حرمین شریفین بار بار بلانا اس ناچیز وتیری عاجز بندی کو جس جس نے دعا کے لئے کہا ہے سب کی جائز وشرعی حاجات کو ماہ رمضان کے ماہ مبارکہ میں قبول ومنظور فرمانا۔یا کریم ہم سب پر نگاہ کرم کر دیجیے تجھے تیرے حبیب کا واسطہ حبیب کے لاڈلوں اہل بیت صحابہ کرام غلاموں ،غلاموں کے غلاموں اس در کی فضاؤں ممبر رسول روضہ رسول ،بیت اللہ شریف ،شہدا کربلا ،شہداء بدر ،واحد شہداء غزوات اہل جنت البقیع وجنت معلی عرش بریں وعرش معلی ،تیری رحمتوں برکتوں عبادات و ذکر کا واسطہ ،مجھے میرے عزیز واقربا اور امت محمد کو بخش دے۔یا غفور الرحیم یہ دعا لکھنے کہنے مانگنے والی کو نیک بخت واپنا مقرب بنانا۔آمین

بشکریہ روزنامہ نوائے وقت مضمون نگار طیبہ ضیاء

میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبو جاتی نہیں
کہ میں نے اسم محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

marfat.com

اظہار تشکر

ریاض الجنت جیسی مقدس کتاب کی تحریر میں جن دوستوں مہربانوں نے اپنے کتب خانے سے نایاب کتب مہیا کی ہیں ان کا تہہ دل سے ممنون اور مشکور ہوں حافظ الحاج محمد ایوب صراف جو عاشق رسولؐ اولیائے کرام سے عقیدت رکھتے ہیں انہوں نے نایاب کتاب سیرت الجم مہیا کی یہ کتاب ان کو امیر علی منہاس صاحب نے پیش کی تھی میں جناب محمد شریف صاحب واپڈا ایسکو ڈیرہ اسمٰعیل خان کا شکرگزار ہوں جنہوں نے انتہائی نایاب کتاب سیرت النبیؐ الجم حصہ دوم مہیا کی اس کتاب کی تلاش میں پورے پاکستان کے بک سیلروں کو خطوط لکھے اخبارات میں مراسلات شائع کیے لیکن سیرت الجم حصہ دوم کہیں سے نہ ملی پاکستان سٹیٹ آئل کمپنی جنہوں نے یہ دو انتہائی خوبصورت کتب شائع کیں ان سے بھی سیرت الجم اور سیرت النبی الجم مہیا نہ ہو سکی محمد شریف صاحب نے بہت مہربانی کرتے ہوئے سیرت النبی جلد اول دوم سوم کتب مہیا کیں حکیم محمد اشرف صاحب نے اپنی لائبریری سے میرے حضور کے دیس میں کتاب فراہم کی افتخار احمد حافظ صاحب راولپنڈی والے جو درجن بھر اسلامی روحانی کتب کے مصنف ہیں دیار حبیبؐ اور سیرت الجم کتب بھیجیں عارف علی میر ایڈووکیٹ کی لائبریری کے دروازے ہر وقت میرے لیے کھلے رہتے ہیں سید مسعود پرویز نے اسلامی دور کے سکوں کے عکس مہیا کیے حکیم محمد فاروق حسن صدیقی نے عربی زبان میں کتاب تاریخ معالم المدینہ منورہ فراہم کی ان تمام احباب کا مشکور ممنون ہوں بالخصوص میاں سعید پگانوالہ کا ممنون مشکور ہوں جنہوں نے ابو عادل کی وساطت سے قلعہ خیبر کی سیر کروائی مدینہ منورہ میں آستانہ عالیہ علی پور سیداں نارووال کی خدمت منزل اور اس کی انتظامیہ کا بھی ممنون اور مشکور ہوں جنہوں نے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران خوردونوش اور رہائش کا اہتمام کیا مکہ مکرمہ میں محمد اسلم وہاڑی والے کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے مکہ مکرمہ قیام کے دوران اپنے ہوٹل میں رہائش افطاری سحری کا اہتمام کیا جدہ میں مقیم محمد فاروق آف مبسم جدہ تی میں مقیم چوہدری محمد خان رنگڑہ برملہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے

marfat.com

جدہ میں ہمارے اعزاز میں دعوتوں کا اہتمام کیا محمد رفیق بٹ جنہوں نے مدینہ منورہ کے قدیمی تاریخی مقدس مقامات پر حاضری کروائی وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں مدینہ منورہ میں ابو عادل محمد بوٹا اوران کے ساتھیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمارے وفد کے اعزاز میں دعوتوں کا اہتمام کیا ڈاکٹر طاہر عباس صاحب اور میاں سعید پگانوالہ صاحب کا اس روحانی سفر کے دوران راقم کے ساتھ بہت اچھا سلوک رہا ان کے علاوہ وہ تمام احباب بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ جدہ میں مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے۔

الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ نشان گجرات

روحانی سفر کی تفصیلات مشاہدات

قدیمی، تاریخی، روحانی مقامات کی تفصیل

حج عمرہ ادا کرنے کا طریقہ اور مناسک حج کی دعائیں

زمان کھوکھر کی تحریر کردہ کتاب

حجاز مقدس کا روحانی سفر باتصویر میں ملاحظہ فرمائیں

ملنے کا پتہ: یاسر اکیڈیمی گلی بالمقابل سیشن کورٹ، روڈ گجرات

الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ ضلع کچہری گجرات

فون: 053-3602150,3602350 موبائل: 0300-6226626

marfat.com

عاشق رسول زمان کھوکھر

زمان کھوکھر سچے عاشق رسول ہیں اولیائے کرام صوفیائے عظام کے علاوہ قدیمی تاریخی روحانی مقامات پر کئی کتب تحریر کر چکے ہیں تحقیق کے سلسلہ میں کئی باران کے ہمراہ سفر کر چکا ہوں۔ ان کی تحریر کردہ کتب معلومات کے خزانہ سے بھری پڑی ہیں انہیں اولیائے کرام صوفیائے عظام سے گہری عقیدت اور محبت ہے زمان کھوکھر نے دور افتادہ اور گمنام علاقوں میں سفر کر کے اللہ کے نیک بندوں کے مزارات پر تحقیقی مضامین تحریر ہے قبل ازیں وہ حجاز مقدس کا روحانی سفر تحریر کر چکے ہیں ریاض الجنت اور مدینہ کے قریب قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں ایک بے مثال کتاب ہے انہوں نے مقدس مقامات پر حاضری دے کر معلومات اور فوٹو حاصل کیے مارہ رمضان المبارک میں حرم پاک اور مسجد نبویؐ میں عالم اسلام کا ایک مرکز پر اکٹھا ہونے کی جھلک پیش کی ہے تاریخ اسلام میں قلعہ خیبر کے معرکہ کو خاص اہمیت حاصل ہے زمان کھوکھر نے مدینہ منورہ کے قریب خیبر میں پہنچ کر قلعوں کی تصویر کشی کی ریاض الجنت اور قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں زمان کھوکھر کی بہترین کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

سید طارق مسعود کاظمی اسسٹنٹ اکاؤنٹ آفیسر میانوالی

مورخہ 01-08-06

marfat.com

17

حجاز مقدس کا دوسرا سفر

اگست 2002ء کو صبح سویرے نماز فجر کی ادائیگی مکان کی چھت پر کی تنہائی میں خانہ خدا اور روضہ رسول کا منظر آنکھوں کے سامنے تھا حاضری کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا مانگی دعا قبول ہو گئی ٹریول ایجنسی کے نمائندہ نے ماہ رمضان المبارک میں حجاز مقدس حاضری کے لئے تاریخ سے آگاہ کیا ہمارے وفد میاں سعید پگانوالہ ڈاکٹر طاہر عباس دو خواتین پر مشتمل تھا ٹریول ایجنسی کے مالک کو روانگی کی جو تاریخ بتائی تھی اس روز گھر پر ختم مبارک کا پروگرام طے پا چکا تھا عزیز اقارب کو ختم کی اطلاع بھی دے دی گئی ختم کے ایک روز پہلے ٹریول ایجنسی والوں نے بتایا آج دو بجے اسلام آباد ایئرپورٹ پہنچیں اتنے مختصر وقت میں روانگی بہت بڑا امتحان تھا جب حضور کی نظر کرم ہو اللہ تعالی وسیلہ بنا دیتا ہے۔ میاں سعید پگانوالہ نے اپنی کار میں اہتمام کر دیا اسلام آباد ایئرپورٹ پر سامان کی جانچ پڑتال امیگریشن کے مراحل طے ہوئے میاں عارف پگانوالہ نے ایئرپورٹ لاؤنج میں ہمیں داخل کر کے اجازت چاہی عجلت میں تیاری کی وجہ سے سفر کے لئے کچھ چیزیں خریدنے کے لئے قیمتیں پوچھی وہ عام مارکیٹ سے گیارہ گنا مہنگی تھیں قیمتیں سن کر پاؤں تلے زمین نکل گئی ماہ رمضان المبارک میں ملک بھر سے مسلمان عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں ایئرپورٹ پر عمرہ ادا کرنے والوں کا رش تھا عزیز اقارب الوداع کہنے کے لئے آتے ہیں جس کی وجہ سے بھیڑ بہت زیادہ ہو جاتی ہے ماہ رمضان تمام سعودی عرب جانے والے تمام مسافر عمرہ ادا کرنے والے ہوتے ہیں ایئرپورٹ پر ہی احرام باندھ لیتے ہیں اسلام آباد ایئرپورٹ بین الاقوامی معیار کا ہے وقفہ وقفہ سے دنیا بھر سے پروازیں آتی اور روانہ ہوتی ہیں عملہ نے جہاز سٹارٹ کیا اور مسافروں کو جہاز میں سوار ہونے کا اعلان کیا رن وے لاؤنج سے نیچے ہے لاؤنج کے شیشہ سے رن وے کا منظر دکھائی دیتا ہے۔ بس ہمیں جہاز تک لے گئی جہاز دروازے پر ایئر ہوسٹس نے ہمیں خوش آمدید کہا جہاز نے اڑان لی روشنیوں کا شہر اسلام آباد ایسے نظر آیا جیسے آسمان پر ستارے جگمگا رہے ہوں سیٹ کے سامنے سکرین پر معلومات فراہم کی گئی جہاز اتنی بلندی پر پرواز کر رہا ہے کس شہر اور ملک سے گزر

marfat.com

جبل ابوقبیس کے دامن میں بیت اللہ شریف

رہا ہے جہاز میں ملائیشیا کے علاوہ پاکستانی ایر ہوسٹس تھی مشروبات اور کھانا پیش کیا گیا شوگر کے مریضوں کے لئے ڈائٹ بوتلیں مہیا کی جاتی ہیں لیٹرین کی سہولت موجود ہوتی ہے دروازہ کے اندر باہر لکھا ہوتا ہے کہ پانی استعمال نہ کریں پانی سے جہاز کی وائرنگ کو نقصان پہنچ سکتا ہے ان پڑھ مسافر پانی ضرور استعمال کرتے ہیں اے اللہ میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں کی صدائیں بلند ہوتی ہیں تقریباً تین گھنٹے کی مسافت کے بعد جہاز نے روشنیوں کے شہر جدہ کے بین الاقوامی ایر پورٹ پر پہنچی پرواز شروع کی جدہ ایر پورٹ پر رات کے وقت دن کا سماں ہوتا ہے جدہ ساحل سمندر پر سعودی عرب کا خوبصورت ترین شہر ہے سعودی عرب کے دیگر شہروں کو سڑکیں جاتی ہے

marfat.com

سڑکیں بہت شاندار اور خوبصورت ہیں میاں سعید پکا نوالہ کے عزیز اقارب ہمیں جدہ ایر پورٹ میں لینے کے لئے آئے ہوئے تھے یہاں ہر آدمی کے پاس ایک سے زیادہ کاریں ہوتی ہیں سعودی عرب کے بڑے شہروں میں رات کو بھی دن کا سماں ہوتا ہے بالخصوص مکہ مکرمہ مدینہ منورہ جدہ میں لوگ رات بھر جاگتے ہیں دن کے بارہ بجے کام کا آغاز کرتے ہیں میاں سعید کے عزیزوں نے مشروبات اور کھانے کا اہتمام کیا سعودی عرب میں کھانے کے ساتھ سیون اپ پیپسی کوکا کولا کا استعمال کیا جاتا ہے کھانے کے بعد قہوہ کا دور چلتا ہے محمد فاروق کو فون پر مطلع کیا وہ راقم کو لینے آ گیا محمد فاروق نے ناشتے کا اہتمام کیا وفد کے اراکین میرے پہنچنے سے پہلے ہی مدینہ منورہ روانہ ہو گئے ایک کاغذ پر لکھ دیا کہ جماعت منزل مدینہ منورہ قیام گاہ پر پہنچ جائیں جمعہ کا دن تھا ارادہ تھا جمعہ کی نماز مسجد نبویؐ میں ادا ہو جدہ بسوں کے اڈا سے مدینہ جانے کے لئے بس تیار تھی پاسپورٹ ہمارے پاس تھے ایجنٹ کے کارندوں کو پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں دیں مدینہ منورہ میں بسوں کا اڈا مسجد نبویؐ کے قریب ہی ہے نماز جمعہ ادا کی اور ارادہ کیا بقیہ نمازیں ادا کر کے جماعت منزل کی طرف روانہ ہوں گا عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں ادا کر کے سفر کا سامان اٹھایا مسجد نبویؐ کے ایک بیرونی دروازہ کے پاس کھڑا تھا اللہ کرے جماعت منزل تک پہنچنے کا وسیلہ بن جائے فیصل آباد کے ایک باریش میرے پاس آئے پوچھا کیا معاملہ ہے میں نے کہا میں جماعت منزل جانا چاہتا ہوں اس نے میری راہنمائی کی ہمارے وفد کے اراکین جماعت منزل کی ایک کمرہ میں قیام پذیر تھے جماعت منزل کی بنیاد آستانہ عالیہ علی پور سیداں ضلع نارووال پاکستان نے رکھی یہاں قیام کے لئے صاحبزادگان کی طرف سے اجازت نامہ لینا ضروری ہوتا ہے جماعت منزل میں قیام اور طعام فری ہوتا ہے اس سلسلہ کے وابستگان نے لنگر کا اہتمام کیا ہوتا ہے آج کل جماعت منزل گرا کر ہوٹل تعمیر کیے جا رہے ہیں مدینہ منورہ میں آٹھ روز قیام کے دوران 40 نمازیں بھی ادا کیں مسجد نبویؐ میں افطاریاں کا شاندار اہتمام ہوتا ہے مسجد نبویؐ میں داخل ہوتے ہی کوئی نہ کوئی ہاتھ تھام لیتا ہے کہ ہمارے دستر خوان پر افطاری کریں افطاری میں پھل جو کی روٹی، دہی قہوہ آب زم زم اور پلاؤ وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہے پاکستان کے خدا ترس صنعت کار بھی افطاری کا اہتمام کرتے ہیں اہل مدینہ کے علاوہ دنیا

marfat.com

جماعت منزل مدینہ منورہ میں زمان کھوکھر پیچ منورہ صاحب علی پور سیداں
میاں سعید پگانوالہ کا گروپ فوٹو

بھر کے تحسیر مسلمان افطاری کا اہتمام شوق سے کرتے ہیں افطاری کے فوراً مسجد کی صفائی کردی جاتی ہے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران قدیمی تاریخی روحانی مقامات پر حاضری دی اور فوٹو حاصل کیے صرافوں اور کپڑے کی دکانوں پر زیادہ رش ہوتا ہے دنیا بھر سے آئی ہوئی عالم اسلام کی خواتین جی بھر کے اشیاء خریدتی ہیں ان میں پاکستانی خواتین سرفہرست ہوتی ہیں بعض صراف حضرات عورتوں کے ساتھ محرم بن کر آجاتے ہیں تاکہ عورتوں کے ذریعے زیادہ سے زیادہ سونا پاکستان لایا جاسکے مدینہ منورہ میں قیام کے دوران قلعہ خیبر بھی دیکھا راقم نے خیبر میں جب مسجد کا فوٹو لینے لگا ایک سیاہ فام مولوی میرے پیچھے پڑ گیا عربی میں بار بار کیمرہ چھینے کی کوشش کی وہ عربی بولتا جاتا میں انگریزی میں گفتگو کرتا رہا ہم دونوں سے پتہ نہ پڑتا تھا میں سیاہ فام مولوی کو بتا رہا تھا اس وقت دنیا میں میڈیا کا دور ہے سیکڑوں مصنوعی سیارے آسمان میں گردش کر رہے ہیں جو لمحہ کی تصاویر دیتے ہیں یورپ میں جس گراونڈ میں میچ ہو رہا ہوں سیٹلائٹ کے ذریعے گراونڈ کے گھاس کا تنکا بھی دیکھا جاسکتا ہے خدارا آپ قدامت پرستی کو چھوڑیں ابو عادل جو راہنمائی کے فرائض سرانجام دے رہا تھا صلی نماز تو ادا کرنے دیں نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوئے نماز ادا کر کے خاموشی کے ساتھ

marfat.com

دوسرے دروازے سے باہر نکلے خدا خدا کر کے میرے کیمرہ پر سیاہ فام مولوی کا عذاب نازل نہ ہوا ورنہ کیمرہ چھین کر زمین پر زور سے پھینک دیتے ہیں کیمرہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ میں نے ہندوستان میں دس بار سفر کیا اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دی جی بھر کے قدیمی تاریخی روحانی مقامات کی فوٹوگرافی کی وہاں کسی نے منع نہیں کیا مسجد نبویؐ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کے بعد مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے نصف راستہ طے کرنے کے بعد ٹیکسیاں گاڑیاں تھوڑی دیر کے لئے رکتی ہیں اس مقام پر پانی کا کوئی انتظام نہیں لیٹرین گندگی سے بھری تھیں استنجاء کے لئے پانی کی بوتل خریدنی پڑتی ہے 21،23،25،27،29 رمضان المبارک حرم پاک میں بہت زیادہ رش ہوتا ہے۔ ہمارا پروگرام تھا کہ عید الفطر پاکستان میں ادا کی جائے لیکن پی آئی اے والوں نے کوئی تعاون نہیں کیا پی آئی اے والوں کے ایجنٹ رشوت لے کر سیٹیں کنفرم کرتے ہیں پاکستانیوں کو جدہ ایرپورٹ پر دن رات انتظار کرنا پڑتا ہے پی آئی اے کا عملہ غفلت لاپروائی کا مظاہرہ کرتا ہے مسافر ذلیل اور پریشان ہو جاتے ہیں سامان تک گم ہو جاتا ہے حج کے موقع پر بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے حکومت پاکستان حجاج کرام اور عمرہ کو جانے والوں کے ان مسائل پر خصوصی توجہ دے۔ حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کے مسائل کے حل کے لئے خصوصی توجہ دی جائے۔

جدہ سمندر کے کنارے جدید مسجد یہاں راقم نے نماز ادا کی

marfat.com

اے اللہ میں حاضر ہوں

میاں محمد سعید پگانوالہ سچے عاشق رسولؐ ہیں گزشتہ دس بارہ سالوں سے عمرہ کی سعادت حاصل کرر ہے ہیں وہ معلم حضرات اوران کے کارندوں کی ہیرا پھیری سے مکمل واقف ہو چکے ہیں۔ انہوں نے پروگرام مرتب کیا کہ پہلے مدینہ منورہ حاضری دی جائے اوراس کے بعد مکہ مکرمہ عمرہ کے لئے روانگی ہو۔ چناچہ طے شدہ پروگرام کے تحت مدینہ منورہ میں مورخہ 22 نومبر 2002ء تا30 نومبر 2002ء آٹھ روزہ قیام میں ہماری تقریباً چالیس نمازیں مکمل ہو چکی تھیں۔

marfat.com

30 نومبر بروز ہفتہ بعد از افطاری مکہ مکرمہ کے لئے روانگی کا پروگرام بنا۔ محمد رفیق کا تعلق گجرات سے ہے جو مدینہ منورہ میں محنت مزدوری کے سلسلہ میں قیام پذیر ہیں۔ مکہ مکرمہ کے لئے چار سو ریال کرایہ پر ٹیکسی لے آئے۔ پانچ رکنی قافلہ جس میں راقم کے علاوہ میاں محمد سعید پکھوالا، ڈاکٹر طاہر عباس، میاں محمد سعید کی بیٹی اور ان کی بھتیجی شامل تھیں۔ سامان ٹیکسی میں رکھ دیا گیا اور محمد رفیق اور ان کے ساتھی نے ہمیں الوداع کیا۔ آج ہم اس سرزمین کو الوداع کہہ رہے ہیں جہاں آقائے دو جہاں حضور نبی اکرم ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ اس مقدس سرزمین کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا لیکن عمرہ کی ادائیگی بھی ضروری تھی۔ سات بجے پیلے رنگ کی ٹیکسی کے ڈرائیور صالح نے گاڑی سٹارٹ کی۔ مدینہ منورہ کی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے میقات جو ابیار علی کے نزدیک ہے پہنچے۔ ہم نے احرام مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت باندھ رکھا تھا۔ میقات میں تازہ وضو کیا اور دو نفل ادائیگی عمرہ ادا کیے۔ گاڑی مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئی۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا فاصلہ چار سو کلو میٹر ہے۔ میں سوچوں میں گم تھا کہ آج بہترین سڑکیں ہیں۔ تیز رفتار گاڑیاں اور ہوائی جہاز کی سہولتیں حاصل ہیں لیکن چودہ سو سال قبل اتنا لمبا راستہ کس قدر اذیت ناک سفر ہوگا۔ شدید گرمی، خورد و نوش کا اہتمام اور قیام جیسے مسائل درپیش ہوں گے اونٹوں پر تھکا دینے والا سفر کتنا پریشان کن ہوگا لیکن اب جدید دور میں سفر آرام دہ ہے۔ دو طرفہ سڑکیں شاندار انداز میں تعمیر ہو چکی ہیں۔ ڈرائیور صالح ٹیکسی مناسب رفتار سے چلا رہا تھا۔ نصف مسافت کے بعد گاڑی چند منٹوں کے لئے رکی۔ ایک بنگلہ دیشی نے بتایا اس سٹاپ کا نام ہوٹی سٹاپ ہے۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے آنے والی گاڑیاں مختصر قیام کرتی ہیں۔ گاڑیوں میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ مسافر گرم ٹھنڈے مشروبات پیتے ہیں کھانا کھاتے ہیں۔ اس مقام پر بیت الخلاء کا کوئی اہتمام نہیں ہے نہ ہی وضو کے لئے پانی ملتا ہے۔ مکہ مکرمہ سے 23 کلو میٹر پولیس چوکی کے قریب بورڈ پر انگریزی میں لکھا ہے "مکہ مکرمہ میں غیر مسلموں کا داخلہ منع ہے صرف مسلمانوں کے لئے۔ ٹیکسی سرزمین عرب کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئی۔ اس شہر کے بارے علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا   ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

marfat.com

ٹیکسی ڈرائیور صاحب نے ہمیں مطلوبہ بس سٹاپ کی بجائے کسی اور جگہ پر اتار دیا۔ رات کا وقت حرم پاک میں شبینہ کی وجہ سے بہت رش تھا۔ عالم اسلام اللہ کے حضور سجدہ ریز تھا۔ خوش قسمت ہیں یہ لوگ جو برکتوں اور رحمتوں والے مہینے میں اللہ کے گھر حاضری دے رہے ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے گناہوں کی معافی مانگ رہے ہیں۔ یہ لوگ رب تعالیٰ کے قرب کے متمنی ہیں۔ ڈرائیور نے عربی میں بخشش مانگی۔ میاں محمد سعید ٹکانوالہ نے اسے خالص پنجابی زبان وچ "دو تمن تھپیاں" اور کہا تم نے ہمیں مطلوبہ جگہ پر نہیں اتارا اب بخشش کیسی مانگتے ہو۔ چار سوریال اس کے حوالے کئے اور وہ رفو چکر ہو گیا۔ حرم پاک کے قریب ہم سامان کے پاس کھڑے تھے کہ باران رحمت یعنی بارش کے چند قطرے ہمارے اوپر آ گرے۔ میاں محمد سعید ٹھیلہ لینے چلے گئے۔ بنگلہ دیش کے مزدوروں نے سامان کی نقل وحرکت کے لئے ٹھیلے بنا رکھے ہیں جو اڈا سے قیام گاہ تک سامان لے آتے ہیں اور اڈا تک لے جاتے ہیں۔ کنگ عبدالعزیز گیٹ کے سامنے لوہے کے پل کے قریب مغسلہ دارالاویس میں قیام کا پروگرام بنایا۔ میاں سعید اور ان کے بھائی جب بھی حج عمرہ کے لئے آتے ہیں یہیں قیام کرتے ہیں۔ راقم اور ڈاکٹر طاہر عباس کو پہلی منزل پر کمرہ نمبر 103 دیا گیا۔ یہ کمرہ چار بیڈ پر مشتمل باورچی خانہ اور لفٹ کی سہولت حاصل ہے۔ خوش اخلاق عملہ نے ہمارا استقبال کیا۔ سامان کمروں میں رکھنے کے بعد تازہ وضو کیا اور عمرہ کی ادائیگی کے لئے حرم پاک روانہ ہوئے۔ بہت زیادہ رش کی وجہ سے میاں محمد سعید نے میرا بازو پکڑ لیا۔ ڈاکٹر طاہر عباس بھی

خانہ کعبہ کی قدیمی تصویر

marfat.com

ہمراہ تھے۔ ملک عبدالعزیز گیٹ سے ہم صدائیں بلند کرتے ہوئے اے اللہ میں حاضر ہوں حرم پاک میں داخل ہوئے۔ طواف کعبہ کے سات پھیرے مکمل کئے میری ٹانگ میں چلتے ہوئے درد ہو رہا تھا لیکن خدا کے گھر میں داخل ہوتے ہی درد غائب ہو گیا۔ طواف کعبہ مکمل ہوا اور دو نفل ادا کئے۔ آب زم زم پیا۔ صفا مروہ کی سعی کے لئے روانہ ہوئے۔ صفا مروہ میں داخل ہونے کے لئے ایک دروازہ بنایا گیا ہے صفا مروہ میں بہت زیادہ رش میں سات چکر مکمل کئے۔ صفا مروہ وہ مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنی بیوی حضرت حاجرہؓ اور شیر خوار بیٹے حضرت اسماعیل کو چھوڑ گئے تھے پانی کی تلاش میں حضرت حاجرہؓ نے صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے لگائے تھے۔ ان پہاڑوں کا درمیانی حصہ نشیب میں تھا۔ لہذا بی بی حاجرہ ننھے اسماعیلؑ کی نظر سے اوجھل ہو جانے کے سبب اس جگہ سے دوڑ کر گزرتی تھیں۔ بی بی حاجرہؓ کی اس سعی کو اللہ تعالیٰ نے بے حد پسند اور مقبول فرمایا۔ ننھے اسماعیل کی ایڑیوں کی رگڑ کی جگہ نہ رک سکنے والا پانی جاری فرما دیا جس کو بی بی حاجرہؓ نے مٹی اور پتھر رکھ کر زم زم (ٹھہر جا) کہا تھا۔ جو زمین پر بہنے سے رک گیا آب زمزم لامحدود مقدار میں جاری ہے۔ چنانچہ ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے کو بی بی حاجرہؓ کی پریشانی اور پانی کی سعی کے اتباع میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کا حکم ہے۔ صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر کہتے ہیں۔ پھر مروہ سے صفا تک آنے کو دوسرا چکر اسی طرح ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ صفا مروہ کے چکر مکمل ہوئے۔ مروہ دروازہ کے باہر محمد شریف اور شیخ محمد رفیق جن کی بال تراشنے کی دوکانیں ہیں وہاں سے سر کے بال کٹوائے سحری کی اور دو رکعت نفل ادا کئے۔ اس دوران نماز فجر کا وقت آ گیا۔ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی قیام گاہ پر پہنچا۔ غسل کے بعد معمول کے مطابق کپڑے پہنے۔ کچھ آرام کیا۔ رب تعالیٰ کے حضور لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ سال 2000 میں حج کے بعد سال 2002 میں اللہ کے گھر اور اس کے حبیبؐ کے قدموں میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس خواہش کو دل میں لئے اے اللہ مجھے سعادت دے کہ میں ہر سال تیرے حضور حاضری دیتا رہوں

marfat.com

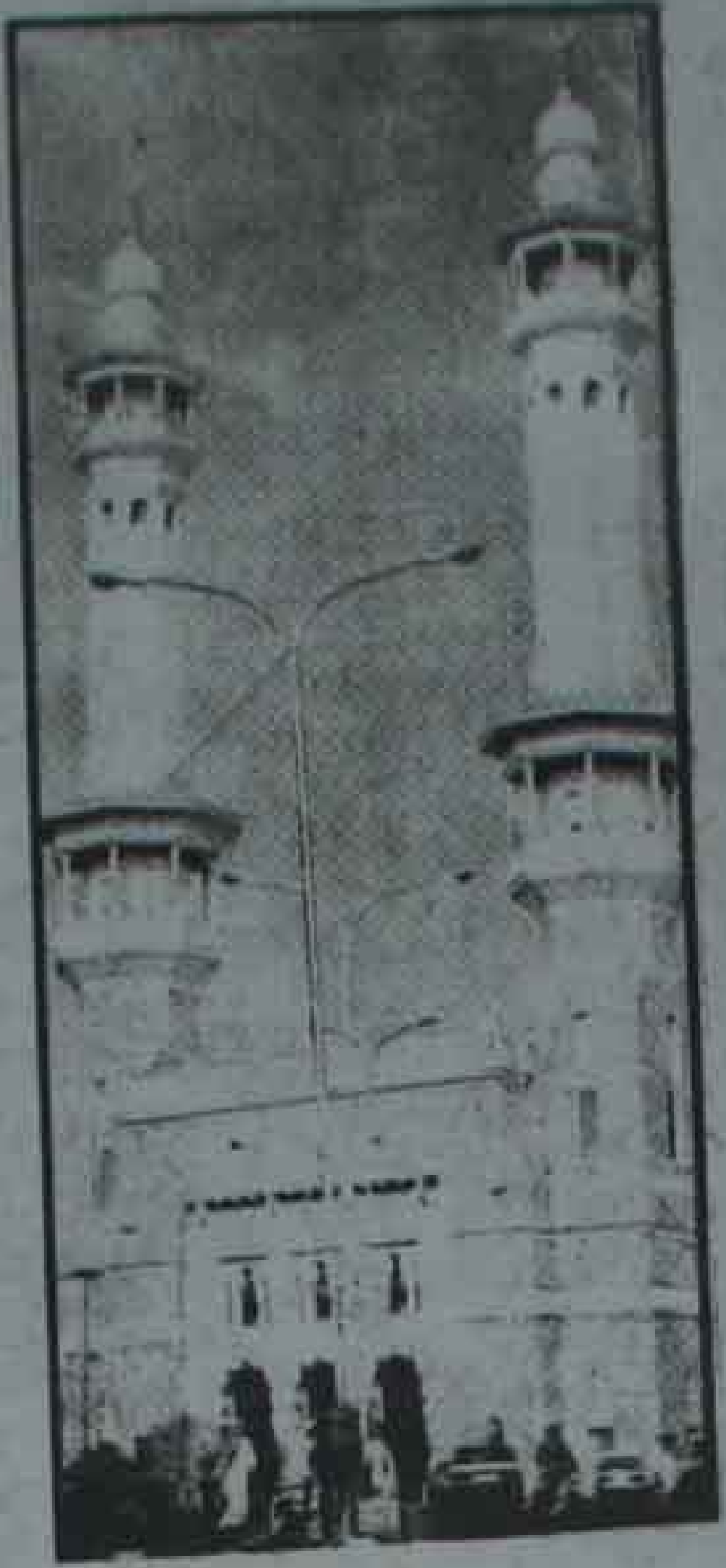

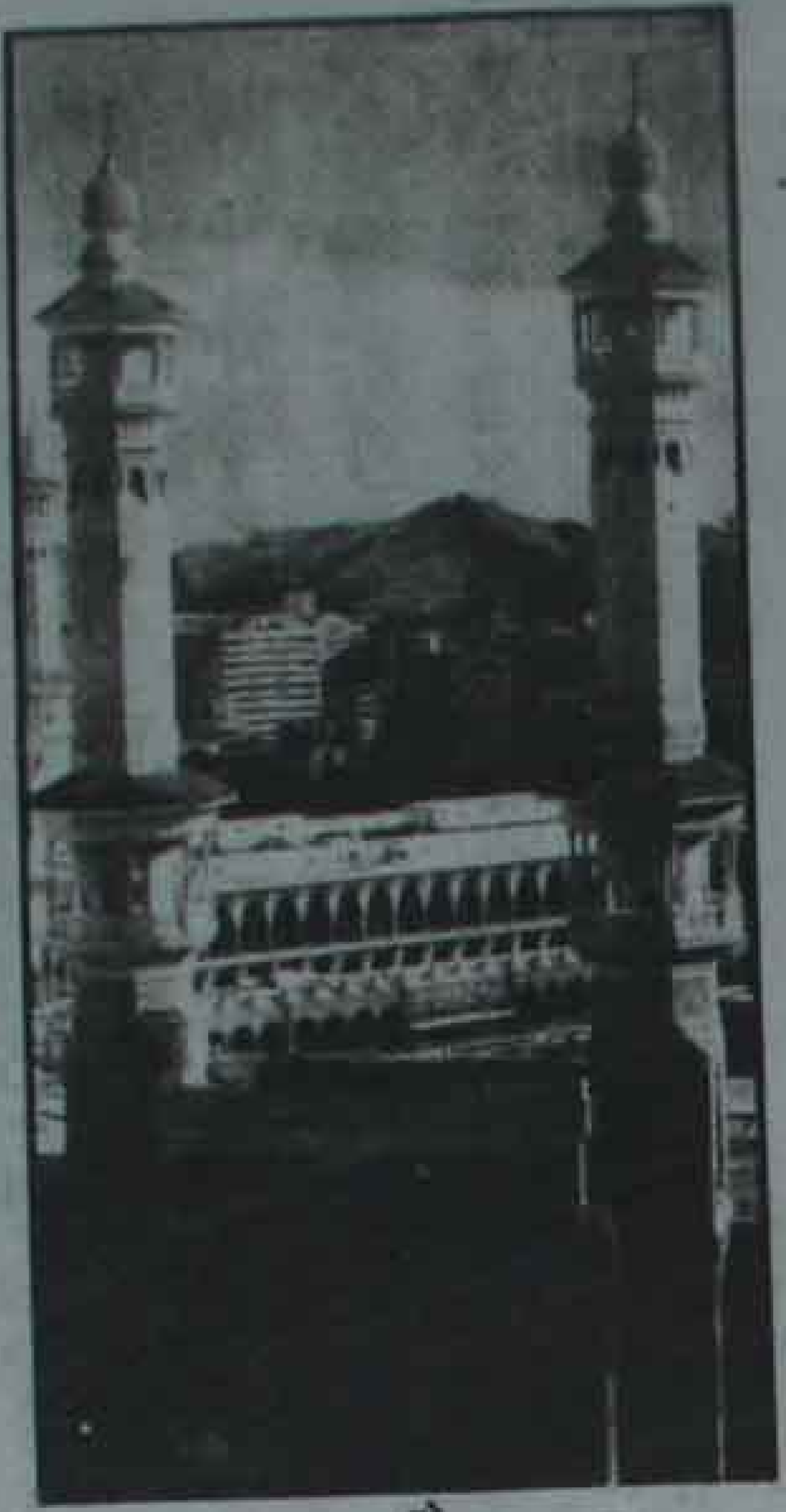

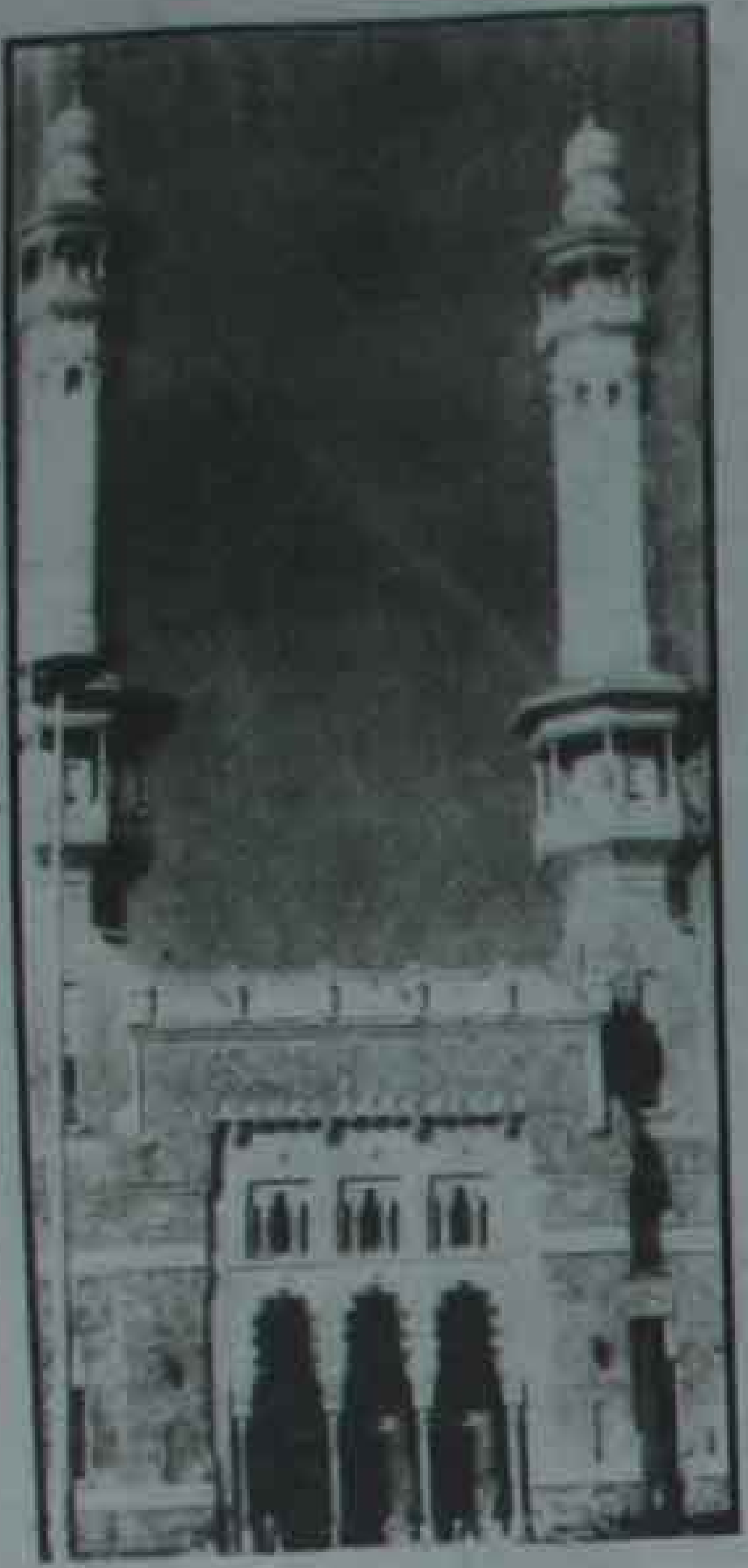

باب عمرہ، باب فتح، باب عبدالعزیز

marfat.com

27 رمضان المبارک خانہ کعبہ میں حج کے بعد سب سے بڑا اجتماع

حج کے بعد ویسے تو سال بھر عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن رمضان المبارک میں عمرہ کرنے والوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ حج کے موقع پر ضعیف العمر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ صاحب حیثیت مسلمانوں کی اولاد کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے والدین عمر کے آخری حصہ میں یہ فرض بھی ادا کر جائیں۔ حج کے ایام میں بہت زیادہ رش کی وجہ سے پاکستان کے بیشتر بوڑھے بیمار ہو جاتے ہیں اور وہ مناسک حج صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ لیکن عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والوں میں زیادہ تر نوجوان مرد و زن ہوتے ہیں۔ کئی شادی شدہ جوڑے بھی عمرہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بعض خاندان اپنے ہمراہ چھوٹے بچے بھی لے آتے ہیں۔ مناسک عمرہ کے موقع پر یہ بچے حرم پاک اور مسجد نبوی میں رونا شروع کر دیتے ہیں۔ بچوں کی چیخ و پکار سے عبادت میں خلل پڑتا ہے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والوں کی آمد و رفت کا سلسلہ پورا مہینہ جاری رہتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں مکہ مکرمہ، مدینہ

حرم [illegible]

marfat.com

منورہ میں عمرہ کرنے والوں میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہوٹل نجی رہائش گاہوں مسجد نبوی حرم پاک کے باہر اندر، بالخصوص اعتکاف بیٹھنے والوں کی وجہ سے اس قدر رش ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھنے والوں کو جگہ نہیں ملتی۔ نماز تراویح کے بعد شبینہ کی وجہ سے اسلامی ممالک سے آئے ہوئے مسلمان مرد و زن عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان قرآن پاک کی شب و روز تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔ خواتین تو عبادت میں اسقدر مصروف ہو جاتی ہیں کہ عبادت و دینی فریضہ بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سینکڑوں کی تعداد میں [illegible]۔ ہوٹلوں میں قیام کے لئے کمرہ تک نہیں ملتا۔ اعتکاف بیٹھنے والوں کی وجہ سے رش اتنا ہوتا ہے کہ مقامی لوگ اپنے مکان بھی کرائے پر دے دیتے ہیں۔ بازار اور دوکانیں دن رات کھلی رہتی ہیں۔ سرزمین عرب کی خوش قسمتی کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور خانہ کعبہ کی وجہ سے اس مقدس سرزمین پر اربوں کروڑوں کی خرید ہوتی ہے۔ ہوائی بحری اور سڑکوں کے ذریعے دن رات آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دکانوں پر روزمرہ کی اشیاء بالخصوص کپڑے، کمبل، زیورات اور کھجوریں اور بجلی کا سامان خریدنے والوں کا رش رہتا ہے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے ہوٹلوں کے مالکان کی چاندی ہوتی ہے۔ لاکھوں انسانوں کا اجتماع ان کی خورد و نوش کی ضروریات کس

مکہ مکرمہ حرم پاک کے قریب گندم چاول کے تھیلے خیرات کے لئے فروخت کیے جاتے ہیں

marfat.com

طرح پوری ہوتی ہیں۔ یہ ایک الگ بات ہے۔ رمضان المبارک کے عام ایام میں مسلمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن 27 رمضان المبارک کو خانہ کعبہ میں سارا عالم اسلام اُمڈ آتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں مرد و زن 27 رمضان المبارک کی مبارک رات کے لئے صبح سویرے حرم پاک میں آنا شروع ہو جاتے ہیں جن لوگوں کا خانہ کعبہ میں شب و روز کا قیام کا ارادہ ہو وہ تو مخصوص مقام پر قابض ہو جاتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں دن رات قیام کی اجازت ہوتی ہے۔ 27 رمضان المبارک کی رات اسقدر بھیڑ تھی کہ راقم کو حرم پاک سے باہر نکلنے کے لئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑا۔ دیر سے آنے والوں کو اندر جانے کے لئے راستہ نہیں ملتا۔ اگرچہ سعودی حکومت نے نظم و نسق برقرار رکھنے کیلئے بہت اچھے انتظامات کر رکھے ہیں۔ آب زم زم کی سپلائی کا بہت اچھا انتظام ہے۔ عملہ صفائی وقفہ وقفہ کے بعد صفائی کرتا ہے۔ 27 رمضان المبارک کی رات نماز عشاء کے بعد تراویح ادا کی جاتی ہے۔ تراویح کے بعد شبینہ شروع ہوتا ہے۔ اس موقع پر عمرہ کرنے والے کا بالخصوص اس رات کی سعادت حاصل کرنے والے پوری رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں شبینہ رات ایک بجے شروع ہوتا ہے اور تقریباً تین بجے اختتام پذیر ہوتا ہے۔ شبینہ کے بعد امام کعبہ عجز اور انکساری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ دعا تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہتی ہے۔ اس موقع پر عالم اسلام اور اسلام کی سربلندی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونے والوں کے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ آنسوؤں گنہگاروں کی بخشش کا سامان بنتے ہیں۔ شب بیداری کی ہر رات رحمتوں، برکتوں والی رات ہوتی ہے۔

حرم پاک کے قریب بازار۔

marfat.com

خانہ کعبہ کے دروازے اور خوبصورت مینار

marfat.com

حج کے موقع پر میدان عرفات میں اسلامی مساوات کی جھلک

یہاں سے اتحاد و یگانگت کا درس ملتا ہے

میدان عرفات جو مکہ سے باہر دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں سب حاجی جمع ہو کر امیر الحجہ کا خطبہ سنتے ہیں۔ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ میں میدان عرفات مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر کا منظر پیش کرتا ہے اسلامی مساوات کا یہ منظر جس میں شاہ گدا کی تمیز ختم ہو جاتی ہے امیر اور غریب ایک لباس میں نظر آتے ہیں میدان عرفات میں شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ ختم ہو جاتی ہے تمام حاجیوں پر احرام باندھنے کی پابندی ہوتی ہے۔ احرام تمام امتیازات اور طبقاتی کشمکش کو ختم کر دیتا ہے شاہ اور گدا سب کو ایک ہی لباس پہننا پڑتا ہے لباس کی یکسانیت، رنگ نسل عرب و عجم بندہ آقا کی تمیز کو ختم کر دیتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے ساری دنیا جہاں کے لوگ گداگر ہیں اور ایک بادشاہ کے در پر اس کے مقررہ کردہ یونیفارم میں حاضر ہوتے ہیں اس موقع پر نہ کوئی کمانڈر وردی میں پہنچ سکتا ہے نہ کوئی بادشاہ لباس فاخرہ میں صرف فقیرانہ انداز میں حاضری ہے جس طرح قرآن مجید میں ارشاد ہے ترجمہ۔ اے لوگو تم ہو محتاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پروا سب تعریفوں والا۔ سر کے بالوں سے جاہ جلال ٹپکتا ہے سر کے خوبصورت بال بھی اتار دیئے جاتے ہیں تا کہ مسلمان خدا کے حضور سادگی عاجزی سے حاضر ہوں اس کا فلسفہ یہ ہے عرب جس وقت کسی غلام کو پکڑتے سب سے پہلے اس کی حجامت کرتے گویا یہ آزادی سے غلامی کی طرف جانے کی ایک نشانی ہے عرب جب کسی بات کا عزم کرتے کسی برائی کو چھوڑتے یا نیکی اختیار کرتے تو اپنے سر کے بال منڈوا دیتے تھے آج یہ حجامت کا منوانا اس بات کی تجدید ہے ہم گناہوں سے تائب ہوتے ہیں اپنے آپ کو اللہ کی غلامی میں دیتے ہیں۔ اس روز عالم اسلام کے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوتے ہیں اسلامی مساوات کا ایسا منظر دنیا میں کہیں نظر نہیں آتا حضور نبی اکرمؐ نے اپنی زندگی میں کسی قسم کا مال جمع نہیں کیا بلکہ روح قرآن کے تحت اپنی ضرورت سے زیادہ مال کو راہ خدا میں خرچ کر کے اپنی ضرورت پر

marfat.com

میدان عرفات کا منظر

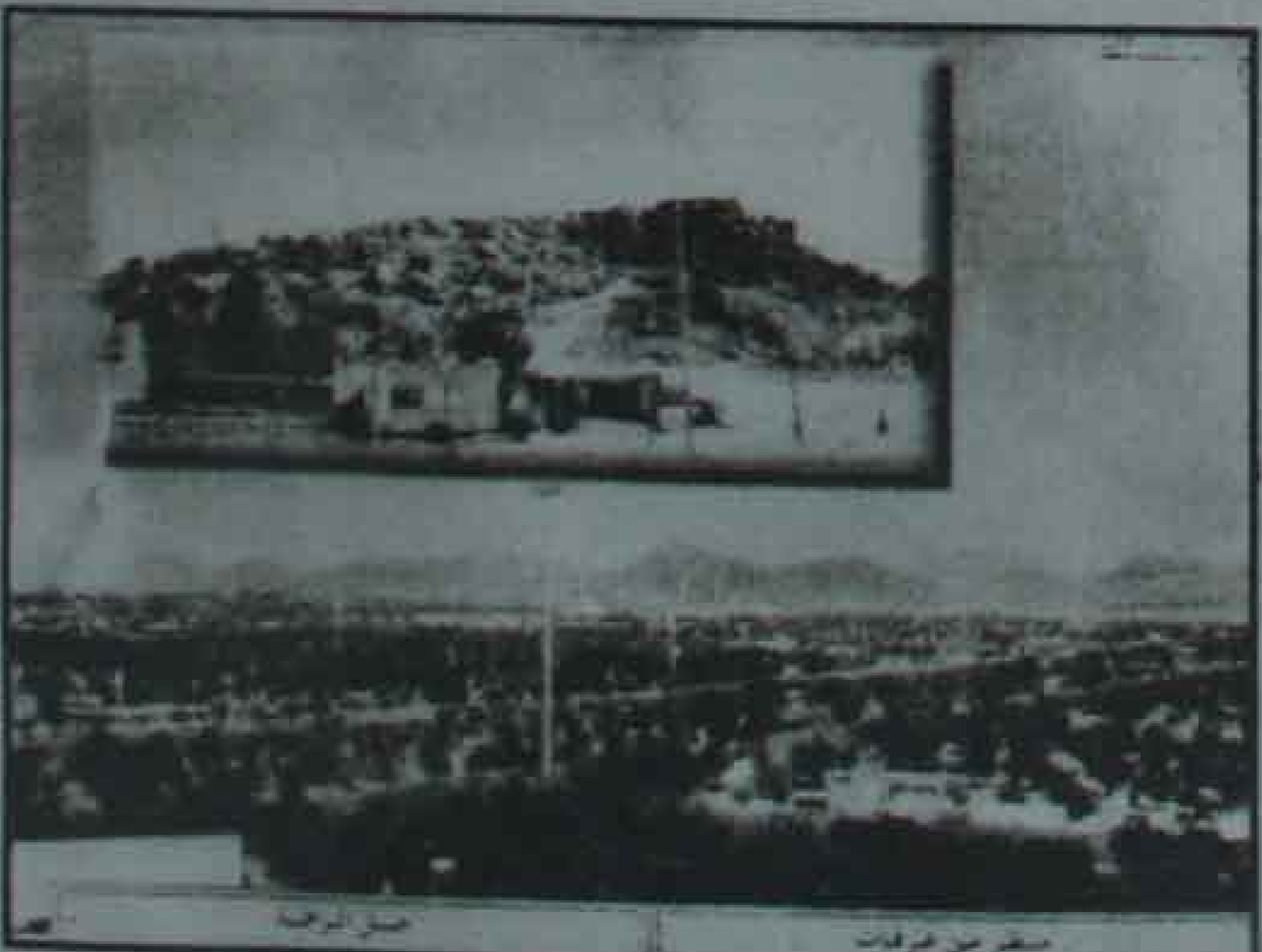

میدان عرفات کا منظر

marfat.com

میدان عرفات میں مسجد نمرہ

عرفات کے میدان میں مسجد نمرہ کا ایک اور منظر

marfat.com

دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتے اللہ تعالی نے حضور نبی اکرم سے کہا جو لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم اللہ کے راستے میں کتنا خرچ کریں انہیں بتا دیجئے کہ جو بھی اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ سب کا سب ضرورت مندوں کو دے دیں۔ موجودہ دور میں صورت حال یہ ہے کچھ لوگ تو کروڑں کے مالک ہیں کروڑوں عوام کے پاس نہ تو اپنا مکان ہے نہ ہی کوئی جمع پونجی ان سفید پوش لوگوں کا بال بال قرضہ میں جکڑا ہوتا ہے غم اور تفکر میں ڈوبے ہوئے یہ چلتی پھرتی لاشوں کے لئے یہ جہاں دوزخ سے کم نہیں اسلام تو اس بات کی تبلیغ کرتا ہے ہر مسلمان کے پاس ضروریات زندگی کا سامان ہو مسجد میں تو مساوات محمدی کا منظر دکھائی دیتا ہے اسلام نے تو بلال حبشی عثمان غنیؓ کو ایک صف میں لا کھڑا کیا حضرت ابوذر غفاریؓ کی تعلیمات کے کتنے لوگ پیروکار ہیں قرآن مجید ان لوگوں کی سرزنش کرتا ہے جو دولت جمع کرتے ہیں ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے جو بے غرضی کے ساتھ غریبوں کی پرورش کرتے ہیں حضرت عمرؓ کی مثال روز روشن کی طرح عیاں ہے تمام تر دولت پر اختیار کے باوجود حضرت عمرؓ کا لباس رعایا کے غریب تر لوگوں جیسا تھا ان کے لباس پر پیوند لگے ہوتے۔ وہ دن بھر ایک چھپر میں گذارتے رہتے یہ چھپر اتنی نیچی تھی کہ اس میں جھک کر داخل ہونا پڑتا تھا وہ ایک قبرستان میں ستایا کرتے تھے خود جو کی روٹی پر گذارہ کرتے غریبوں بیواؤں، یتیموں کو گندم کی روٹی مکھن اور کھجوریں فراہم کرتے تھے ہمارے معاشرہ میں ایک برائی سود خوروں کی ہے ہر جگہ سود خور غریبوں اور محتاجوں کی گاڑے پسینے کی کمائی سے عیش عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں خدا نے سود خوروں کو برکت نہیں دی جو سود خوری پر زور دیتے ہیں خدا اور اس کے رسولؐ کے خلاف جنگ کرتے ہیں فرمایا جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں ان کو عوامی فلاں کے لئے خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دو اس سونے سے ان کی پیشانیاں پہلو پیٹھیں داغی جائیں گی اس وقت ان سے کہا جائے گا یہ ہے اس مال کا انجام جسے تم دوسروں کو محروم کر کے اپنے واسطے جمع کرتے تھے اب اپنے جمع کیے ہوئے کا مزا چکھو۔ جناب پیغمبر اسلام، ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروق اعظمؓ کی مقدس زندگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلامی معاشرہ میں سارے مسلمان باہم برابر ہوتے ہیں مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد حضور بیک وقت ہی امیر ملت

marfat.com

، قاضی القضاۃ، سپاہ سالار اعظم سب کچھ تھے مگر ان کی زندگی ان کا رہن سہن اور ان کی کفالت کا پیمانہ وہی تھا جو ایک عام مسلمان کا تھا۔ یہی حال حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا تھا۔ اسلام دولت مندوں کو اجازت نہیں دیتا کہ سونے اور چاندی کے ڈھیر لگا کر سانپ کی طرح پہرہ دیتے رہیں دولت کی افادیت اس وقت ہی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے جب کہ یہ چند ہاتھوں سے نکل کر خون کی طرح معاشرے کے رگ و پے میں گروش کرے اس کا محدود اور چند ہاتھوں میں جامد رہنا باعث ہلاکت ہے۔

میدان عرفات میں بابرکت ماحول کی وجہ سے روحانیت اور نورانیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ سخت سے سخت سرکش اور نافرمان بھی توبہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور وہ سنگدل خوف خدا سے جن سے آنکھوں سے کبھی دو قطرے بھی نہ ٹپکے تھے یہاں پہنچ کر بے ساختہ اشک بار ہو جاتے رحمت خداوندی کا نزول ہوتا ہے اور شیاطین کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملتی دور دراز سے آنے والے حجاج ایمان وعمل کی دولت سے مالا مال ہو کر لوٹتے ہیں افسردہ دلوں میں دین کی محبت پیدا کرتے ہیں۔

میداد عرفات میں حجاج کرام جبل رحمت پر حاضری دے رہے ہیں

marfat.com

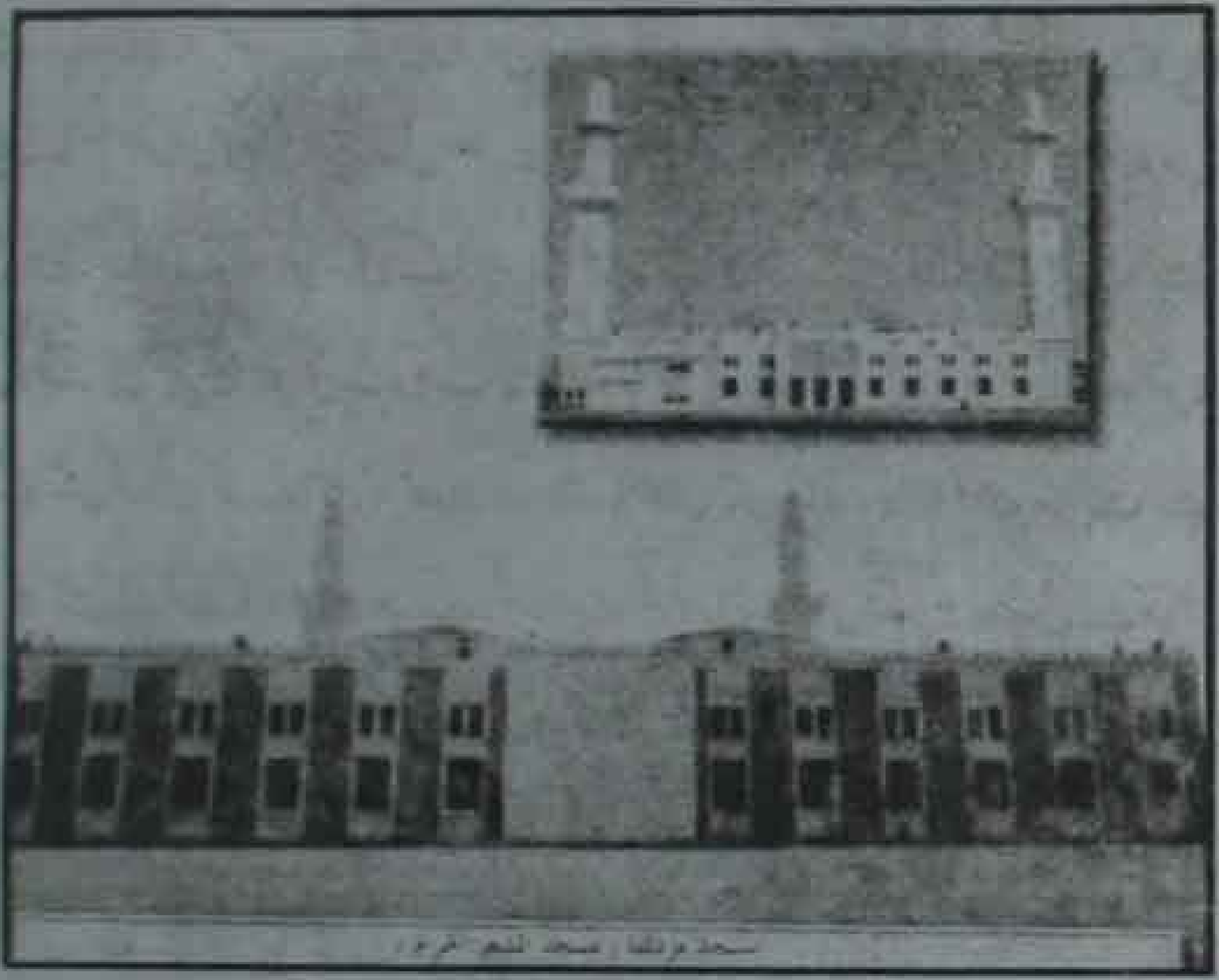

مزدلفہ میں مسجد المشعر

اس میدان کا مشہور نام مزدلفہ ہے عرفات سے غروب آفتاب کے بعد روانہ ہو کر حجاج کرام
یہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے ہیں

marfat.com

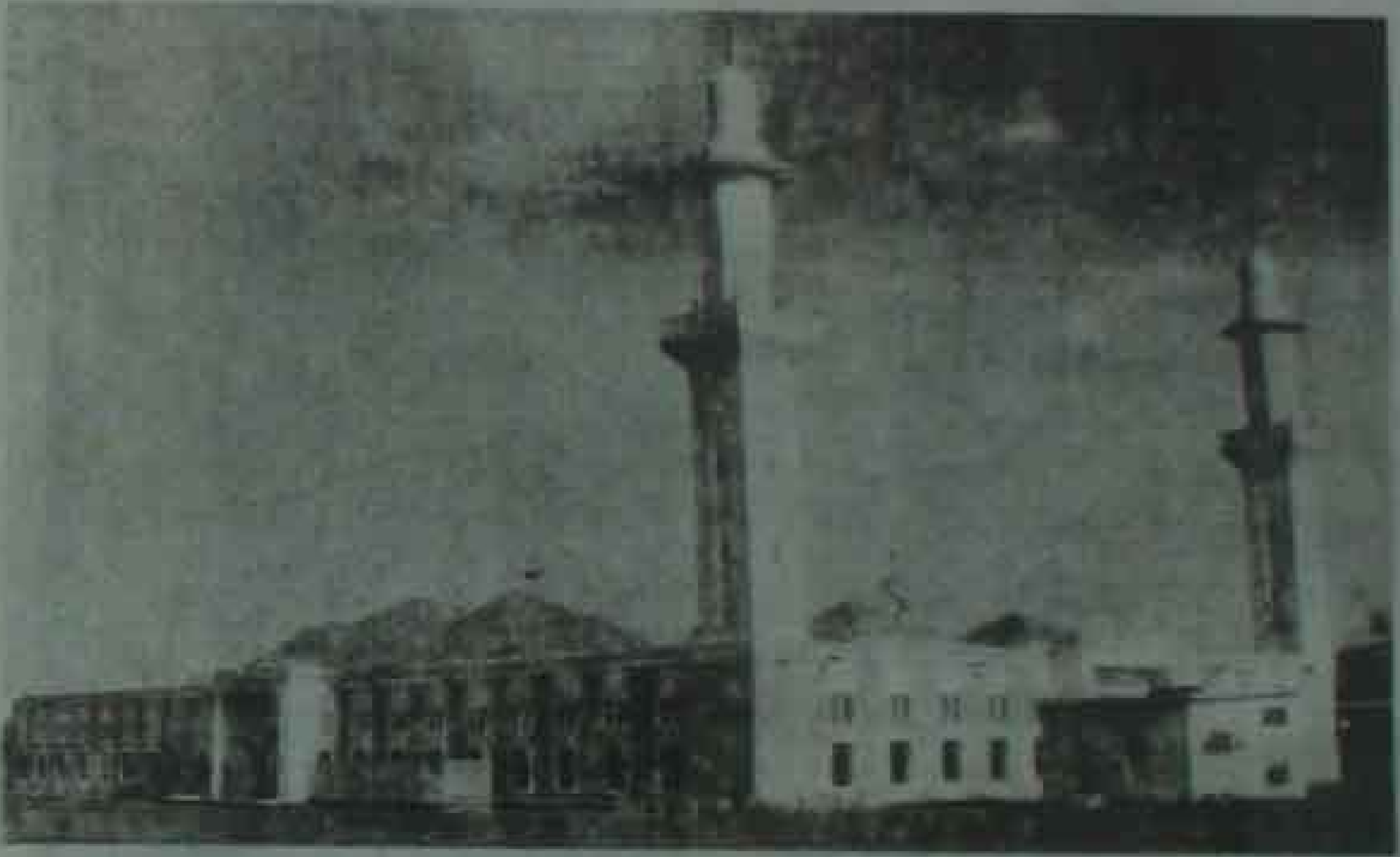

مشعر الحرام کھلے میدان تلے لاکھوں حجاج رات بسر کرتے ہیں یہیں سے تینوں شیطانوں کو مارنے کے لئے کنکریاں جمع کی جاتی ہے

مسجد خیف کی موجودہ خوبصورت تعمیر حجۃ الوداع میں یہیں رسول کریمؐ کا خیمہ لگایا گیا تھا یہاں ستر انبیاء کرام نے نمازیں پڑھیں۔

marfat.com

منیٰ میں آگ پروف خیمے

منیٰ میں حجاج کرام لئے نصب خیمے

marfat.com

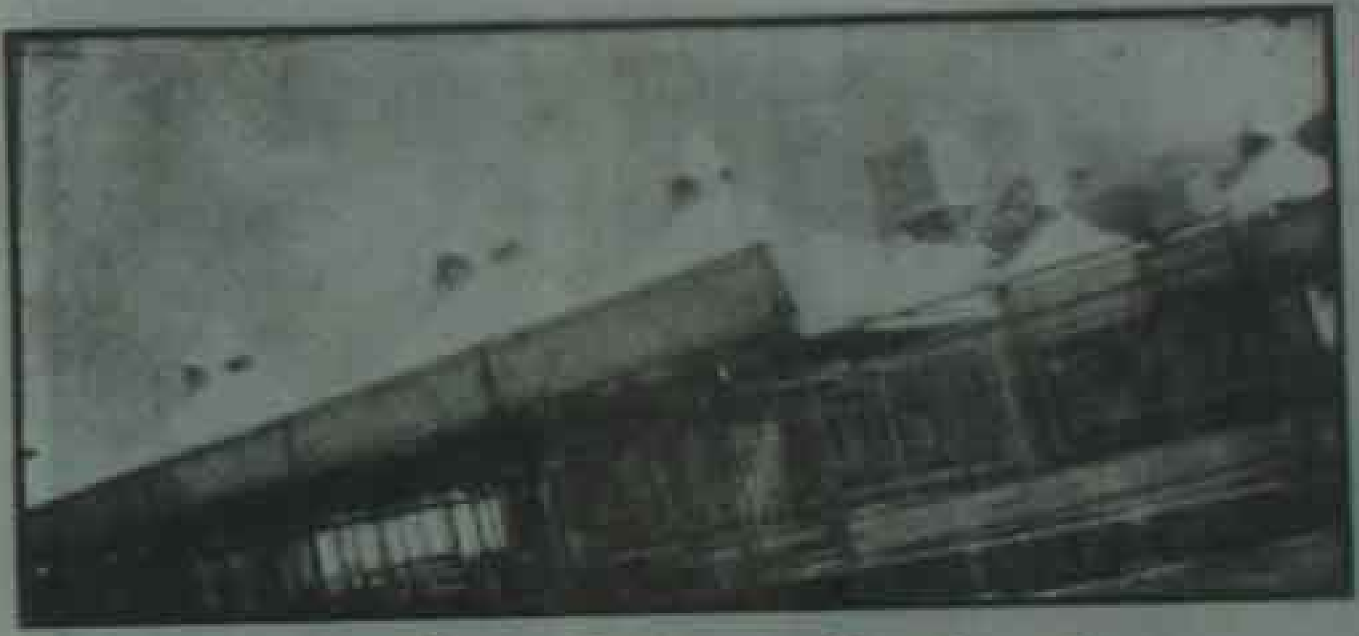

منیٰ میں خیمے ان خیموں میں حجاج کرام قیام کرتے ہیں

وادی محسر جہاں عذاب نازل ہونے والی جگہ کا ایک اور منظر

marfat.com

وادیٔ محسر جہاں عذاب الٰہی نازل ہوا

جبل نور پر پانی ذخیرہ

marfat.com

الحاج ایم زمان کھوکھر دو احرام باندھے سر کے بال اتار کر خدا کے حضور حاضر ہیں

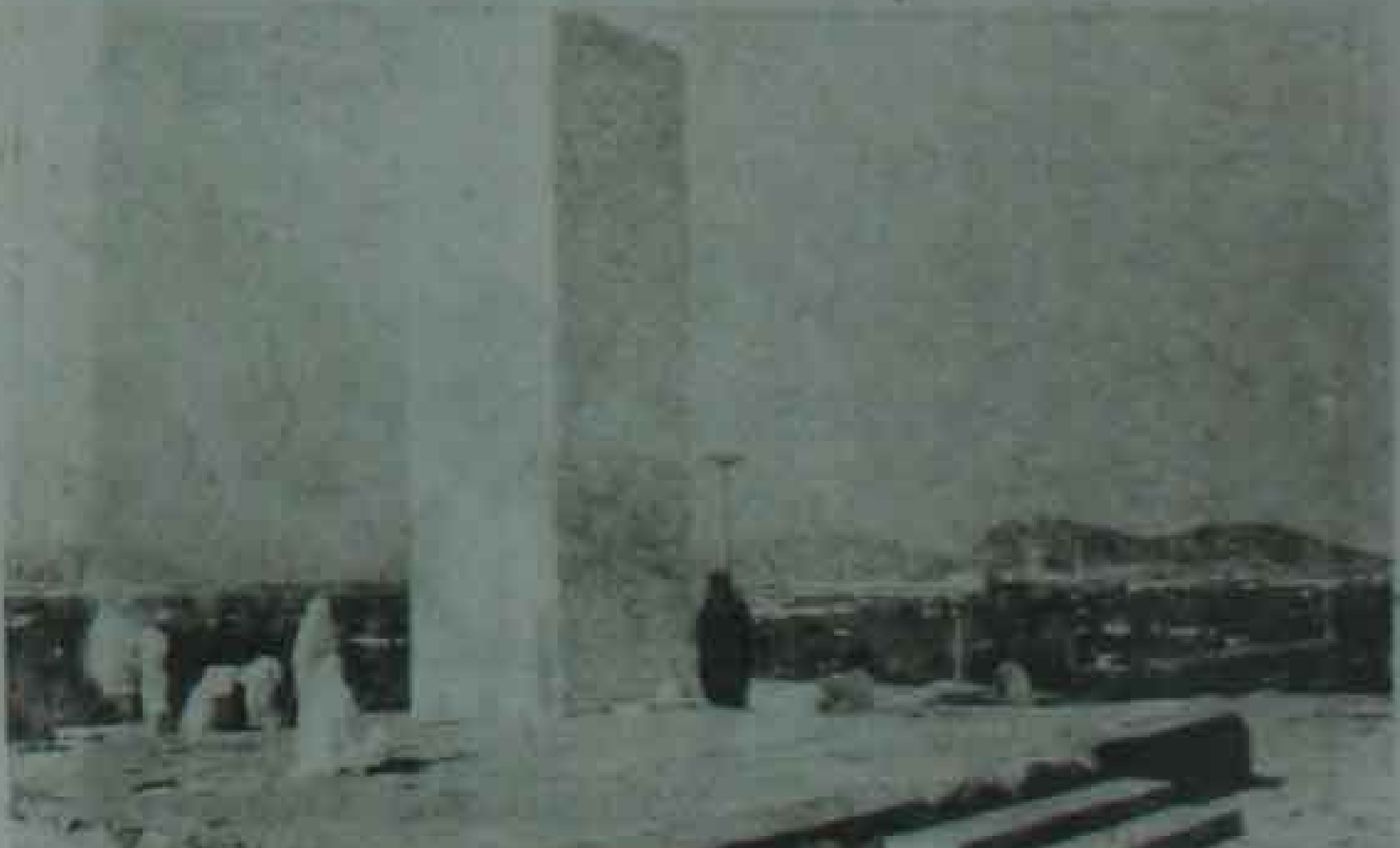

جبل رحمت کی چوٹی پر وہ مقام جہاں ایک روایت کے بموجب زمین پر حضرت آدم و حوا کی ملاقات ہوئی۔ اس کے قریب قیام افضل ہے

marfat.com

وہ جگہ جہاں ابابیلوں نے ابرہہ کی فوج کو کنکریوں سے مار ڈالا

الحاج ایم زمان کھوکھر مسجد عائشہ مکہ مکرمہ احرام باندھے عمرہ ادا کرنے حرم پاک جا رہے ہیں

marfat.com

شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران ہر سال کوئی نہ کوئی سانحہ رونما ہو جاتا ہے

حج کے موقع پر مسلمان ممالک سے تقریباً تیس پچیس لاکھ مسلمان فریضہ حج ادا کرتے ہیں ان حجاج کرام کے قیام خورونوش، علاج معالجہ نقل حرکت ایک اہم مسئلہ ہوتا ہے طواف صفا مروہ منیٰ میں قیام عرفات کے میدان میں جمع ہوتا ہے مزدلفہ روانگی مزدلفہ سے منیٰ سے واپسی مشکل ترین مراحل ہوتے بسوں میں سوار ہوتے وقت عورتوں کو چیخ پکار ضعیف العمر حجاج کرام کا اپنے قافلہ سے بچھڑ جانا نظم نسق کا فقدان بے صبری کا مظاہرہ کرنے پر کئی حجاج کرام اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں شیطان کو کنکریاں مارتے وقت بعض حجاج کرام اتنے جذباتی ہو جاتے ہیں ان کے جذباتی پن سے ہر سال کوئی نہ کوئی سانحہ رونما ہو جاتا ہے حج کے موقع پر اگرچہ سعودی حکومت کے انتظامات بہت ہی اچھے ہوتے ہیں زبان کا مسئلہ سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے سعودی منتظمین اشاروں سے حجاج کرام کو سمجھاتے ہیں لیکن حجاج کرام کے پلے کچھ نہیں پڑتا ہر سال کی طرح اس سال 2006ء بھی منیٰ میں دلخراش سانحہ رونما ہوا تقریباً چار سو حجاج کرام اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے داناؤں کا قول ہے کہ اونٹ کو سوئی کے ناکے سے گذارا جا سکتا ہے اگر صبر اور قطار بندی ایثار قربانی کا جذبہ ہو حج کے دوران کوئی سانحہ رونما نہیں ہو سکتا سال 2006ء فریضہ حج کے آخری لمحات کے موقع پر وہ سانحہ رونما ہوا جس نے پوری اسلامی دنیا کو تڑپا دیا ہے اس سانحے میں چار سو سے زائد حجاج کرام جاں بحق اور ایک ہزار سے زائد زخمی ہو گے۔ سعودی وزارت داخلہ کے ترجمان میجر جنرل منصور الترکی نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مرحومین میں 44 بھارتی، 37 پاکستانی، 18 سعودی، 12 بنگلہ دیشی، 10 مصری، 7 یمنی، 6 سوڈانی، 6 مالدیپی، 6 ترک، 5 الجزائری، 5 افغانی، 4 مراکشی 3 عراقی، 2 عمانی، 2 ایرانی، 2 شامی، 2 چینی اور اردنی، ایتھوپیا، جرمنی، چاڈ، بیلجیم، فلسطین

marfat.com

جدید تعمیر کے بعد جمرہ (شیطان) یہ اوپر کی منزل ہے۔

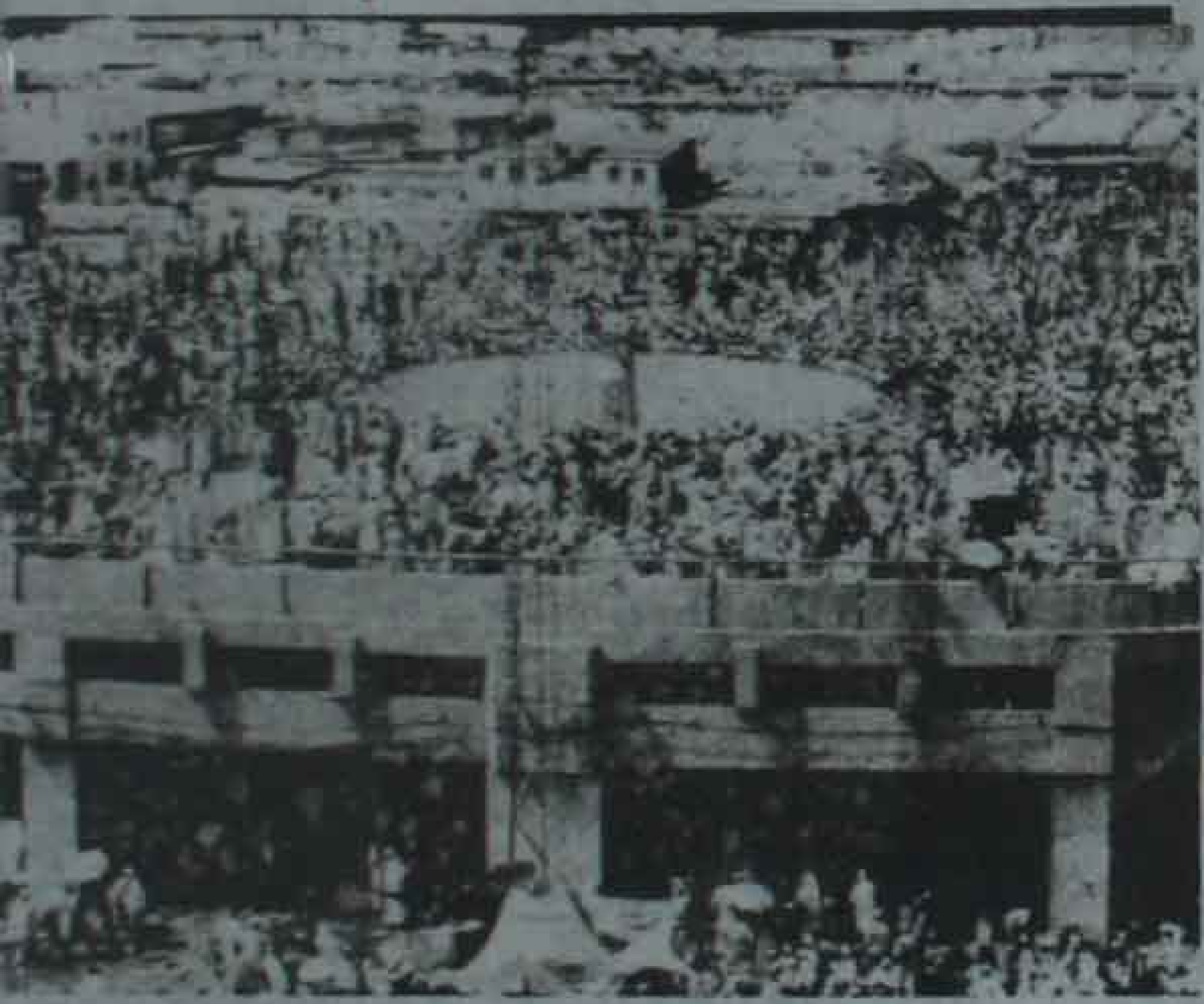

جمرہ (شیطان) کی موجودہ شکل۔ حجاج کی کثرت کے پیش نظر اس کی دو منزلیں بنادی گئی ہیں۔ یہ پہلی منزل ہے۔

marfat.com

گھانا، ترکمانستان اور نائیجیریا کے ایک ایک حاجی شامل ہیں انہوں نے بتایا کہ 203 افراد کی شناخت ان کے رشتہ داروں اور کلائی پر بندھی پٹی کی مدد سے کی جا چکی ہے ان میں 118 مرد اور 85 خواتین شامل ہیں بھگدڑ میں 18 سعودی سیکورٹی اہلکار بھی زخمی ہوئے ہیں۔ سعودی عرب میں قیام پذیر اقامہ رکھنے والے 8 پاکستانی بھی شہداء میں شامل ہیں ان کے علاوہ ہسپتال کے مردہ خانوں میں آٹھ مزید لاشیں ناقابل شناخت حالت میں موجود ہیں جن کے چہرے مہرے اور کپڑوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا تعلق برصغیر سے ہے۔ یہ سانحہ مقامی وقت کے مطابق دن کے تقریباً ڈیڑھ بجے جمرات کے پل کے مشرقی داخلی راستے پر اس وقت پیش آیا جب حاجیوں کا ایک بڑا ہجوم شیطان کو کنکریاں مارنے کے لئے پل کی طرف بڑھ رہا تھا ٹھیک اسی مقام پر حاجیوں کا ایک دوسرا گروپ اپنے سامان اور تھیلوں کے ساتھ وہاں بیٹھا زوال کے وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ تاکہ اس کے بعد وہ لوگ بھی تینوں شیطانوں کو کنکریاں مار کر منیٰ میں حج کے ارکان سے فراغت کے بعد مکہ مکرمہ جا کر طواف وداع کر کے گھروں کو لوٹ سکیں بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سامان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ان افراد کو حاجیوں کے پاس آنے والے ریلے کا پہلے سے کوئی علم نہیں ہو سکا تھا جس کی وجہ سے افراتفری کے عالم میں سامان ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا اور وہ اسے قابو میں کرنے کی کوشش میں خود بھی نیچے گر پڑے اور بڑھتے ہوئے ہجوم کے پاؤں تلے کچلے گئے جس جگہ بھگدڑ مچی تھی وہاں فوری طور پر سعودی سیکورٹی فورسز کے اہلکار پہنچ گئے پولیس اور فوج کے جوان کاندھے سے کاندھا ملا کر انسانی ڈھال کی صورت میں کھڑے ہو گئے تاکہ پھنسے ہوئے افراد کی جانیں بچائی جا سکیں اور مزید لوگوں کو ادھر جانے سے روکا جا سکے۔ اگرچہ جمرات پر کنکریاں مارنے کا عمل اس دوران سست ہو گیا تھا لیکن اسے مکمل طور پر روکا نہیں گیا اور گھبراہٹ کے عالم میں مزید افراتفری پھیلی جس سے جانی نقصان زیادہ ہو سکتا تھا سیکورٹی فورسز نے ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر سانحے کے مقام پر ایک حلقہ سا بنا لیا تھا اور اس میں اتنی جگہ چھوڑ دی تھی کہ ایمبولنس اندر آ سکیں لیکن اس وقت تک بہت سے عازمین کے لئے بہت دیر ہو چکی تھی جب درجنوں ایمبولنسیں کچلے ہوئے زخمی

marfat.com

یہاں شیطانوں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں

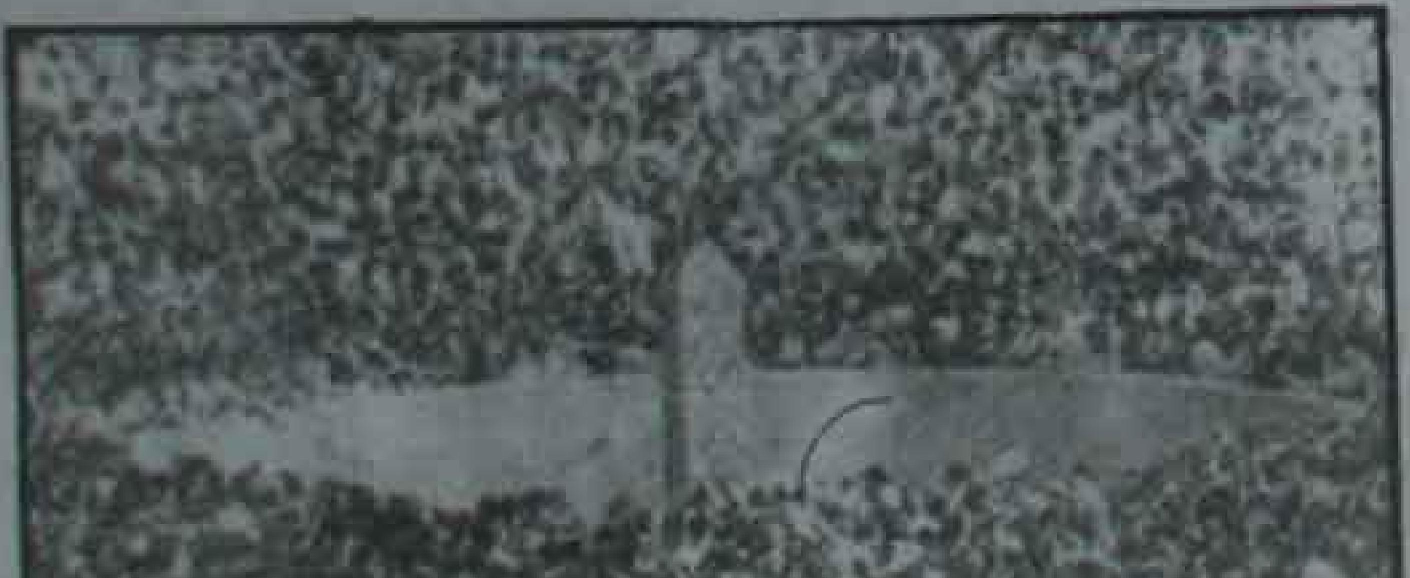

شیطان کو کنکریاں ماری جا رہی ہیں

marfat.com

عازمین کو لے کر باہر نکل گئیں تو چار بڑے ٹرک لائے گئے تا کہ جاں بحق ہونے والے حاجیوں کو مردہ خانے لے جایا جاسکے پولیس اہلکار لاؤڈ اسپیکروں پر حاجیوں کو نظم وضبط کے ساتھ آگے بڑھنے کی ہدایت کر رہے تھے اس دوران ایک ہیلی کاپٹر بھی اوپر فضا میں سکونت کر رہا تھا۔ بہت سے عازمین اپنے رشتہ داروں دوستوں اور گروپوں سے بچھڑ گئے تھے اور انہیں اپنے اپنے خیموں تک پہنچنے میں بہت دشواری کا سامنا تھا۔ بہت سے حاجیوں کو دیکھا گیا کہ وہ اپنے شناختی کارڈ اور دست بند جس پر ان کی قیام گاہ کا پتہ درج تھا راہ گیروں کو دکھا کر اپنے اپنے خیموں کا پتہ معلوم کر رہے تھے ہجوم میں ایک پریشان حال ہندوستانی خاتون اپنے بھائی سے بچھڑ گئی تھیں اور زار وقطار رو رہی تھیں تھوڑی دیر کے جب ان کا بچھڑا بھائی مل گیا۔ بھگدڑ اس وقت مچی جب کنکریاں مارنے کے لئے آگے جانے سے عازمین کو روکا گیا کیونکہ اس وقت جمرات کے پل پر ایک بھیڑ جمع تھی جیسے ہی لوگ واپس پلٹے اور سیکورٹی فورسز نے سامنے سے آنے والے حاجیوں کو روکنا شروع کیا اسی وقت الیکٹرانک سائن بورڈ پر بھی لکھا دکھایا جانے لگا لہذا الیکٹرانک سگنل کے خبردار کرنے کے باوجود وہ آگے بڑھنے کے لئے زور لگاتے رہے اس کے نتیجے میں پل میں پر جو لوگ پھنسے ہوئے تھے وہ بھاگنے کی کوشش میں نیچے گر پڑے اور وہ لوگ ان گرے ہوئے ہجوم کے پاؤں تلے کچے گئے۔ افریقی نژاد حاجیوں کے ایک بے قابو ہجوم نے سیکورٹی کے گھیرے کو توڑتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کی اگرچہ سیکورٹی فورسز نے اپنے تئیں صورت حال کو قابو میں کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن افریقی، سعودی عرب اور خلیجی ملکوں سے ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ بھی حج کرنے کے لئے آگئے تھے جنہوں نے خود کو کسی لائسنس یافتہ ادارے میں رجسٹرڈ نہیں کروایا تھا اور خالی جگہوں پر ان لوگوں نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ جمرات کے راستے میں ان قابضین کی رکاوٹوں سے بھی مشکلات پیدا ہوئیں ان لوگوں نے ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے لے جانے والے خیمے گاڑ کر سڑک کا تقریباً 75 فیصد حصہ گھیر رکھا تھا جس کی وجہ سے حاجیوں کی با آسانی نقل وحرکت میں دقت پیش آئی۔ سیکورٹی اہلکار اس ہجوم میں سے جو لوگ وفات پا چکے تھے انہیں باہر نکال رہے تھے معلوم نہیں جمرات کے پاس اچانک لوگوں کا اتنا زبردست ہجوم کیسے جمع ہو گیا تھا بعض نحیف اور کمزور حاجی

marfat.com

ہجوم کے دباؤ کی وجہ سے نیچے گر گئے تھے کچھ لوگوں نے انہیں اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ خود دھکے کھا کر نیچے گر گئے اور کچل کر ہلاک ہو گئے ہر طرف لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اس بھگدڑ کی اصل وجہ یہ تھی کہ بہت سے حاجیوں نے اپنا سامان اٹھا رکھا تھا وہ چاہتے تھے کہ جلد سے جلد آخری دن کی کنکریاں مار کر منیٰ سے روانہ ہو جائیں اس لئے کہ انہیں یہ ڈر تھا کہ اس میں دیر ہو گئی تو انہیں ایک روز اور منیٰ میں قیام کرنا ہوگا۔ کہ حاجیوں کا سامان ان کے ہاتھوں سے نکل کر نیچے گر پڑا اور لوگ سامان کی وجہ سے ٹھوکر کھا کر نیچے گرتے گئے جبکہ ہجوم آگے کی طرف بڑھتا رہا۔ یہی وہ وقت تھا جب بھگدڑ مچی تھی۔ شیطان کو آخری کنکریاں مارنے کے لئے گئے تھے لیکن پھر وہ لوٹ نہ سکے اور منیٰ کی پوری وادی غم واندوہ میں ڈوب گئی رمی جمرات کے شروع کے دو دن تو بہت امن اور سکون سے گزر گئے لیکن اچانک یہ سانحہ رونما ہو گیا یہ واقعی بہت افسوسناک امر ہے کہ چند منٹوں ہی میں سینکڑوں افراد ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ گئے۔ منیٰ میں ہجوم کو قابو میں کرنے والے ایک افسر کے مطابق تقریباً ہر سال جمعرات پر بھگدڑ کے جو واقعات پیش آتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر سال بیشتر عازمین جو یہاں آتے ہیں وہ نئے ہوتے ہیں اور انہیں یہاں پیش آنے والے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اگر کبھی اس قسم کی خطرناک صورت حال پیش آجائے تو انہیں کیا کرنا چاہیے علاوہ ازیں چونکہ عازمین کی زبانیں مختلف ہوتی ہیں اور ان کی بولیاں اور لہجے الگ الگ ہوتے ہیں اس لئے

منیٰ میں جمروں کی تعمیر جدید

marfat.com

سیکورٹی فورسز کے لئے ان عازمین کو یا مخصوص بوڑھے عازمین کو کوئی ضروری ہدایت دینا یا سمجھانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے ان لوگوں تک اس قسم کی آسان ہدایت کا منتقل کرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ منیٰ میں پیدل چلنے والوں کے لئے بنائے گئے ایک بہت بڑے پل پر تین مقامات پر چھوٹے چھوٹے گول ستون کے ذریعے ان جگہوں کی نشاندہی کی گئی تھی جہاں حاجیوں کو مناسک حج کی ادائیگی کے دوران شیطان کو کنکریاں ماری ہوتی ہیں اب ان ستونوں کو چھوٹی چوڑی دیواروں میں تبدیل کر دیا گیا تا کہ حاجی آسانی سے رمی جمرات کر سکیں اور ان کی پھینکی ہوئی کنکریاں سے دوسرے حاجی زخمی بھی نہ ہوں۔ حاجی جس پل پر سے گزر کر رمی کے تینوں مقامات تک پہنچتے ہیں اسے بھی ایک سال پہلے ہی مزید چوڑا کیا گیا تھا اور اب اس پل کی چوڑائی آٹھ لینوں والی ہائی وے کے مساوی ہو گئی ہے اس پل پر پہنچنے کے لئے چار ڈھلوانیں بنائی گئی ہیں جن میں سے دو اوپر جانے اور دو نیچے اترنے کے لئے مخصوص تھیں مزید ڈھلوانیں تعمیر کر کے رمی کرنے والوں کے لئے سہولت پیدا کی گئی ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ حاجی حضرات اوپر جانے اور نیچے اترنے والی ڈھلوانوں پر درج ہدایات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی مرضی سے جدھر سے جی چاہتا ہے اوپر چڑھتے اور اترتے ہیں سعودی علماء نے رمی کے اوقات میں انسانی جانوں کے تحفظ کی خاطر اجتہاد کے ذریعے اضافہ بھی کیا ہے جس کے تحت زوال سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد بھی رمی کی اجازت دی گئی ہے برصغیر کے علماء کو بھی چاہیے کہ وہ حجاج کی بڑھتی ہوئی کثیر تعداد تنگی وقت اور کثرت ازدحام کو پیش نظر رکھتے ہوئے رمی کے اوقات بڑھانے کے مسئلے پر اجتہاد کریں تا کہ حاجیوں کی زندگی کسی ممکنہ خطرے سے دو چار نہ ہو۔ سعودی حکومت حجاج کرام کو ہر قسم کی سہولتیں فراہم کرنے اور ان کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے مسلسل کوشاں رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ تقریباً ہر سال کوئی نہ کوئی نئی تعمیر و توسیع کا کام سامنے آتا رہتا ہے۔ گزشتہ سال کے وسط میں یہ فیصلہ کر لیا گیا تھا کہ جمرات کے موجودہ پل کو توڑ کر اس کی جگہ ایک نیا بائی لیک پل بنایا جائے گا اس مقصد کے لئے خادم الحرمین شریفین شاہ عبداللہ 4.2 ارب 20 کروڑ ریال کی منظوری دے چکے ہیں حاجیوں کی واپسی پر موجودہ پل کے انہدام کا کام شروع کر دیا گیا پانچ ہزار کارکنوں کی مدد سے نیا پل تین سال کے عرصے میں مکمل ہو گا

marfat.com

نئے پل پر انتہائی مصروف اوقات میں تیس لاکھ حاجی رمی کے فرائض انجام دے سکیں گے بن لادن گروپ نے جسے اس منصوبے کا ٹھیکہ ملا ہے جدہ کے قریب بحرہ میں پری کاسٹ کنکریٹ بلاکس تیار کرنے کی ایک فیکٹری بھی قائم کردی ہے بلدیاتی اور دیہی امور کے نائب وزیر حبیب زیب العابدین نے بتایا کہ اس منصوبے میں جمرات کے آس پاس کے رقبے کی توسیع خودکار طریقے سے اس کی صفائی اور حاجیوں کو ان کے خیمے سے لانے اور واپس لے جانے کا جدید ٹرانسپورٹیشن نظام شامل ہے۔ جمرات کا نیا پل گراؤنڈ فلور کے علاوہ چار منزلہ ہوگا یہاں برقی سیڑھیاں بھی نصب کی جائیں گی 12 داخلی اور 12 خارجی راستے ہوں گے جنہیں جھولے والے پلوں کے ذریعے خیموں سے مربوط کیا جائے گا۔ جم غفیر کے جمع ہونے اور بھگدڑ سے بچاؤ کے لئے انتہائی جدید ترین وارننگ سسٹم لگائے جائیں گے تین نئی سرنگوں کی تعمیر بھی منصوبے کا ایک حصہ ہے حقیقت یہ ہے کہ حکومت اپنے ذمے کا کام تو بہت خوش اسلوبی اور ذمہ داری سے ادا کررہی ہے اور کرتی رہے گی لیکن یہ کوششیں اسی وقت کامیاب ہوں گی جب حجاج کرام بھی متعلقہ قواعد وضوابط اور احکامات وہدایات کی پابندی کریں جو ان کی اپنی جانوں کی سلامتی کے لئے جاری کئے جاتے ہیں اس سلسلے میں تمام اسلامی ممالک کو بھی چاہیے کہ عازمین حج کی روانگی سے قبل انہیں پوری معلومات اور خطرناک ہنگامی صورت حال سے بچاؤ کی ضروری تربیت فراہم کریں کیونکہ اسی میں ان کی اور دیگر تمام حاجیوں کی سلامتی مضمر ہے۔

لائبریری شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ

marfat.com

کسوۃ کعبہ

میوزیم یہاں خانہ کعبہ مسجد نبویؐ کے تبرکات محفوظ ہیں

marfat.com

مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم

میوزیم میں حرمین شریفین کے تبرکات اور قیمتی قدیمی اشیاء محفوظ ہیں

مکہ مکرمہ کے قریب قدیمی جدہ روڈ پر سعودی حکومت نے ایک عالی شان میوزیم تعمیر کر کے خانہ کعبہ اور روضہ رسولؐ مسجد نبویؐ کے تبرکات اور قدیمی اشیاء محفوظ کر دی ہیں میوزیم کو دیکھنے کی عام اجازت ہے میوزیم میں سو سے زیادہ اشیاء رکھی ہیں ان اشیاء میں کعبہ شریف کا قدیمی بڑا دروازہ خانہ کعبہ کی قدیم سیڑھی قبہ مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے قدیمی دروازے حطیم کی قدیم لائٹ، حجر اسود کے قدیم خول، خانہ کعبہ کے قدیم غلاف غلاف کعبہ بننے والی قدیم کھڈی باب کعبہ کا تالا اور چابی خانہ کعبہ کے قدیم ستون حضرت عثمان غنی کے دور کا قرآن مجید مسجد نبوی کا قدیم دروازہ، منبر رسول کا قدیم دروازہ آب زم زم کے کنویں کی قدیم گرل آب زم زم پلانے والے قدیم برتن اور مشک گنبد خضرا کا کلس ماڈل کنواں زم زم خانہ کعبہ کی دھوپ گھڑی خانہ کعبہ کی قدیم گھڑی غلاف روضہ رسولؐ تیار کرنے والی کھڈی مسجد نبویؐ کے دروازے کا قبضہ مسجد نبوی کی قدیم لائٹ قدیم مقام ابراہیم کا کور، خانہ کعبہ کے اندر لگے ہوئے قدیمی پلر کوفی رسم الخط میں لکھا ہوا قرآن پاک محراب رسول کا قدیمی

marfat.com

گور، خانہ کعبہ کے پرانے برتن مسجد نبوی گا پرانا دروازہ، خانہ کعبہ کا پرانا ستون کے علاوہ تبرکات خانہ کعبہ اور روضہ رسول مسجد نبویؐ نصب پرانی چیزیں میوزیم میں محفوظ ہیں میوزیم کی عمارت شاندار ہے تمام تبرکات اشیاء سلیقے سے سجی ہیں لائٹنگ کا بہترین انتظام ہے۔

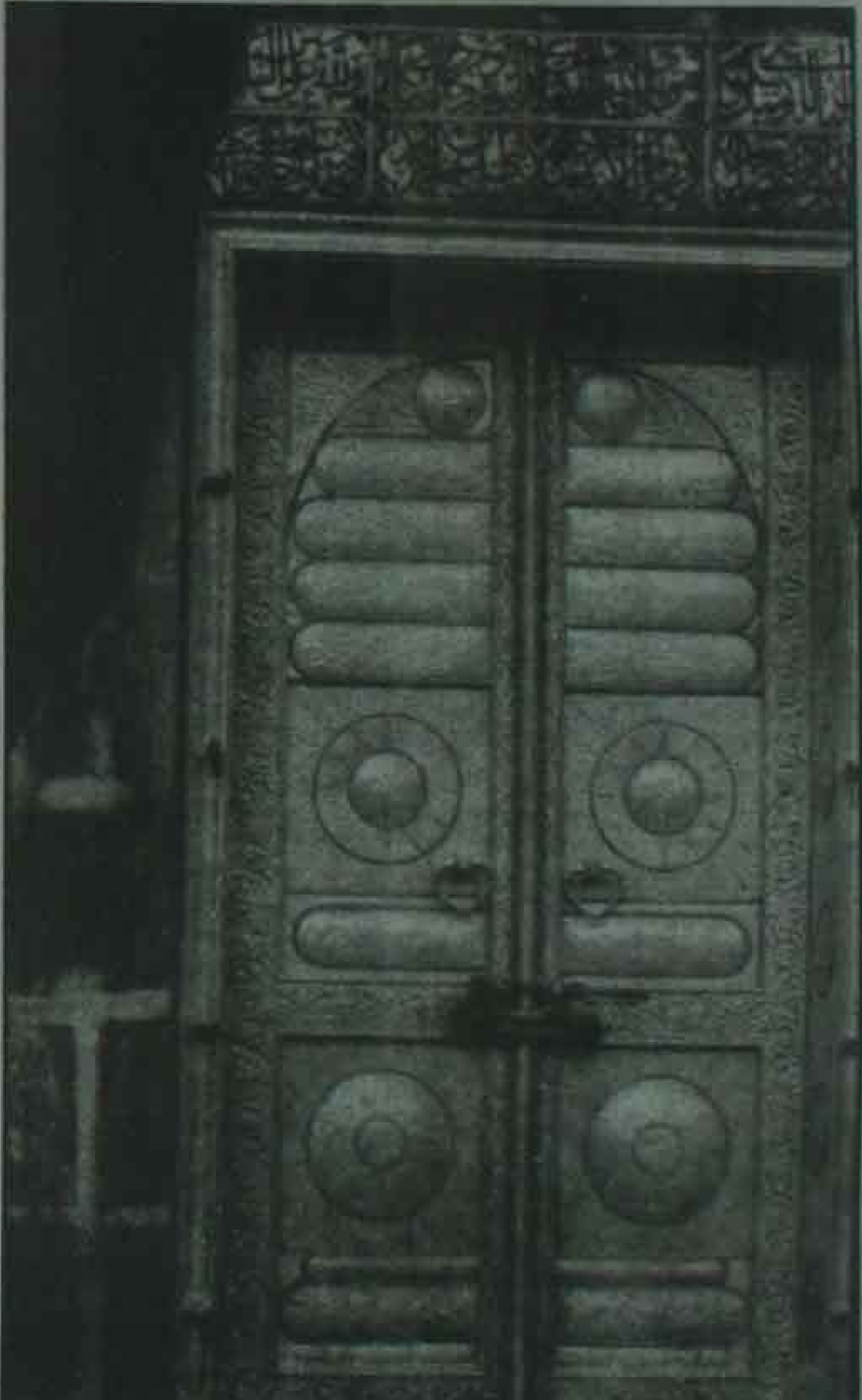

الباب الذهبي للكعبة المشرفة

marfat.com

محراب رسول کا قدیمی دور

غلاف کعبہ کی تیاری کی جا رہی ہے

غلاف کعبہ [illegible] کاڑھی گئی ہیں

marfat.com

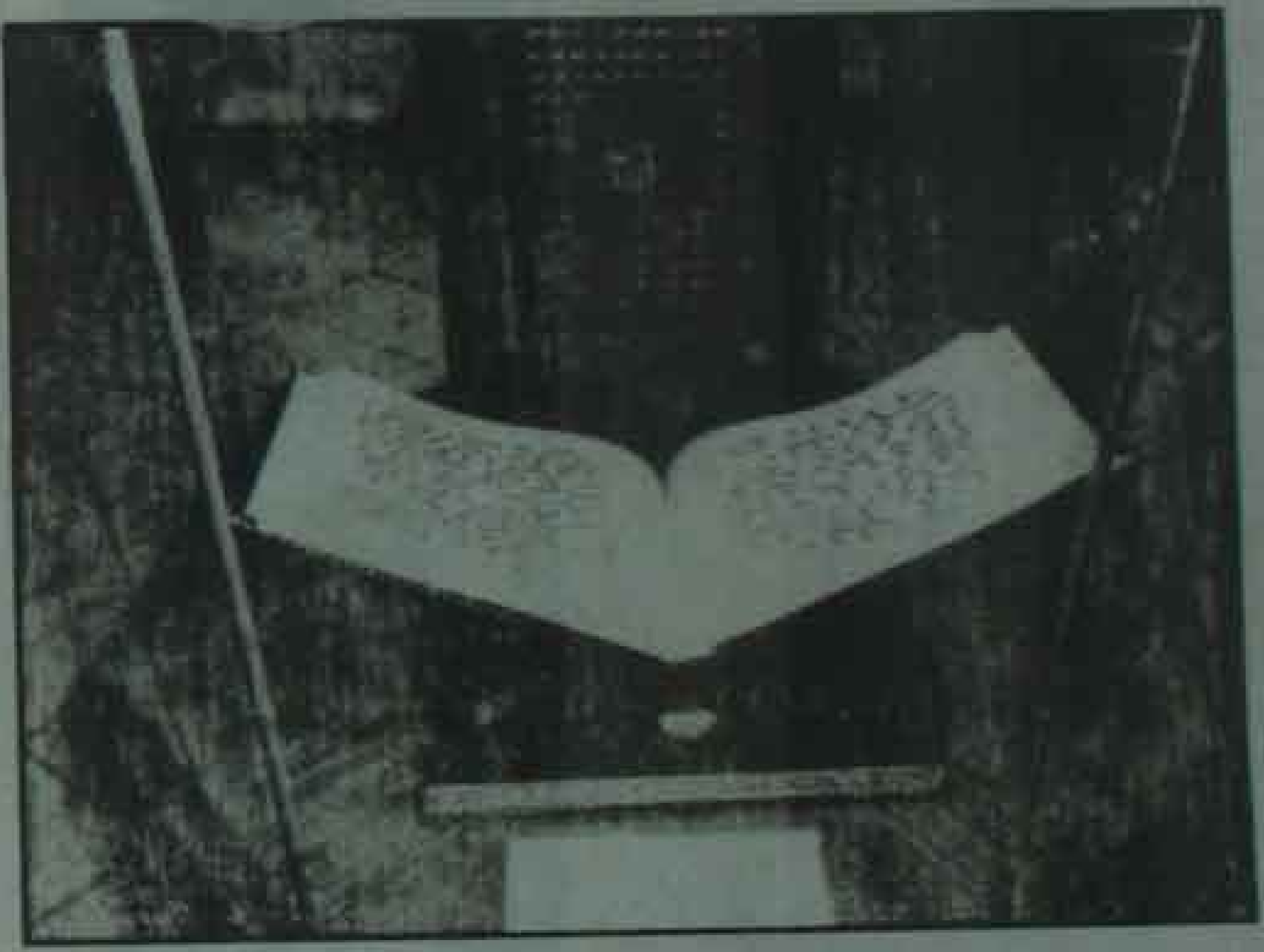

حضرت عثمان غنی کے دور کا قرآن مجید

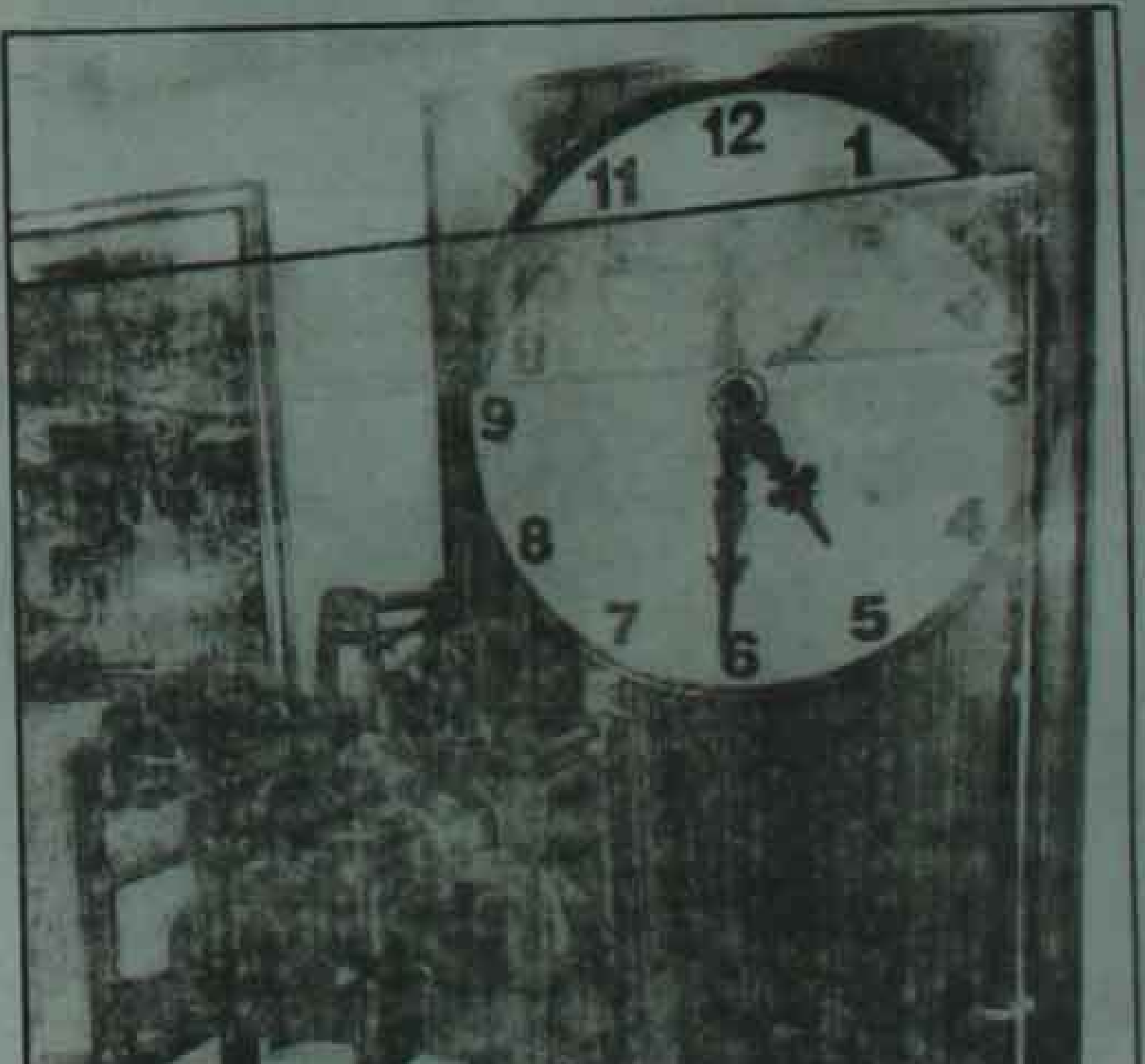

خانہ کعبہ کی قدیم گھڑی

marfat.com

خانہ کعبہ کی سیڑھیاں جو مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم میں رکھی ہوئی ہیں

چاہ زمزم کی ایک نادر اور قدیم تصویر ۱۷

marfat.com

مقام ابراہیم کا کور جو مکہ مکرمہ کے میوزیم میں محفوظ ہے

مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم میں مشکیزہ اور صراحیاں

marfat.com

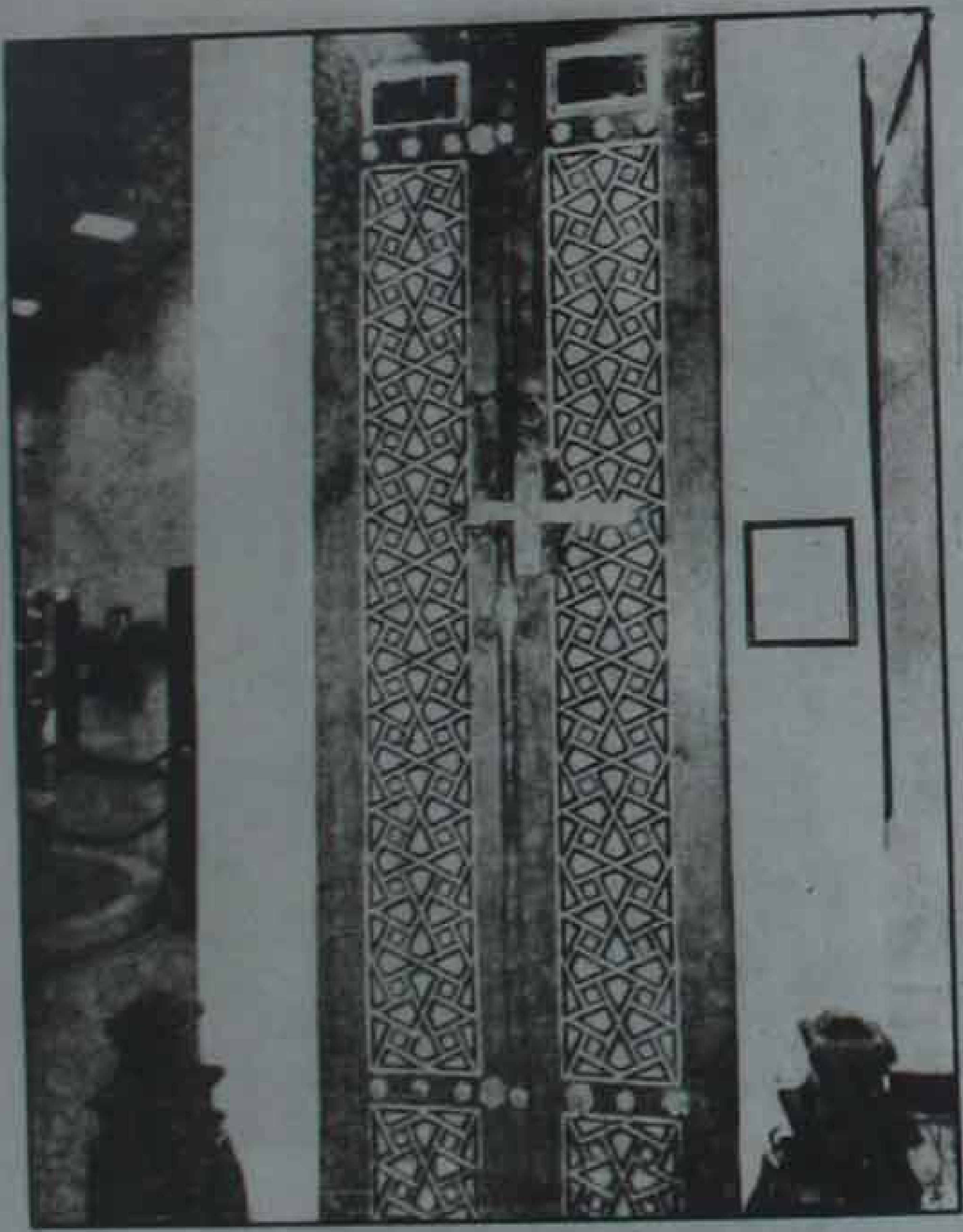

منبر نبوی کا قدیم دروازہ

باب کعبہ کا تالا اور چابی

marfat.com

خانہ کعبہ کے قدیم غلاف

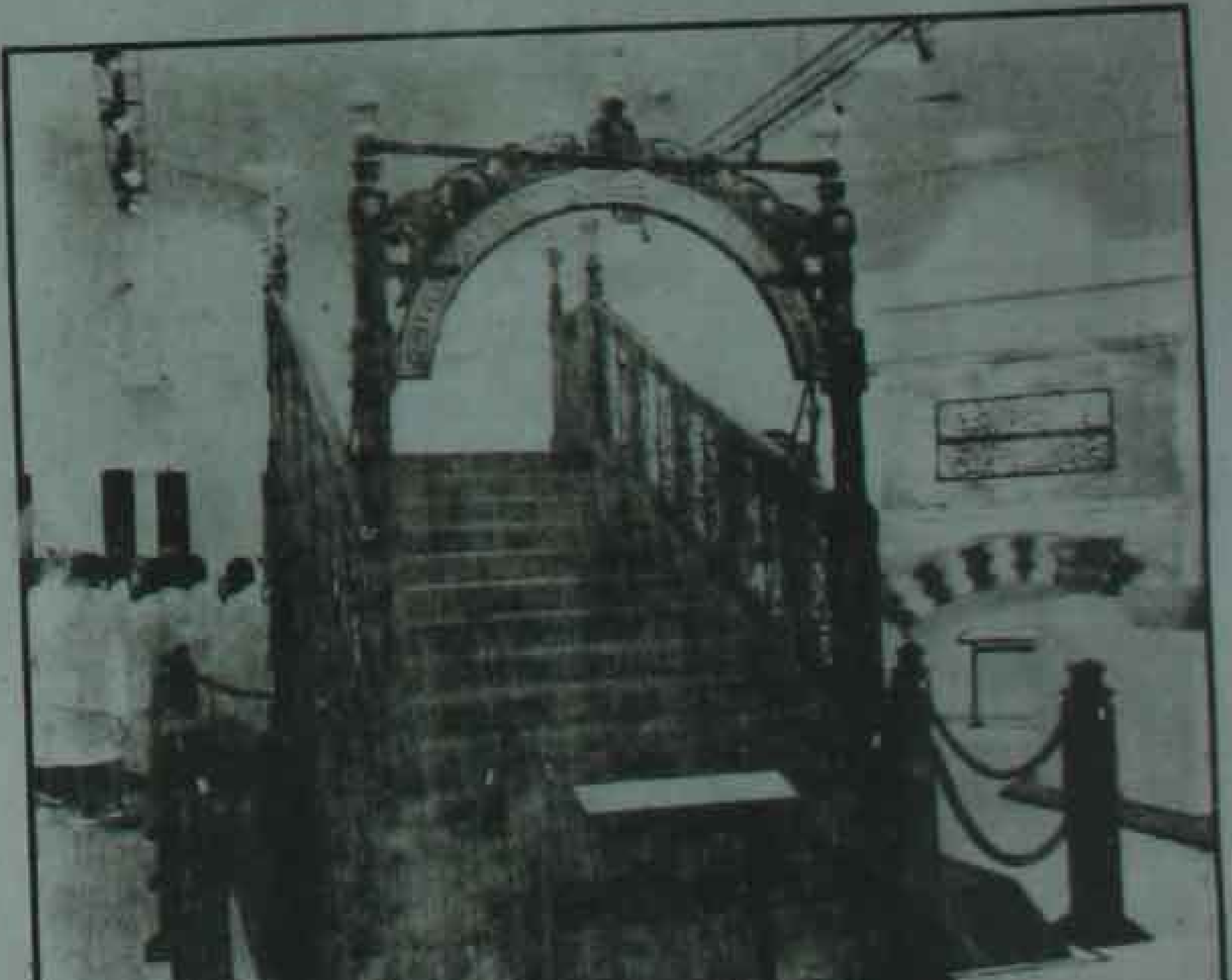

marfat.com

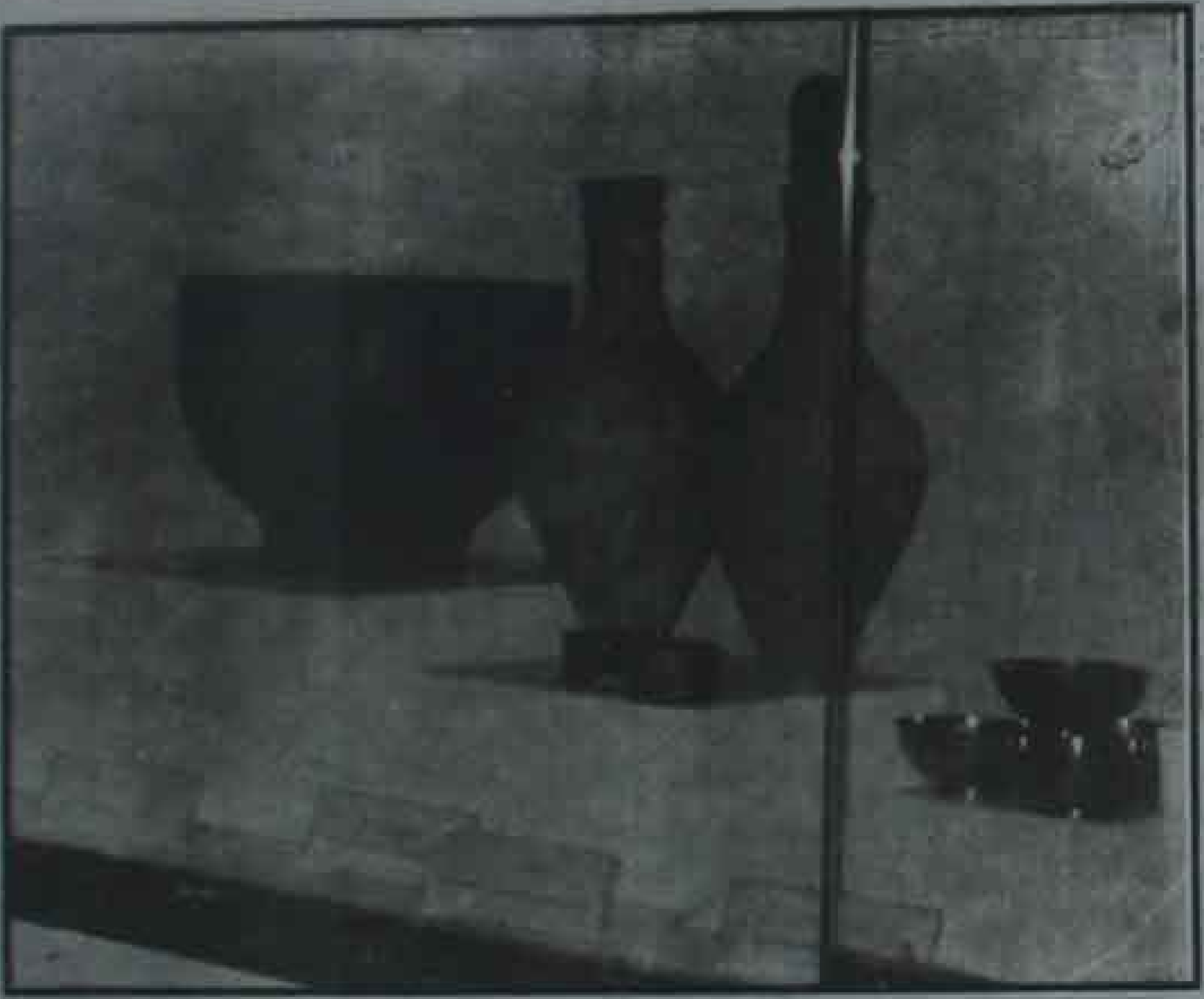

میوزیم میں خانہ کعبہ کے پرانے برتن محفوظ ہیں

غلاف روضہ رسول تیار کرنے کی کھڈی

marfat.com

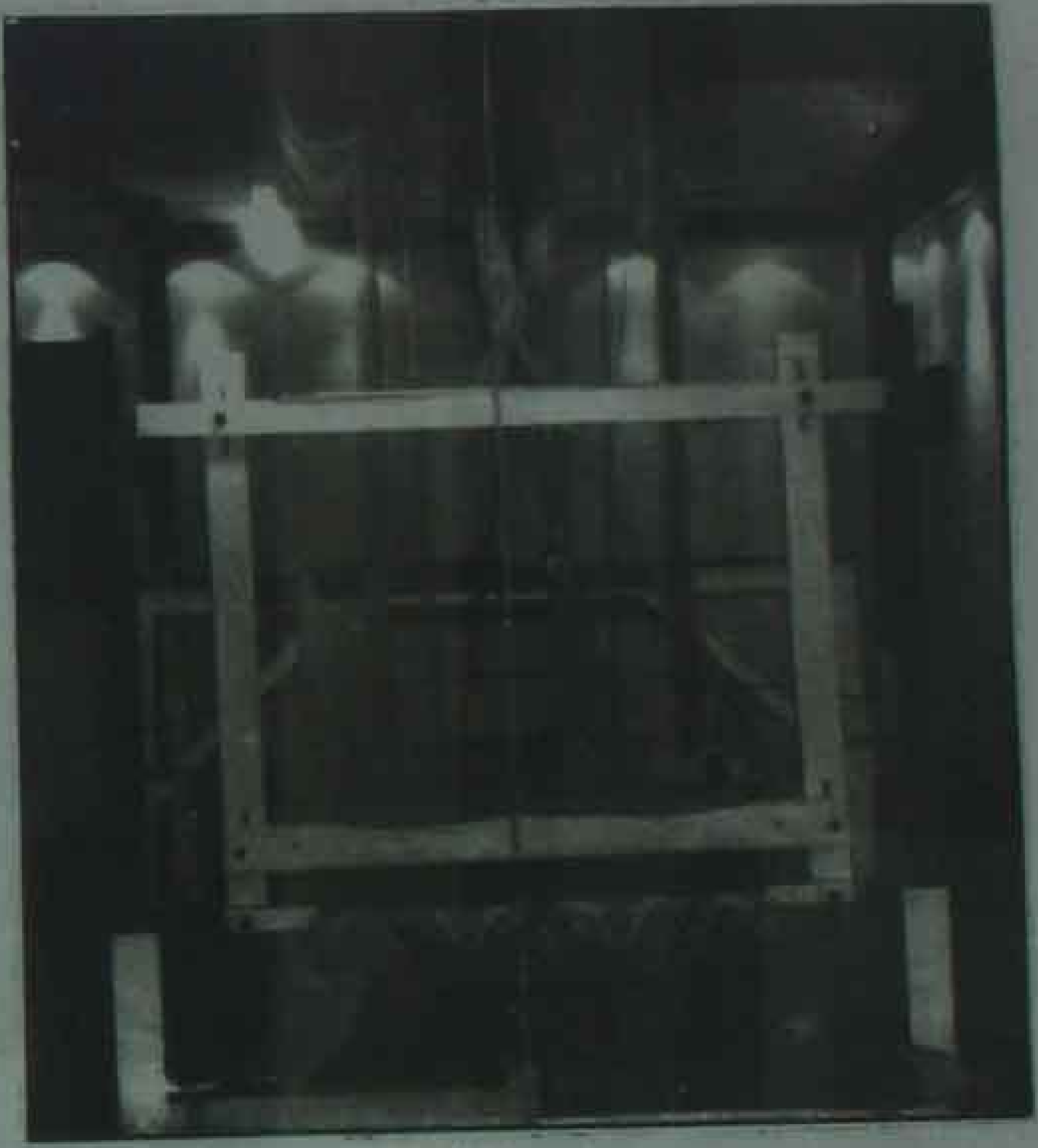

غلاف کعبہ بننے والی قدیم کھڈی

زم زم چلانے والے قدیم برتن اور مشک

marfat.com

منبر قبا مسجد

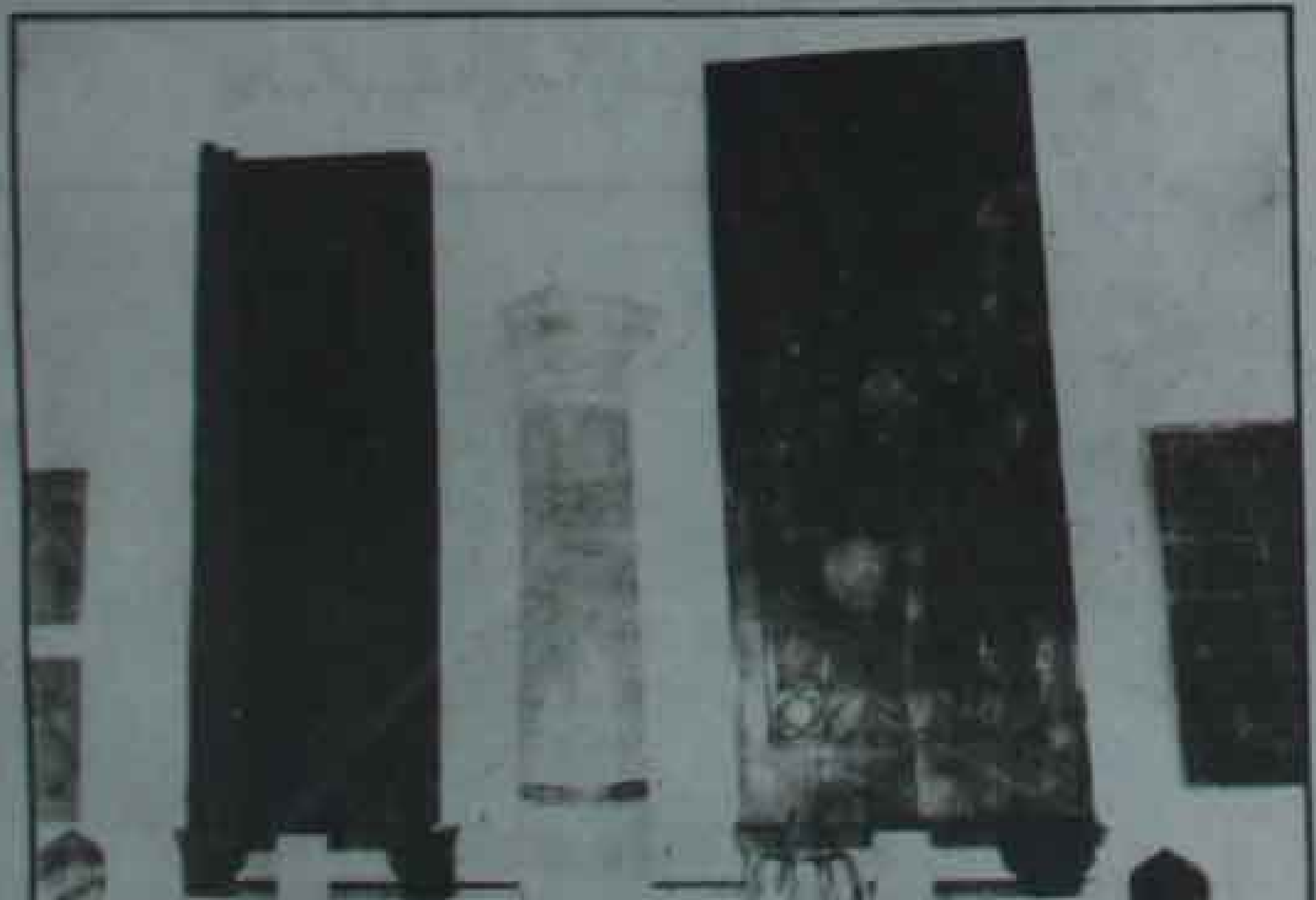

خانہ کعبہ کے اندر لگے ہوئے قدیمی پلر جو میوزیم میں رکھے ہوئے ہیں

marfat.com

خانہ کعبہ کی دھوپ گھڑی

سوق کعبہ (مین گیٹ)

marfat.com

حجراسود چاندی کے شفاف حلقے میں

marfat.com

ستارة باب الكعبة المشرفة

غلاف کعبہ کا وہ پردہ جو کعبہ کے دروازے پر ہوتا ہے

marfat.com

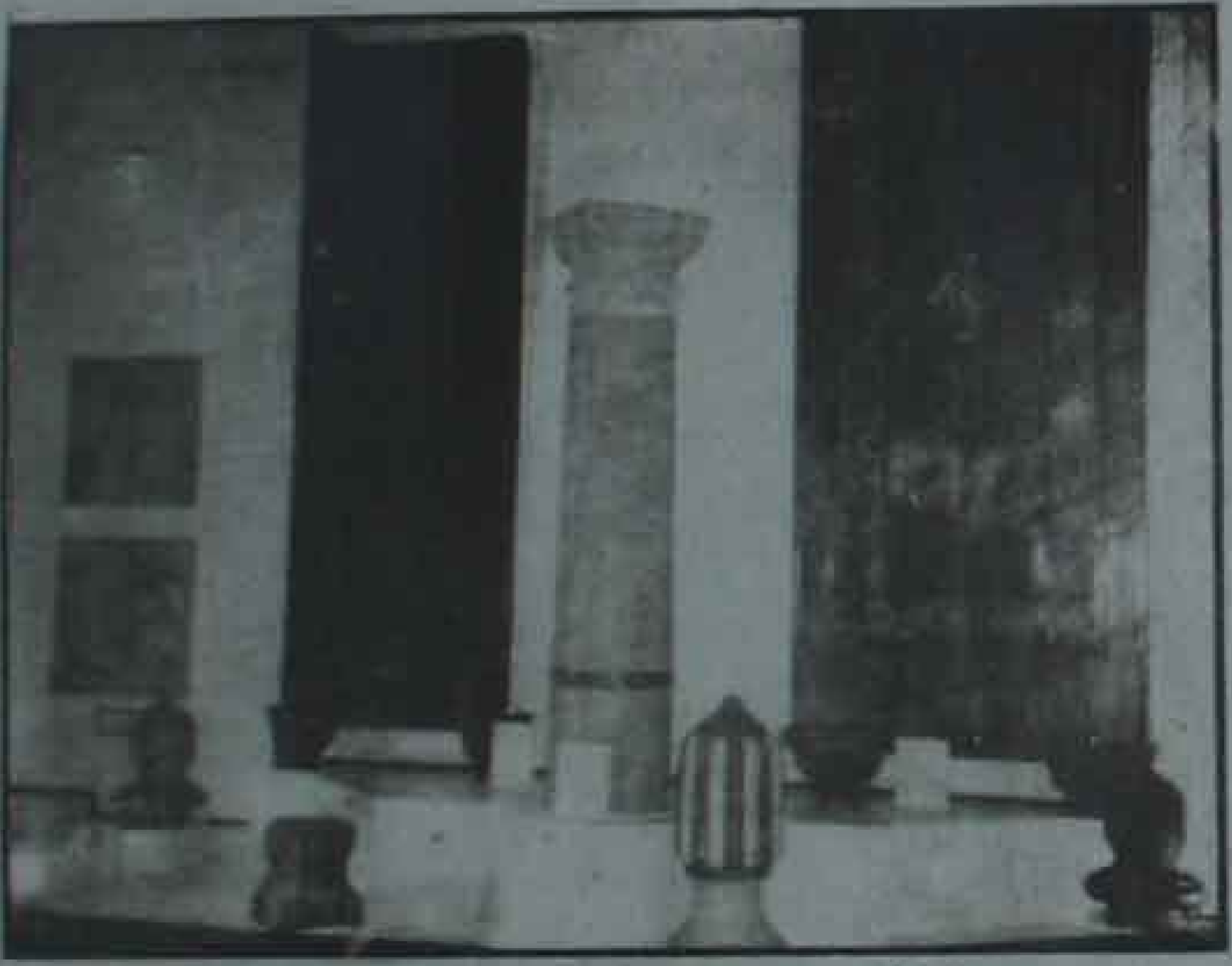

میوزیم مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر لگے ہوئے قدیمی پلر

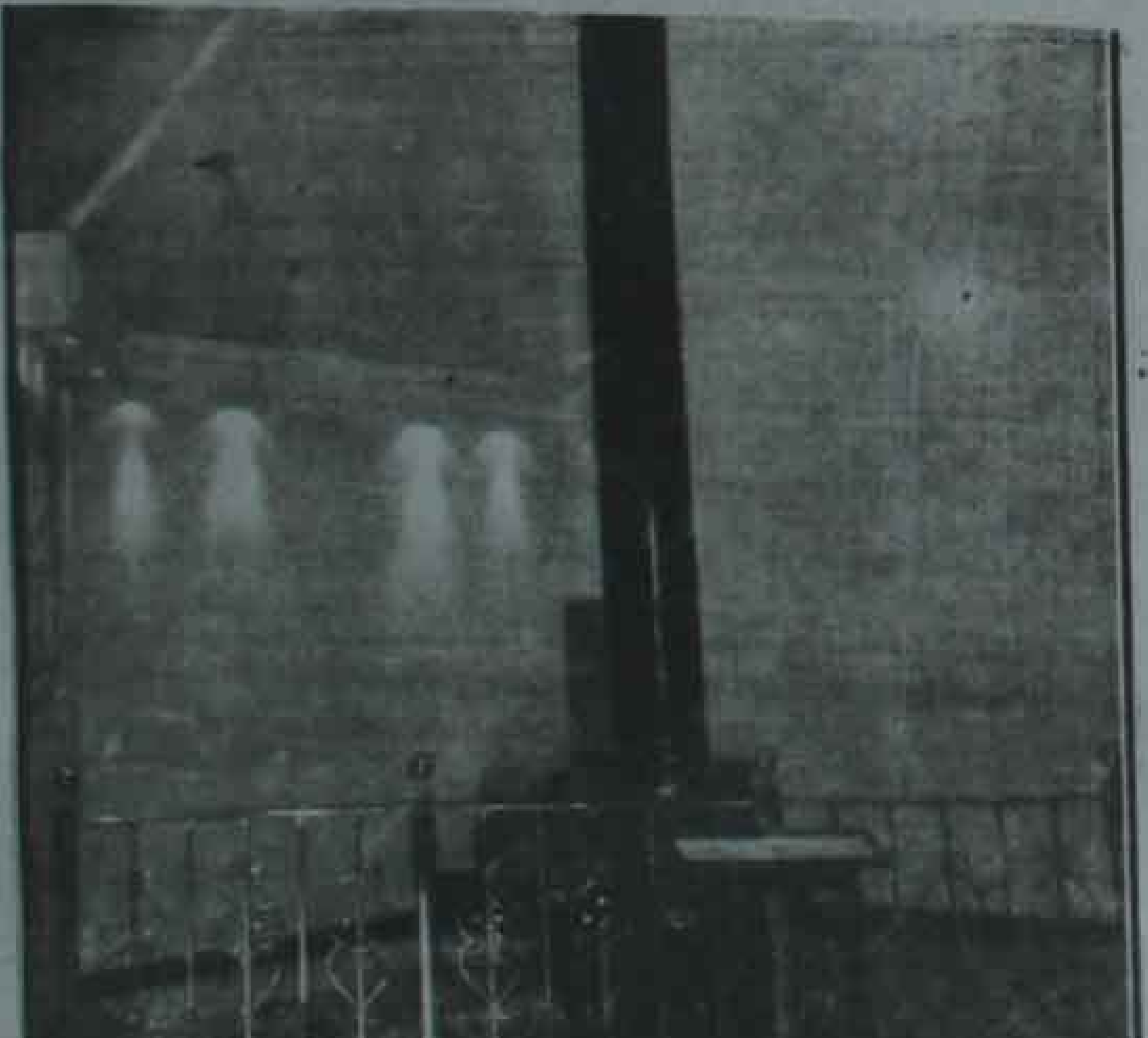

خانہ کعبہ کے قدیم ستون

marfat.com

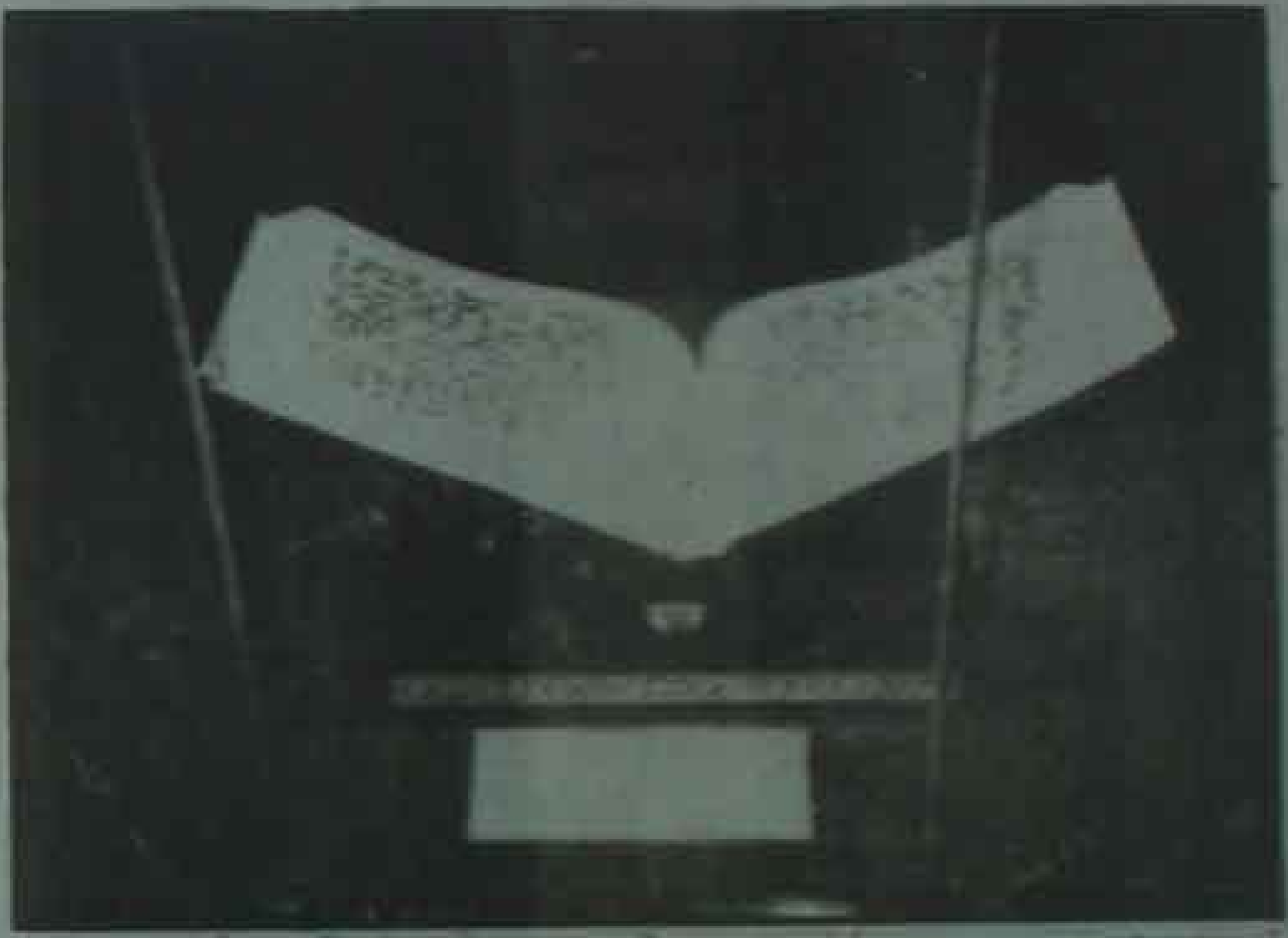

مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم میں کوفی رسم الخط میں لکھا ہوا قرآن پاک

جہلم کی قدیم لائٹ

marfat.com

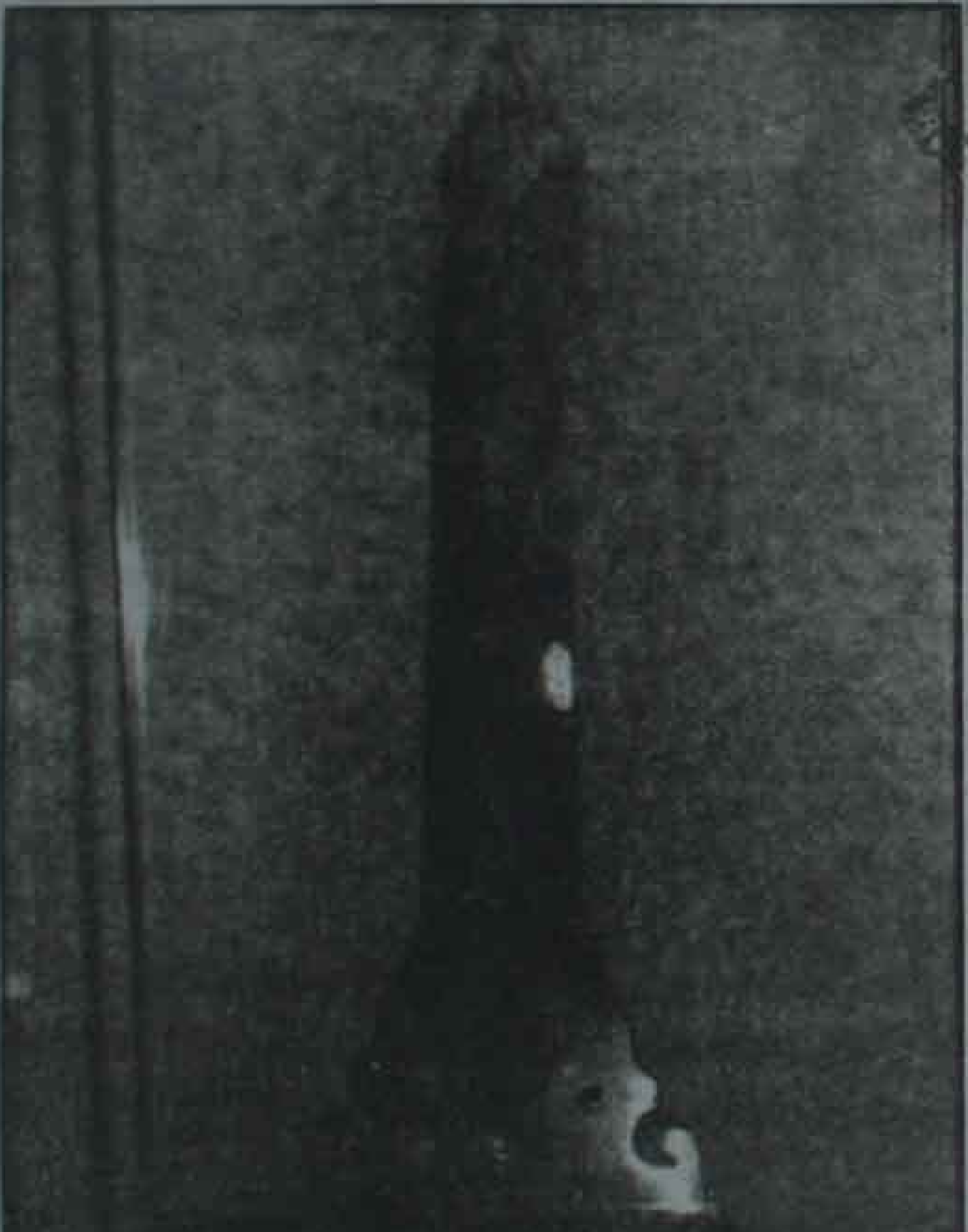

مسجد نبوی ؐ کے دروازے کا قبضہ

marfat.com

زم زم کے کنویں کی قدیم گرل

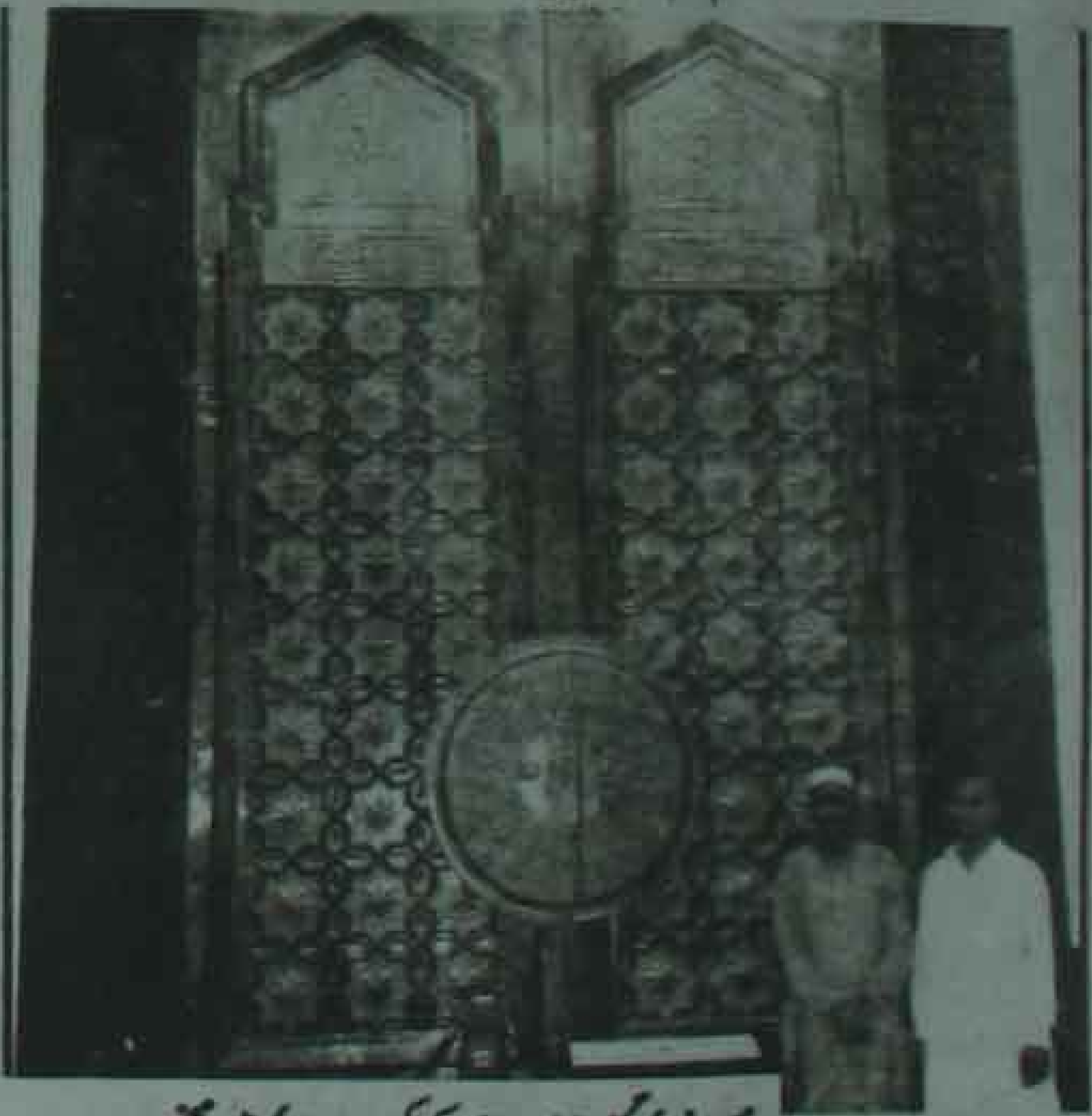

مسجد نبوی کا پرانا دروازہ مکہ مکرمہ میوزیم میں محفوظ ہے

marfat.com

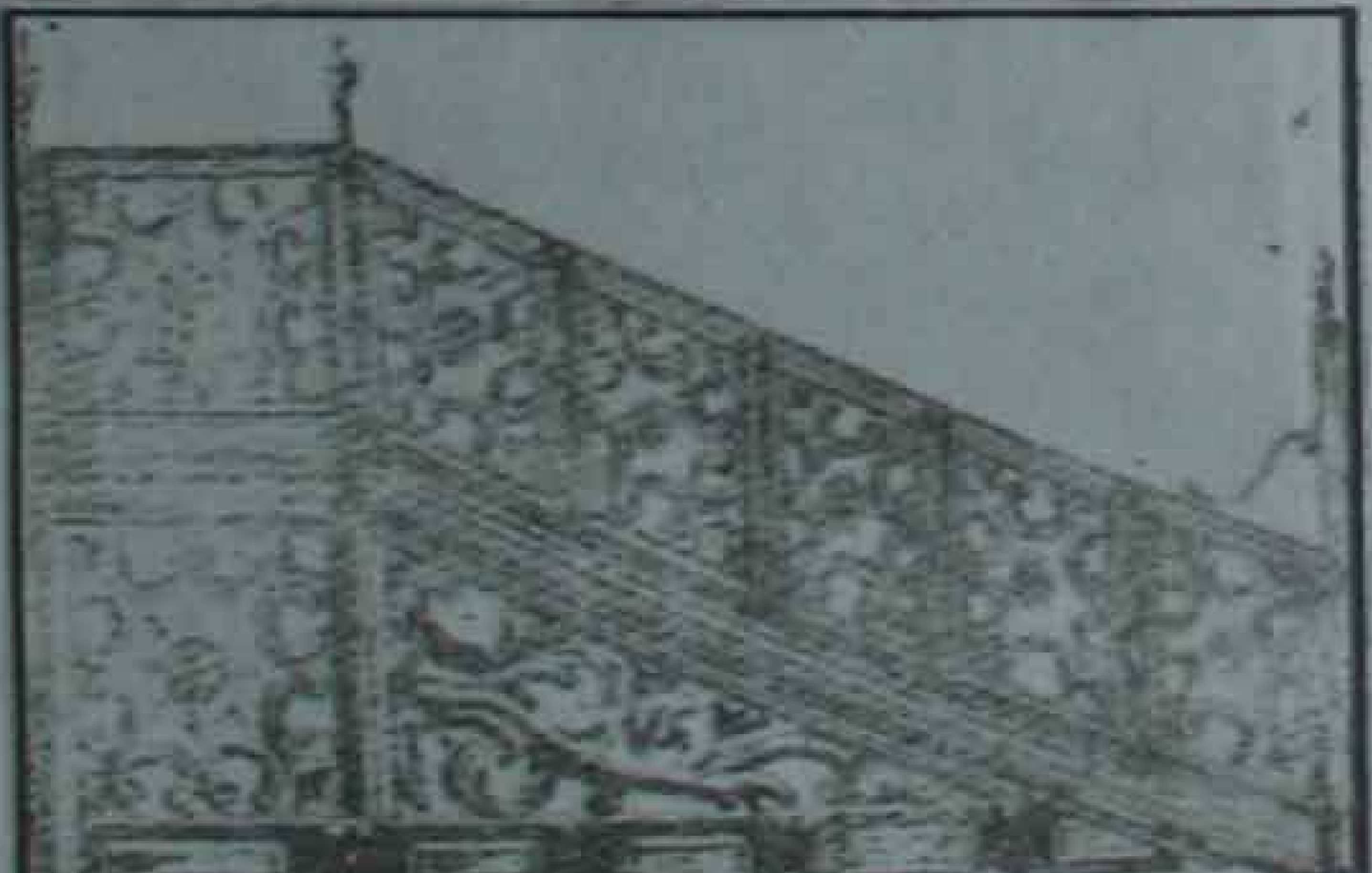

اندرونِ کعبہ استعمال ہونے والی سیڑھی

marfat.com

گنبد خضراء کا کلس

20- زمزم کنوئیں کا ایک خوبصورت منظر لوگ خود پانی نکال رہے ہیں

marfat.com

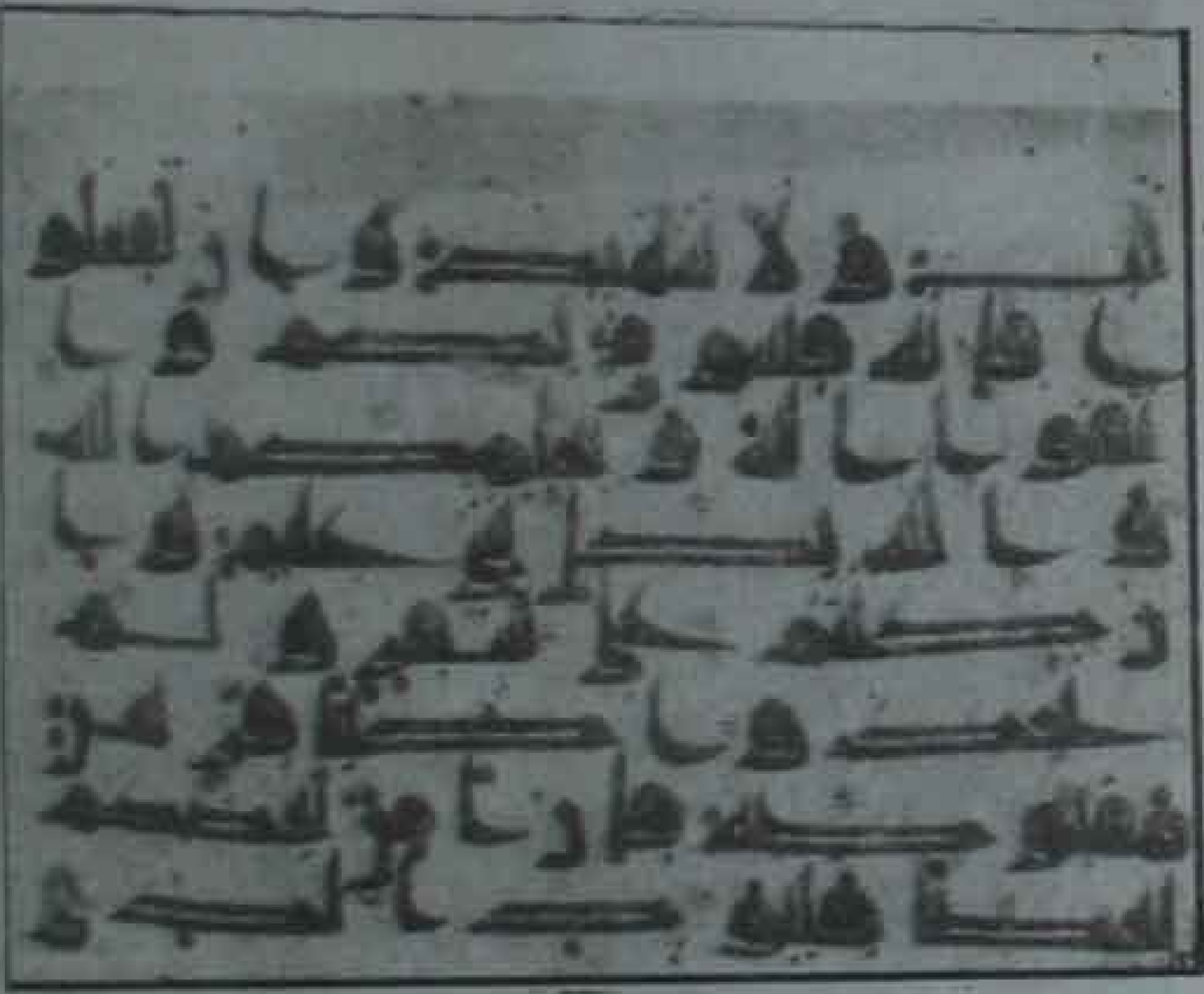

خط کوفی میں کتابت کا ایک نمونہ

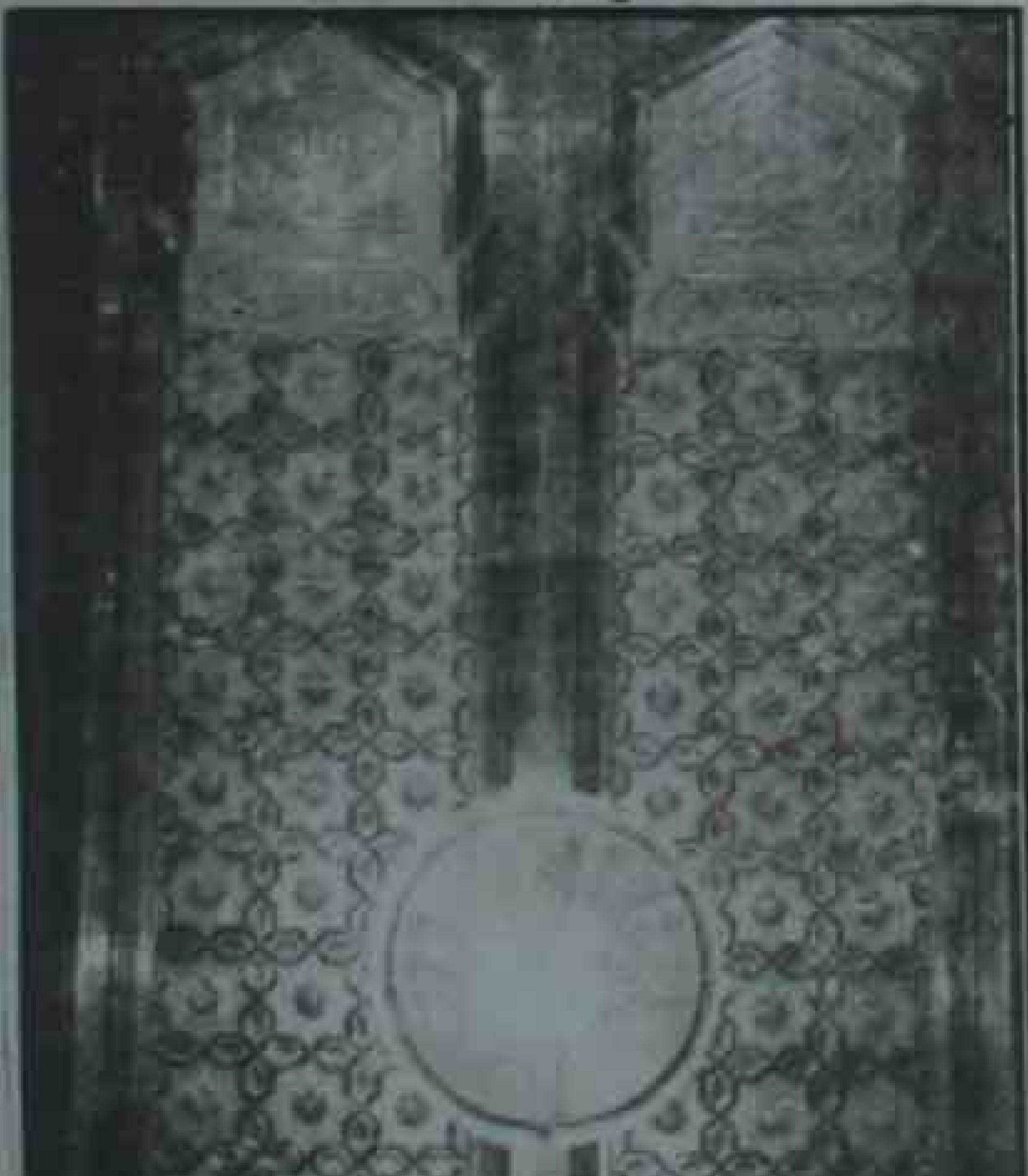

مسجد نبوی کے پرانے دروازے

marfat.com

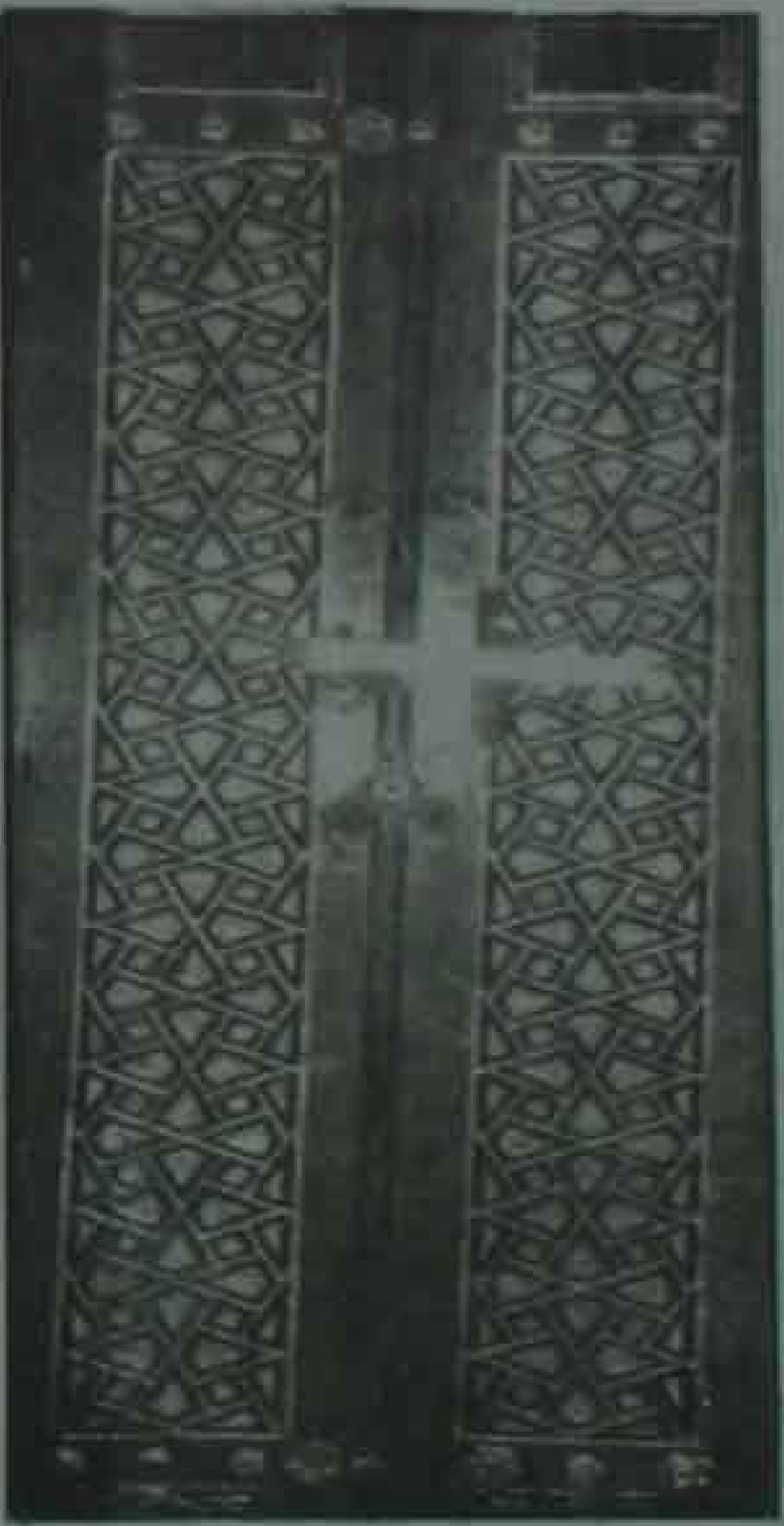

مسجد نبوی شریف کا قدیم دروازہ

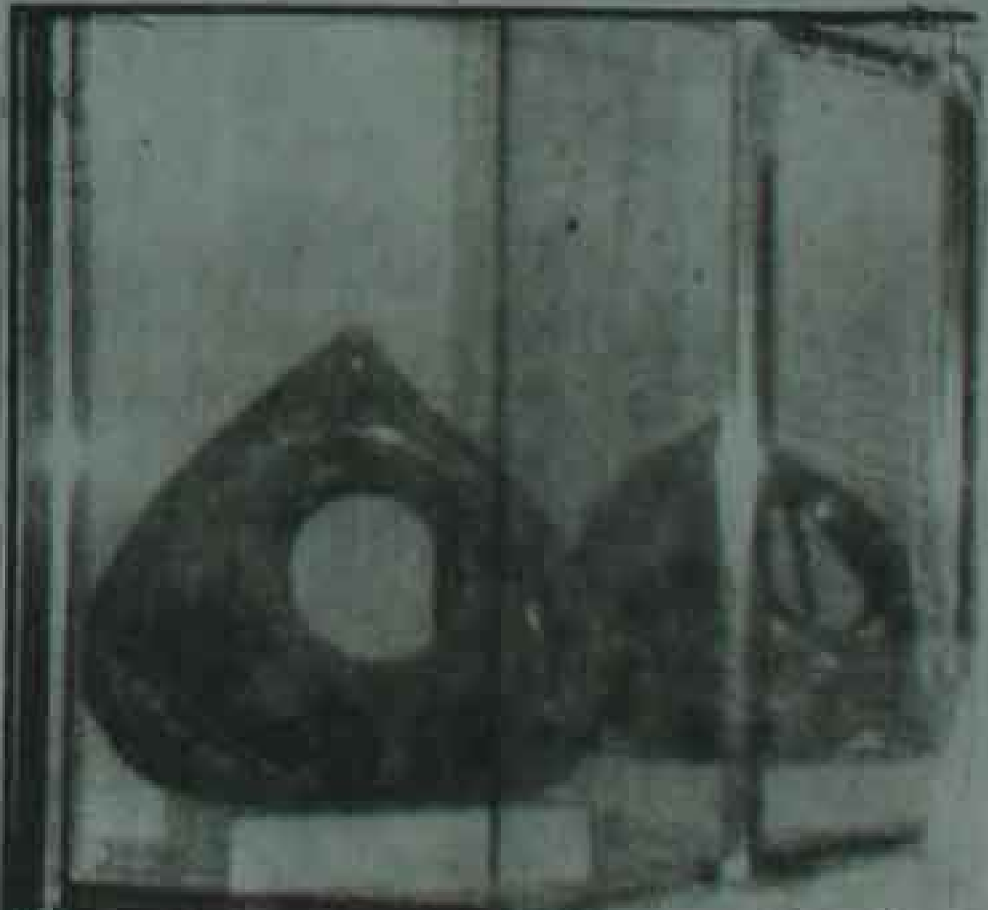

مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم میں حجر اسود کے قدیمی خول

marfat.com

مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد

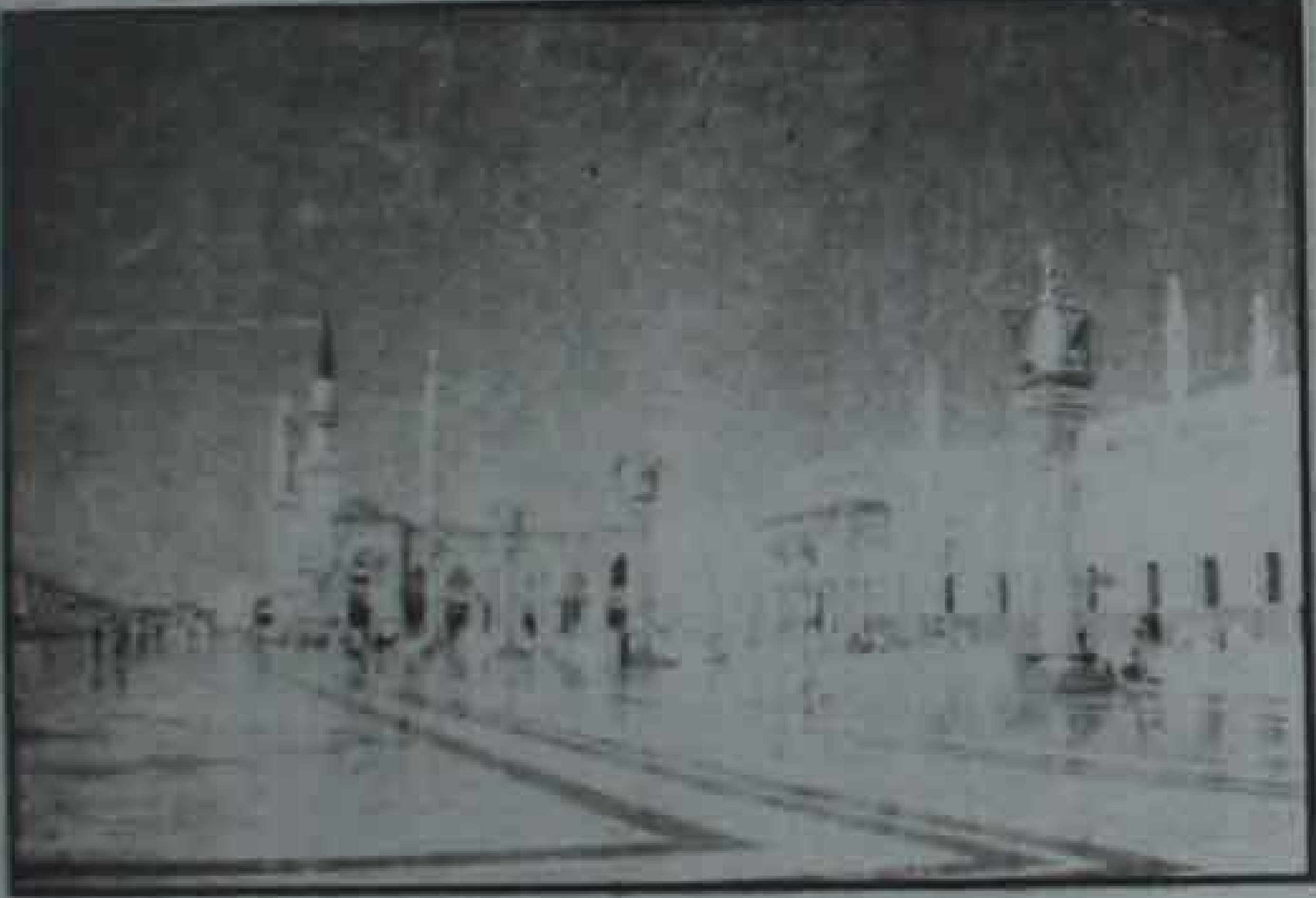

مسجد جمعہ کے سامنے مدینہ منورہ کے بچوں نے آپ کا استقبال کیا۔ مسجد جمعہ کے سامنے ایک چاردیواری کے اندر کھجور کے درخت بھی ہیں۔ چاردیواری کے عقب میں ایک مدرسہ بھی ہے۔ یہ وہ مقام ہے جب حضور نبی اکرمؐ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو مدینہ منورہ کے در و دیوار اس خبر سے گونج رہے تھے کہ رحمۃ اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لا رہے ہیں۔ مدینہ منورہ کے مرد زن بچے آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے منتظر تھے کہ رحمت کائنات کی آمد آمد ہے۔ سرکار دو عالم اپنے جاں نثار اور رفیق خاص حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی سرزمین پر بدر منیر بن کر طلوع ہوئے۔ تمام شہر تکبیر کی روح پرور صدا سے گونج اُٹھا۔ انصار حضورؐ کے استقبال کو پہنچے۔ انصار کی معصوم بچیاں نہایت خوش الحانی سے طربیہ ترانے آلاپ رہی ہیں۔ آج ہر قبیلہ دل و جان سے آپ پر نثار تھا۔ اسلام کا ہر شیدائی اس بات کا آرزومند تھا کہ آپ کی میزبانی کا شرف اس کو نصیب ہو۔ ہر ایک حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہتا حضورؐ میرا گھر تن من دھن سب کچھ آپ پر نثار ہے مگر آپ یہی ارشاد فرماتے میری اونٹنی قصویٰ کو چھوڑ دو جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہیں ٹھہرے گی۔ اونٹنی چلتے چلتے حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئی۔ حضرت ایوب انصاری دوڑتے ہوئے خدمت

marfat.com

نبویؐ میں حاضر ہوتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں یارسول اللہؐ یہ سعادت میری قسمت میں ہے کہ آپ
کی میزبانی کا شرف میں حاصل کروں۔ یہاں سے قریب ترین میرا ہی مکان ہے۔ حضرت
ابوایوب انصاریؓ آپ کو اپنے دو منزلہ مکان میں لے گئے۔ اس مکان میں آپ تقریباً سات ماہ
قیام پذیر رہے۔ ہم نے زیارت مقدسہ پر حاضری کے دوران اس مقام پہ حاضری دی۔ فوٹو حاصل
کئے۔ راقم پیروں اس مقدس مقام پر عقیدت کے طور پر کھڑا رہا اور مسجد میں نفل ادا کئے۔

الحساء کی قدیم ترین مسجد جہاں مدینہ سے باہر
پہلی بار نمازِ جمعہ ادا کی گئی

marfat.com

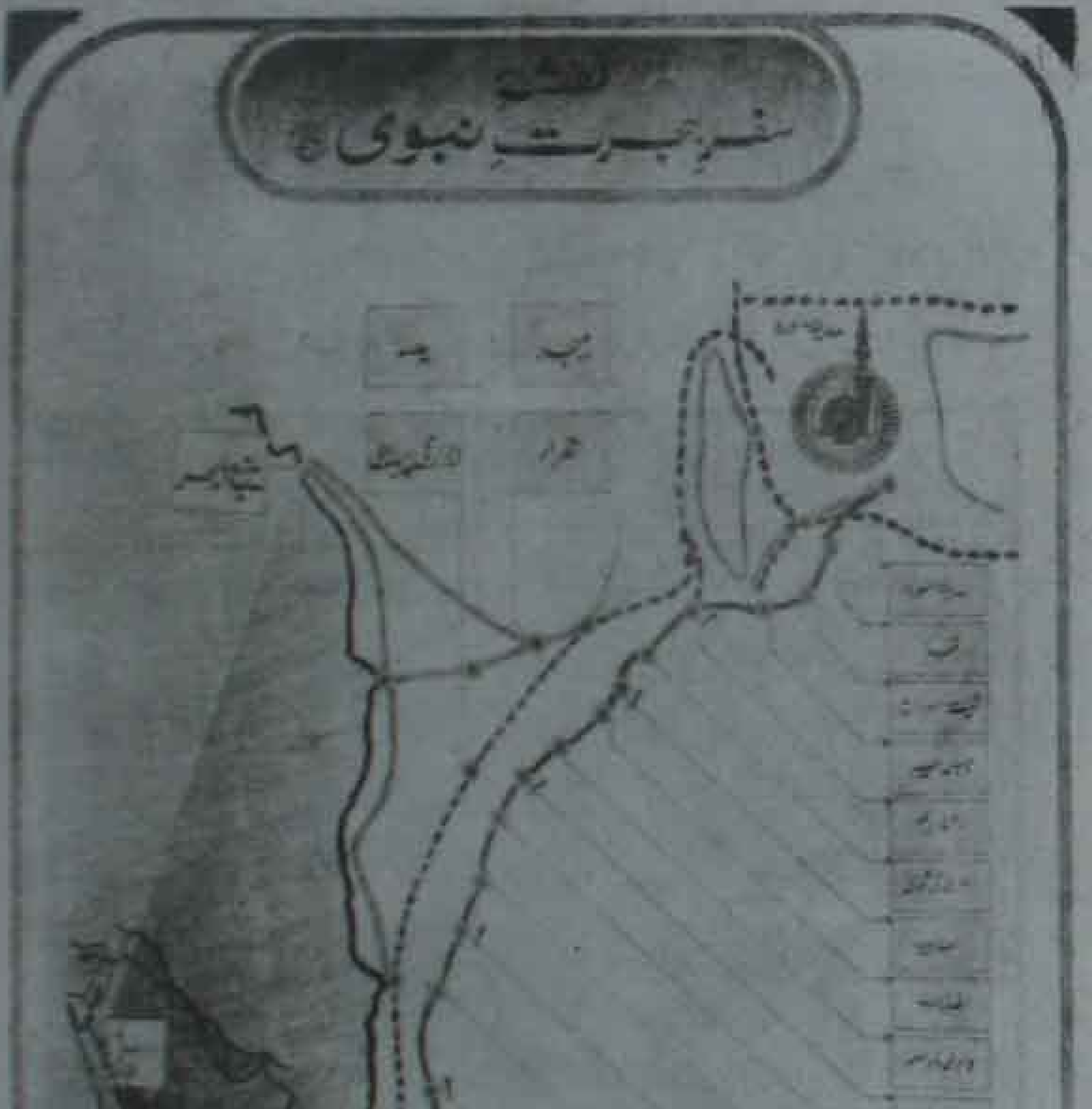

marfat.com

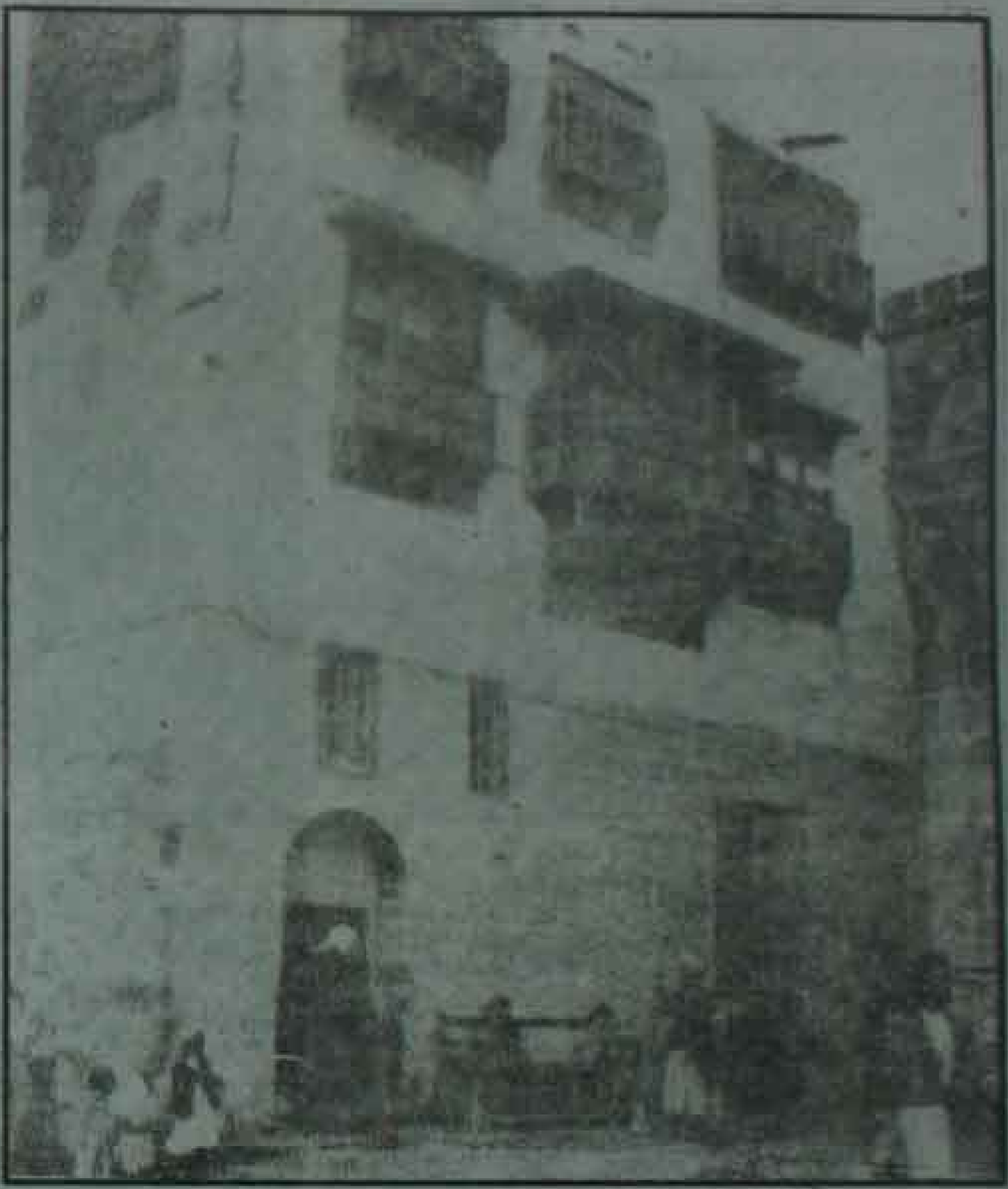

میزبان رسولؐ حضرت ابوایوب انصاری کا مدینہ منورہ میں مکان

المخوط بدوؤں کی مشہور کہاوت ہے یہ بت ایک چرواہا کا ہے جسے ہجرت کے موقع پر
آپ کی مخبری کرنے پر پتھر کا بنادیا

marfat.com

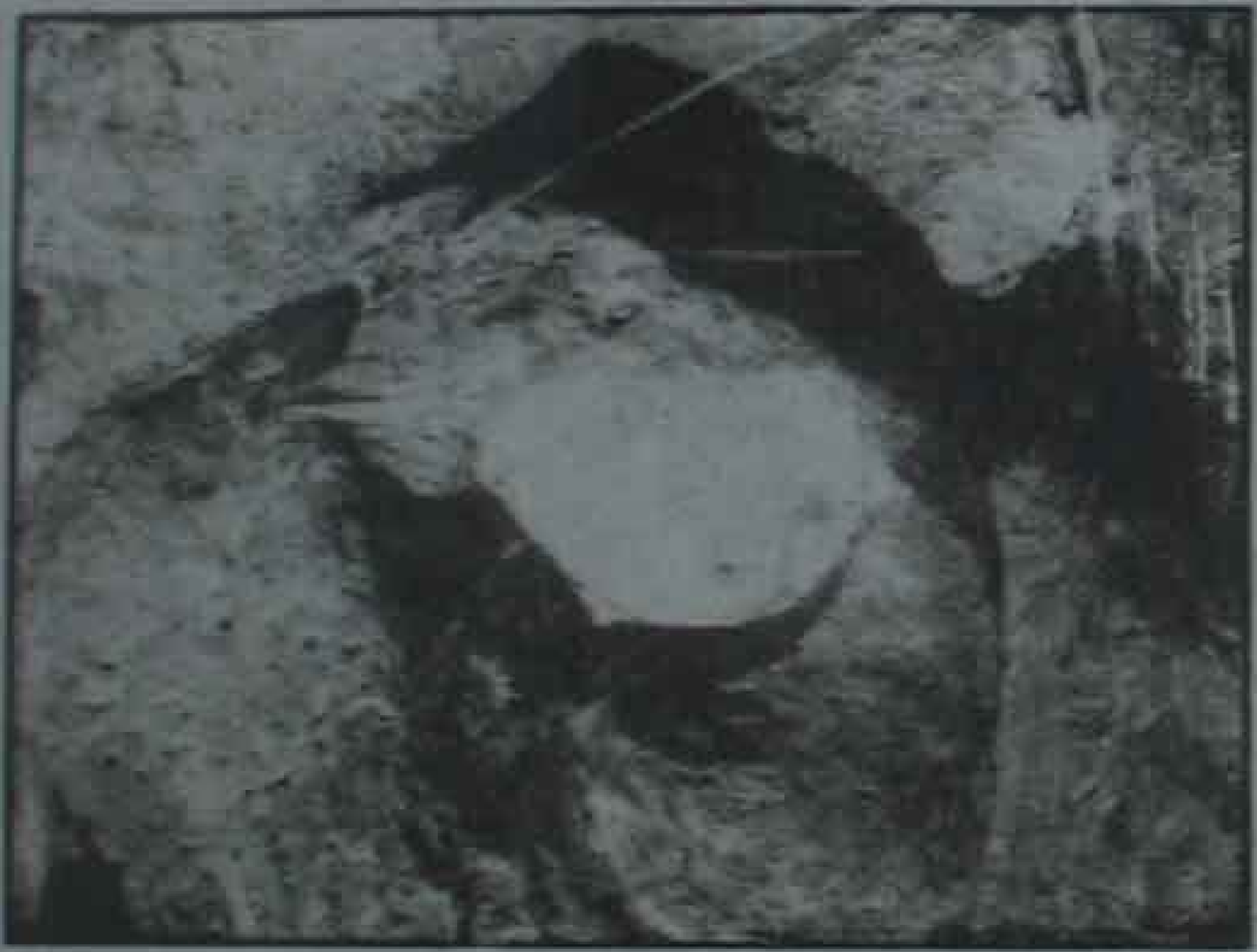

پتھر پر قصویٰ اونٹنی کے قدموں کے نشان

29- شہر مدینہ منورہ کا دروازہ "باب عنبریہ"

marfat.com

مسجد جمعہ یہاں آپؐ نے قیام کے دوران جمعہ المبارک کی نماز ادا کی

مدینہ منورہ میں ایک قدیمی مکان

marfat.com

میری آنکھوں کی ٹھنڈک مدینہ منورہ

عالم اسلام بالخصوص برصغیر پاک وہند کے مسلمان مدینہ منورہ سے بہت زیادہ عقیدت رکھتے ہیں۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا شہر ہے۔ مسلمان دل کی گہرائیوں سے صبح وشام حضور کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کوئی روحانی محفل ہو اس کی ابتداء تلاوت قرآن پاک کے بعد نعت رسول ؐ سے ہوتی ہے۔ روئے زمین کے مسلمان جب مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہیں ان کی عقیدت کی مثال نہیں ملتی وہاں سے کوئی خالی نہیں لوٹتا۔ مدینہ منورہ جو مسلمانانِ عالم کے لئے ایک مقدس بستی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مدینہ منورہ سطح سمندر سے ۶۱۹ میٹر بلندی پر واقع ہے۔ گرمیوں میں درجہ حرارت ۴۸ درجے اور سردیوں میں عموماً صفر سے دس درجہ اوپر ہوتا ہے لیکن رات کو ٹھنڈک زیادہ ہو جاتی ہے۔ زمانہ قدیم میں یہ عمالیق کا مسکن تھا لیکن حضور اقدس ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری کے وقت اوس اور خزرج کے قبائل اور یہودیوں کے چند قبیلے آباد تھے۔ اس شہر کی تعمیر کا زمانہ ۱۶۰۰ ق م سے ۲۲۰۰ ق م کے درمیان بتایا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ سے ۳۵۰ کلومیٹر اور جدہ شریف سے ۴۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے بہت سے نام ہیں۔ حضور ﷺ کی آمد کے ساتھ اس کا نام "یثرب" سے بدل کر "مدینۃ النبی" (نبی کا شہر) ہو گیا اور اپنے نورانی جلوؤں کی وجہ سے آج کل "مدینہ منورہ" کہلاتا ہے۔ اس کی آب وہوا نہایت ہی خوشگوار ہے۔

marfat.com

یہاں زیرِ زمین پانی وافر مقدار میں موجود ہے۔ مشہور اور عمدہ پیداوار کھجوریں ہیں۔ مدینہ منورہ وہ شہر ہے جہاں صحابہ کرام حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کر کے رونق افروز ہوئے۔ مشرکین کے حملوں کو ہمدرو "انصار" نے روکا۔ ان پر غالب آئے اور تمام دنیا میں حق کا ڈنکا بجا دیا۔ یہ مبارک و محترم شہر حضور نبی کریم ﷺ کی برکت اور نسبت سے اپنے اندر چند خصوصیات لئے ہوئے ہے جو اس مقدس شہر کے لئے امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ مدینہ منورہ میں ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح و شام نازل ہو کر درود شریف پڑھتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ایک نماز ایک ہزار رکعت اور بروایت دیگر پچاس ہزار رکعت کا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی پچاس ہزار نیکی کے برابر ہے۔ مدینہ پاک

زمان کھوکھر نبی اکرم ﷺ کے حضور حاضری دینے جا رہے ہیں

marfat.com

کی مٹی میں حضور نبی اکرم ﷺ کی برکت سے شفا ہے۔ مدینہ میں سو میں سے نوے رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ باقی دس ساری دنیا میں۔ مدینہ منورہ کے باشندے سب سے پہلے حشر میں پیش ہوں گے اور سب سے اول ان کی شفاعت ہوگی۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں مکہ معظمہ سے دگنی برکت کے لئے حضور ﷺ نے دعا مانگی تھی۔ مدینہ منورہ میں رحمت عالم ﷺ کا دربار فیض بار ہے۔ آئمہ اہلبیت اور صحابہ کرامؓ کے مکانات و مزارات ہیں۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے حجرہ اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے حدیث لا تشدد الرجال الا الیٰ ثلثۃ للمساجد کی تعمیل ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے تمام افکار و غموم دفع ہو کر دل کو تسکین و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے سے حضور ﷺ بذات خود جواب دیتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں جو برکت ہے وہ روئے زمین پر کہیں اور نہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے ساری دنیا سے زیادہ خوش خلق ہیں۔ مدینہ منورہ میں تقریباً روئے زمین کے تمام ملکوں کے مسلمان موجود ہیں۔ مدینہ منورہ میں ایک جگہ حضور نبی کریم ﷺ کا روضۂ مبارک بیت اللہ بلکہ عرش اعلیٰ سے بھی افضل ہے۔ مدینہ منورہ میں قیامت تک ایماندار لوگ رہیں گے مدینہ منورہ سے اسلام نکلا

اس چشمہ کا پانی رک رک کر بہہ رہا تھا۔ آپؐ نے منہ اور ہاتھوں کو دھویا تو چشمہ سے پانی جوش کھا کر ابلنے لگا۔

marfat.com

اور تمام دنیا میں پھر پھرا کر اسی جگہ واپس آ جائے گا۔ مدینہ منورہ میں دجال، طاعون اور دابۃ الارض وغیرہ قیامت تک داخل نہ ہو سکیں گے کیونکہ وہاں دروازوں پر حفاظت کے لئے فرشتے کھڑے ہوں گے۔ مدینہ منورہ میں فوت ہونے سے ہر مسلمان رسول کرام ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہونے سے اس خدائی حکم کی تعمیل ہے جو قرآن مجید میں وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ سے ظاہر ہے۔ مدینہ منورہ میں سبز گنبد کے نیچے وہ رحمۃ اللعالمین ﷺ موجود ہیں جن پر ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس بار رحمت نازل ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں ایک مسجد ایسی ہے جو سب سے پہلے بنائی گئی ہے جسے مسجد قبا شریف کہتے ہیں اس کی شان میں آیت اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى نازل ہوئی۔ مدینہ منورہ کی کھجوریں تریاق کا کام دیتی ہیں اور جادو سے محفوظ رکھتی ہیں۔ فرمان رسول قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ پاک کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے آئے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے

اس مقام سے رسول اللہ ﷺ نے معراج کی شب آسمانوں کا سفر شروع کیا

marfat.com

مسجد نبویؐ میں ریاض الجنتہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسجد کا یہ حصہ جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔ اذان کی آواز سنتے ہی مسلم ممالک سے آئے ہوئے حجاج کرام مسجد نبویؐ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ گنبد خضراء اور مسجد نبویؐ کے میناروں سے نور کی شعاعیں پھوٹتی ہیں راقم جب مسجد میں داخل ہوا تو مسجد نبوی کے پاکستانی خدمت گار نے کمال شفقت سے میرا ہاتھ تھاما اور باب الاسلام میں داخل ہونے کے لئے تاکید کی اور بتایا کہ تمام مسجد نبویؐ میں سرخ قالین بچھا ہوا ہے۔ ریاض الجنتہ میں سفید قالین بچھا ہوا ہے۔ ہر مسلمان کی یہی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ ریاض الجنتہ میں نماز ادا کرے حج کے ایام میں رش کے باوجود راقم کو پہلی نماز ریاض الجنتہ میں ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اس دنیا میں اپنے آپ کو جنت کے گوشے میں پایا امام مسجد نے جس انداز میں قرآن مجید پڑھا وہ خوش الحان آواز آج بھی ذہن میں محفوظ ہے۔ چونکہ مسجد نبویؐ میں چالیس نمازیں ادا کرنی ہوتی ہیں۔ راقم کو کئی بار ریاض الجنتہ میں نماز ادا کرنے کا موقع ملا یہ عطیہ خداوندی تھا۔ مسجد نبوی کے مشرقی سمت باب جبرائیل سے داخل ہوں تو بائیں ہاتھ ایک حجرہ دکھائی دیتا ہے یہ حجرہ حضرت فاطمہ خاتونؓ جنت کا گھر تھا۔ اس سے آگے گزریں تو بائیں ہاتھ جو مسجد کا حصہ ہے۔ وہ ریاض الجنتہ کہلاتا ہے۔ باب جبرائیل کے قریب دیوار میں وہ مقام بھی ہے۔ جہاں سے حضرت جبرائیل وحی لے کر نازل ہوتے تھے۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اس حصہ کی حدود متعین کرنے کے لئے سفید رنگ کے آٹھ ستون بنائے گئے ہیں جو اپنی برکات اور خصوصیات کی وجہ سے معروف ہیں۔ اسی ریاض الجنتہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا مصلیٰ ہے۔ جہاں کھڑے ہو کر آپ امامت فرمایا کرتے تھے اس جگہ ایک خوبصورت محراب بنی ہوئی ہے جو محراب نبی ﷺ کہلاتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کے قدموں کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوا دی تھی۔ تاکہ وہاں نہ [illegible] جو بھی وہاں نماز پڑھے اس کا سجدہ آپ کے پاؤں

marfat.com

مسجد نبوی کا اندرونی منظر

مبارک کی جگہ پر آپ کا محراب سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اس پر سونے کے پانی سے خوبصورت میناکاری کی گئی ہے۔ ترکوں کے دور کی بنائی ہوئی محراب پر محراب النبی لکھا ہوا ہے۔ محراب کے دائیں ستون کے اوپر لکھا ہوا ہے حذا مصلی رسول اللہ۔ منبر کے سامنے ایک چبوترہ ہے خطبہ کے وقت حضرت بلال اس جگہ پر اذان دیتے تھے ریاض الجنتہ میں یہ دعا مانگی جاتی ہے ترجمہ: یا اللہ یہ روضہ مبارک جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا اور فضیلت بزرگی اور عظمت عطا فرمائی اور تو نے اسے اپنے نبی اور حبیب محمد ﷺ کے نور سے منور کیا یا اللہ جیسا کہ تو نے ہمیں دنیا میں روضہ اقدس اور حضور ﷺ کی متبرک نشانیوں تک پہنچایا تو ہمیں آخرت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے محروم نہ فرما آپ کی محبت اور سنت پر ہمیں موت دے ہمیں اب حوض سے جو مومنوں کے وارد ہونے کی جگہ ہے آپ کے دست مبارک سے ایک خوشگوار جام پلا جس کے پینے کے بعد ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں گے ریاض الجنتہ میں عورتوں کے داخلے کا وقت مقرر ہوتا۔ ریاض الجنتہ میں ان ستونوں کے قریب نوافل ادا کرنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے سب ستون سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں ان پر سرخ

marfat.com

سبز اور کالے رنگ سے مینا کاری کی گئی ہے۔ کتاب تاریخ مدینہ المنورہ از محمد عبدالمعبد کے مطابق محبوب دو عالم ﷺ کی مسجد مقدس کا ایک عظیم المرتبت حصہ عظمت شان اور رفعت مقام میں منفرد حیثیت کا حامل ہے جسے آپ کی زبان وحی ترجمان سے ریاض الجنۃ کا لقب نصیب ہوا اس منبع رشد و ہدایت اور مرکز انوار و تجلیات سے مشرق میں سرور کون و مکان، سلطان زمین و زمان ﷺ کا حجرہ مبارک اور مغربی انتہا پر منبر مبارک جلوہ نما ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ذی شان ہے ترجمہ۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ سیدنا ابوہریرہؓ سے اس طرح بھی مروی ہے۔ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ میرے گھر اور مصلیٰ کے درمیان جنت کی کیاریوں میں ایک کیاری ہے۔ سیدنا عبداللہ بن زید المازنیؓ سے روایت ہے۔ میرے منبر میرے حجرے تک جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ گھر سے مراد حبیبہ سیدہ عائشہؓ کا وہ حجرہ مقدسہ ہے۔ جس میں حضور کی قبر مبارک بنی ہوئی ہے۔ حضور انور ﷺ کے ارشاد گرامی

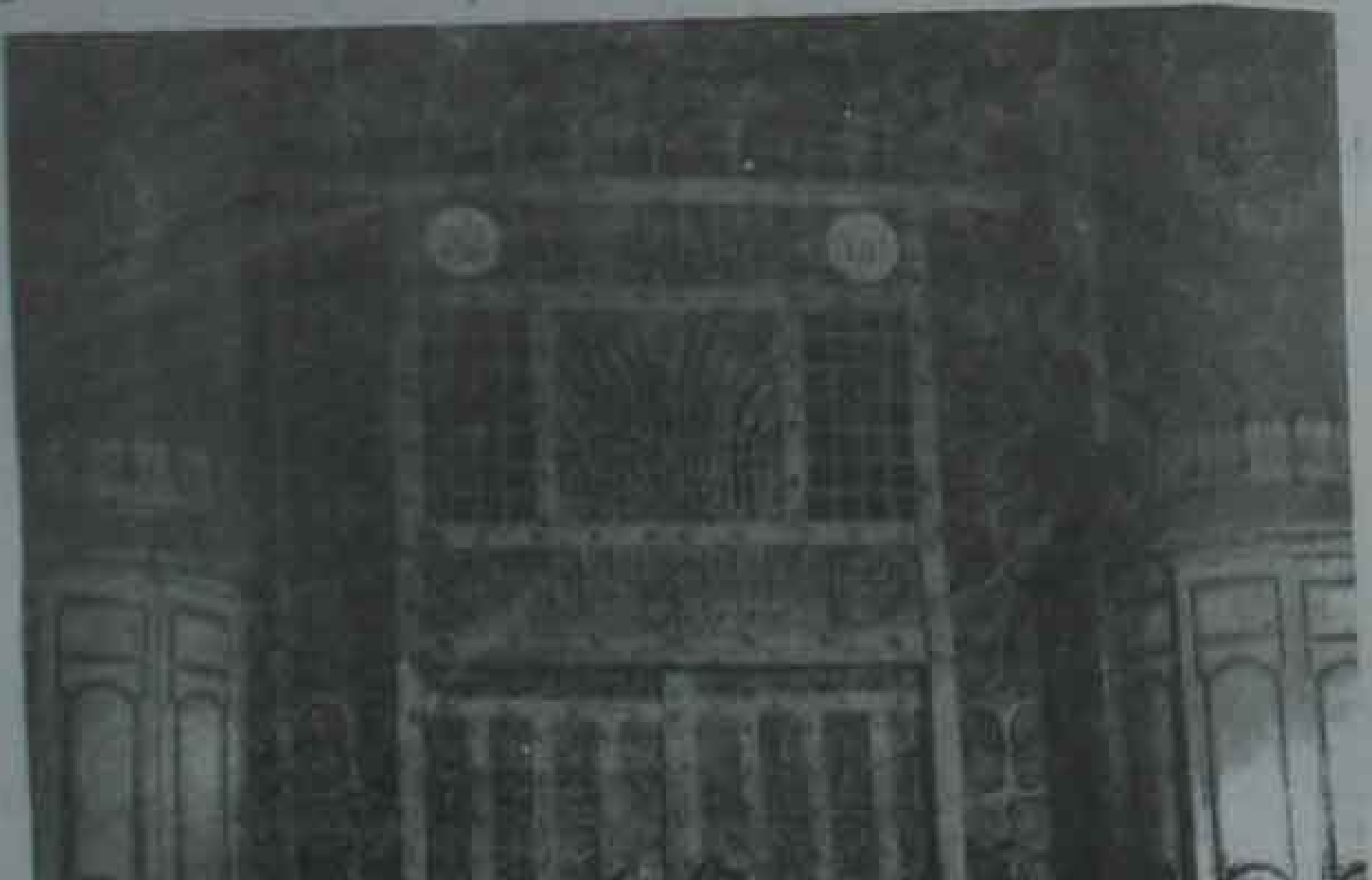

مسجد نبویؐ

اسطوانہ الحرس اور اسطوانہ الوفود کے درمیان بارگاہ نبوی کا منقش دروازہ

marfat.com

سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا میرے منبر اور عائشہ کے گھر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت کے باغات میں سے کسی باغ میں نماز پڑھنے کا خواہش مند ہو تو اسے میری قبر اور میرے منبر کے درمیان نماز پڑھ لینی چاہیے حضور اقدس ﷺ کے ان ارشادات کی تشریح میں علما کرام کے تین اقوال ہیں۔ اول یہ کہ اس مقدس خطہ میں عبادت جنت کے باغ کے حصول کا ذریعہ ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہونے کے اعتبار سے یہ حصہ ایسا ہی ہے جیسا جنت کا باغ۔ جس طرح جنت میں اللہ کریم کی بے پناہ رحمتیں ہر وقت نازل ہوتی رہتی ہیں اس طرح اس مقام پر بھی ہمہ وقت رحمتوں کی بارش کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور تیسرا اقوال اس طرح ہے۔

marfat.com

کہ یہ جگہ درحقیقت جنت کا ٹکڑا ہے جو دنیا میں منتقل کیا گیا اور قیامت کے دن یہ جنت میں چلا جائے گا۔ اکثر علماءِ کرام کے نزدیک تیسرا قول ہی زیادہ صحیح ہے علامہ ابن حجر عسقلانی المتوفی 1442/852 لکھتے ہیں سعادت کے حصول اور خصوصی رحمتوں کے نزول کے باعث یہ قطعہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ کی مانند ہے۔ مومن انسان، جنات اور فرشتے بکثرت ذکرِ خداوندی میں مصروف و مشغول رہتے ہیں اس اعتبار سے یہ جنت کے باغ سے مماثلت اور مطابقت اور تیسرا قول یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن یہ خطہ اراضی اسی طرح جنت میں داخل ہو جائے گا۔ امام ابن النجار المتوفی 1445/643 فرماتے ہیں۔ اس قطعہ میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین معلم انسانیت حضرت محمد رسول ﷺ سے علمی وروحانی استفادہ کرتے تھے۔ اس لیے یہ مثل جنت ہے۔ علامہ قسطلانی المتوفی 1517/923 فرماتے ہیں اس میں تین احتمال پائے جاتے ہیں۔ یہ مقدس خطہ جسے ریاض الجنۃ کہا جاتا ہے۔ حجر اسود کی مانند جنت کی چیز ہے یہ جگہ جنت میں منتقل ہو جائے گی جس طرح حضور اقدس ﷺ نے اسطوانہ حنانہ کو جنت میں منتقل کر دیا تھا یا یہ کہ اس جگہ عبادت و بندگی جنت کا موجب ہوگی۔ امام ابن النجار المتوفی 1245/643 لکھتے ہیں میرے نزدیک صحیح قول یہی ہے کہ قیامت کے روز یہ حصہ جنت میں چلا جائے گا یہ مقدس و متبرک، معزز و محترم قطعہ مسجد نبوی شریف میں اعجاز و امتیاز کی نرالی شان کا مظہر ہے۔ اگرچہ ساری مسجد حسن و تجمل کا پیکر اور آرائش و زیبائش کا حسین مرقع ہے مگر اس حصہ کی تزئین اور لطافت کو انتہائی نفیس قالین نکھارتے ہیں اور اس میں واقع سفید ستون من . . . کے مترادف ہیں، ریاض الجنۃ میں نوافل پڑھنے اور تلاوت کرنے والوں کا ہر وقت جمگھٹا رہتا ہے مختلف اقسام کے قلمی اور مطبوعہ دیدہ زیب وخوشنما قرآن مجید جنوب کی سمت بنی ہوئی الماریوں میں رکھے رہتے ہیں ریاض الجنۃ اور فاروقیؓ و عثمانیؓ اضافہ مسجد کے درمیان ایک میٹر بلند پیتل کا دل کش جنگلہ حد فاصل کا کام دیتا ہے۔ اسی قطعہ میں محراب النبی (جہاں امام الانبیا ﷺ کھڑے ہو کر امامت فرماتے تھے) بھی ہے۔ اور آٹھ عظیم الشان ستون اس حصہ کی عظمت کو دوبالا کرتے ہیں جن کی تعریف وتحسین آپ ﷺ کے فرمان والا شان سے ظاہر ہے اس جنت نظیر خطہ میں بیش بہا قیمتی

marfat.com

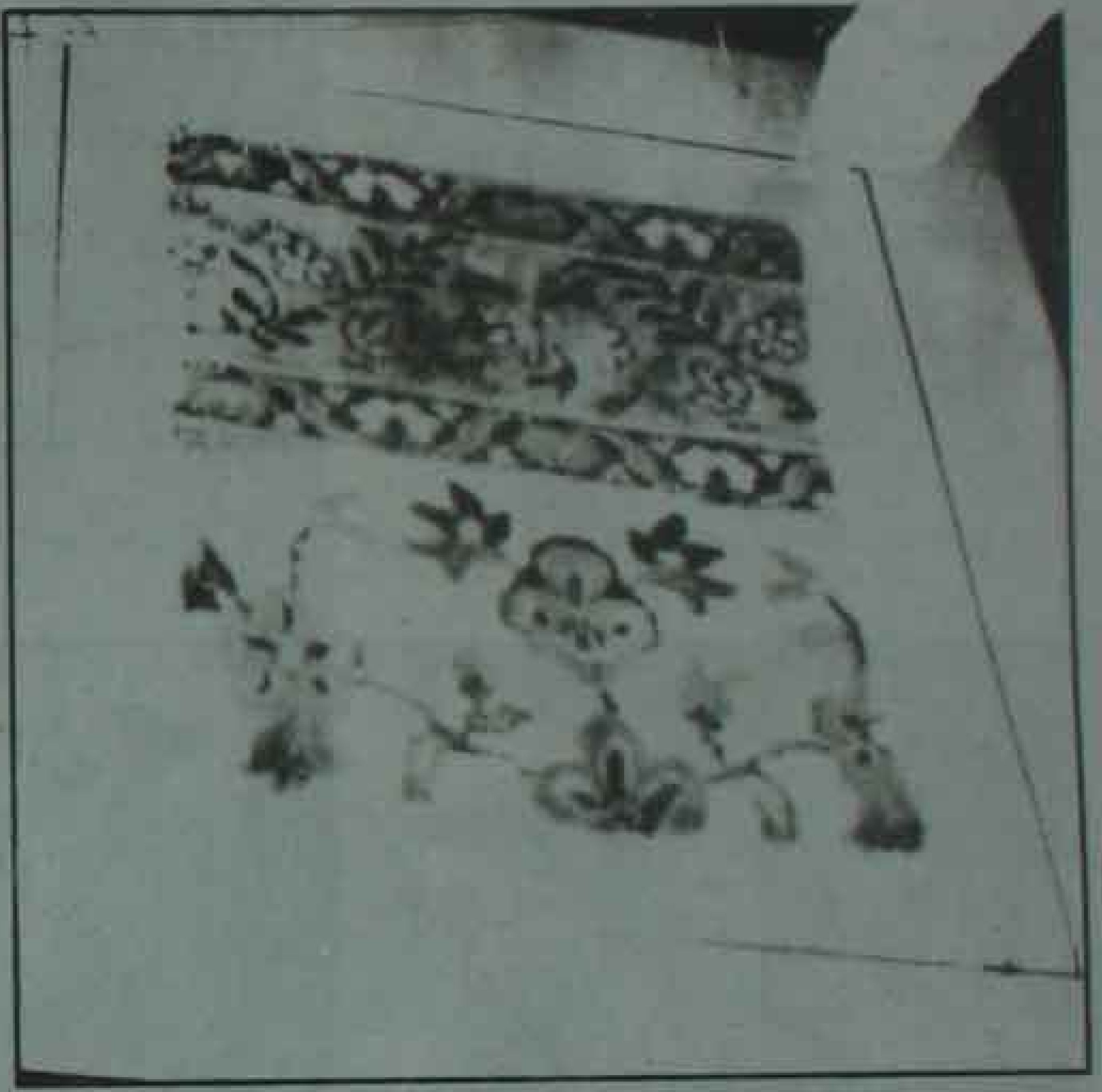

ریاض الجنۃ قالین کا ٹکڑا

اور دیدہ زیب فانوس دلربا روشنی سے اسے بقعہ نور بنائے ہوئے ہیں کچھ عرصہ قبل تک اس میں سبز قالین امتیازی نشان کی عکاسی کرتے تھے لیکن 1980/1400 سے سرخ قالین بچھا دیے گئے ہیں۔ اب سفید قالین بچھائے گئے ہیں ریاض الجنۃ کا طول 22 میٹر اور عرض 15 میٹر ہے۔ کتاب مدینۃ الرسول از النصر منظور احمد شاہ ریاض الجنۃ کے بارے لکھتے ہیں۔ اہل عشق ومحبت تو مسجد نبوی شریف کے ایک ایک حصہ کو بلکہ پورے مدینہ کو ہی جنت قرار دیتے ہیں تاہم مسجد نبوی شریف کا ایک خاص حصہ بھی ہے جسے حضور سید عالم ﷺ نے ریاض الجنۃ کے الفاظ سے خاص فرمایا۔ عبداللہ بن زید مازنیؓ سے روایت ہے۔ پہلی حدیث۔ ترجمہ میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنۃ ہے۔ دوسری حدیث۔ ترجمہ میرے گھر سے منبر تک کی جگہ جنت ہے۔ تیسری حدیث۔ ترجمہ جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو وہاں سے کچھ حاصل کرو چوتھی۔ حدیث۔ ترجمہ منبر شریف اور حجرہ صدیقہ کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے

marfat.com

پانچویں حدیث۔ ترجمہ میری قبر جنت کے زینوں میں سے ایک زینہ ہے۔ چھٹی حدیث۔ ترجمہ میری قبر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔ ساتویں حدیث۔ ترجمہ میرے گھر اور قبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ آٹھویں حدیث ترجمہ میرے حجرے اور جائے نماز کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں سے باغ ہے۔ نویں حدیث۔ عبداللہ بن زید مازنیؓ فرماتے ہیں حضور علیہ ﷺ نے فرمایا ترجمہ ان سب حجروں اور منبر کی درمیانی جگہ ریاض الجنتہ ہے۔ ریاض الجنتہ کے معانی پہلا معنی۔

ریاض الجنت

marfat.com

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ یہ حصہ نزول رحمت اور حصول سعادت کی نسبت سے جنت کے باغات میں سے ہے۔ جس طرح جنت میں باغ الہیہ ہیں اسی طرح اس حصہ میں بھی۔ دوسرا معنی۔ یہاں کی حاضری عبادت جنت میں حاضری کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ یہ جنت کا حصہ ہے۔ جو اس زمین پر ہماری بہتری اور مغفرت کا سامان ہے یہ حصہ جنت سے یہاں لایا گیا ہے۔ اور قیامت کو یہ ٹکڑا جنت میں ہی چلا جائے گا۔

ریاض الجنۃ کا ایمان افروز منظر (یہ حصہ ترک دور میں تعمیر کیا گیا)

marfat.com

رمضان المبارک میں مسجد نبوی ﷺ میں افطاری کے موقع پر اہل مدینہ اور مخیر حضرات کی سخاوت

رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے بتاتے ہیں کہ رمضان المبارک میں مسجد نبویؐ میں افطاری کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ راقم کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے ماہ نومبر سال 2002ء رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ مدینہ منورہ میں 22 نومبر سے 29 نومبر تک افطاری کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ یہ روح پرور منظر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے والوں کی تعداد حج کے موقع پر آنے والوں سے کم نہیں ہوتی بلکہ زیادہ ہوتی ہے۔ افطاری کے موقع پر پیار محبت کے لازوال رشتے پیدا ہو جاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے

مسجد نبویؐ میں ماہ رمضان المبارک میں دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمانوں کے اعزاز میں اہل مدینہ کی جانب سے افطار کا اہتمام کیا جا رہا ہے

marfat.com

مسلمان دنیا کے گوشے گوشے سے ایک مرکز پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ مسجد نبویؐ کا صحن نمازیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ مسجد نبویؐ میں رمضان المبارک میں نماز عصر کے بعد افطاری کرانے والوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کے علاوہ عمرہ کرنے والے صاحب حیثیت بھی افطاری کا اہتمام کرتے ہیں۔ ریڑھیوں میں کھجوروں کے ڈبے ،دہی کے پیکٹ روٹیوں کے انبار پانی کی بوتلیں ہاتھوں میں لئے مسجد نبوی میں داخل ہو تے ہیں۔ افطاری سے قبل پلاسٹک کے دستر خوان بچھا دیے جاتے ہیں۔ افطاری کا سامان سجا دیا جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے عربی بچے نمازیوں کے ہاتھ پکڑ پکڑ کر اپنے دستر خوان کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور اس وقت تک ہاتھ نہیں چھوڑتے جب تک روزے داران کے دستر خوان پر آ کر بیٹھ نہ جائیں۔ ان عربی بچوں کی محبت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے یہ عربی بچے ہر روز افطاری کا سامان گھروں سے لے کر دستر خوان

مسجد نبویؐ میں ماہ رمضان میں افطاری کا سامان لایا جا رہا ہے

marfat.com

پر بچھا دیتے ہیں ان میں کھجوریں، مشروبات، دہی، روٹی، پینے کا پانی آب زم زم دہی میں ڈالنے کے لئے نمک رکھ دیتے ہیں اس کو دہی میں ملانے سے دہی لذیذ ہو جاتا ہے۔

اس دوران کوئی دوسرا عربی کھجوروں کا ڈبہ اٹھائے

دسترخوان پر کھجوروں کی بارش شروع کر دیتا ہے۔ کھجوروں سے دسترخوان سیاہ ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچے روٹیاں دسترخوان پر رکھ دیتے ہیں۔ چند لمحوں میں روٹیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ پلاسٹک کے ڈبوں، پلیٹوں میں پلاؤ، مرغی کا سامان بھی روزے داروں کو پیش کیا جاتا ہے۔ جب تک روزہ افطار نہ ہو جائے افطاری کے سامان کی آمد جاری رہتی ہے۔ دہی کے ڈبے بھی قطار در قطار نمازیوں کے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں۔ روزے دار افطاری کے اعلان کے منتظر ہوتے ہیں۔ مسجد نبوی میں افطاری کا کوئی اعلان نہیں ہوتا جیسے پاکستان کی مساجد میں اعلان ہوتا ہے۔ روزے داروں کے سامنے اتنی چیزیں رکھی

مسجد نبیؐ میں ماہ رمضان میں افطاری کا منظر راقم ایم زمان کھوکھر ایک صف میں افطاری کے لئے بیٹھے ہیں

marfat.com

ہوئی ہوتی ہیں افطاری کے بعد پھر کھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ بیشتر اسلامی ممالک سے عمرہ کرنے والے کو مسجد نبویؐ میں کھانے پینے رہائش کی سہولتیں ہوتی ہیں اور وہ تھوڑے سے پیسوں میں عمرہ کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ افطاری کے بعد فالتو اشیاء خورد و نوش عملہ صفائی والے پل بھر میں اٹھا لیتے ہیں۔ یہاں عملہ صفائی اتنا متحرک ہوتا ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے کھجوروں کے خالی ڈبے خالی بوتلیں دہی کے ڈبے اٹھا کر ریڑھیوں میں رکھ دی جاتی ہیں اور نماز کے فوراً بعد مسجد کے صحن کی صفائی کر دی جاتی ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے والوں کے اعزاز میں مدینہ منورہ کے لوگوں کی افطاری کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔ اہل مدینہ کی سخاوت مثالی ہوتی ہے۔ عرب میں یہ رواج ہے کھانا اکیلے نہیں کھاتے بلکہ اہل خانہ کے علاوہ ملازمین اور مہمانوں کو کھانے کے وقت ساتھ شامل کر لیا جاتا ہے۔ کھانا فرش پر کھلایا جاتا ہے۔

ماہ رمضان میں مسجد نبویؐ میں افطاری کا سامان مہیا کیا جا رہا ہے

marfat.com

اہل مدینہ نے مسجد نبویؐ میں افطار کا سامان رکھا ہوا ہے روزے دار افطاری کے اعلان کے منتظر ہیں

marfat.com

مسجد نبویؐ میں افطاری کا سامان ٹرالی پر لایا جارہا ہے

مسجد نبویؐ میں افطاری کا سامان لایا جارہا ہے

marfat.com

مسجد نبویؐ میں ماہ رمضان میں افطاری کا سامان روزے داروں کے آگے رکھ دیا گیا ہے

مدینہ منورہ مسجد نبویؐ کے ایک دروازہ کے قریب مسواک تسبی دیگر اشیاء

marfat.com

عالم اسلام ایک مرکز پر مسجد نبوی میں جمعۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

سال 2002ء ماہ نومبر کی 29 تاریخ راقم نے مسجد نبویؐ میں آخری جمعۃ الوداع کی نماز ادا کی۔ آج سعودی عرب کے علاوہ اسلامی ممالک میں ہفتہ وار تعطیل تھی۔ پورا عالم اسلام جمعۃ الوداع کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد نبویؐ میں اُمڈ آیا۔ مسجد نبویؐ میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ جمعۃ الوداع کی نماز ادا کرنے والے مسلمان مرد و زن آج سفید کپڑوں میں ملبوس نہا دھو کر خوشبو لگا کر مسجد نبوی میں داخل ہوتے، ہے تاکہ مسجد کے اندر جگہ مل سکے۔ آخری جمعۃ الوداع کے موقع پر مسجد نبویؐ میں حج سے زیادہ رش تھا۔ اس موقع پر بوڑھے جوان، بچے عورتیں دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کے لئے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوئے۔ مسجد نبویؐ میں بارہ بجکر پانچ منٹ پر اذان جمعہ ہوتی ہے۔ بارہ بج کر پندرہ منٹ پر خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اور ساڑھے بارہ بجے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے۔ امام کعبہ نیت سے پہلے صفیں سیدھی کر لیں کا اعلان کرتے ہیں خطبہ میں عالم اسلام کے لئے خصوصی دعا مانگی جاتی ہے۔ یہ خطبہ حکومت کی جانب سے تحریر شدہ ہوتا ہے جو سعودی عرب کی تمام مساجد میں پڑھا جاتا ہے۔ خطبہ کا متن ایک ہی ہوتا ہے۔ اور بارہ بج کر

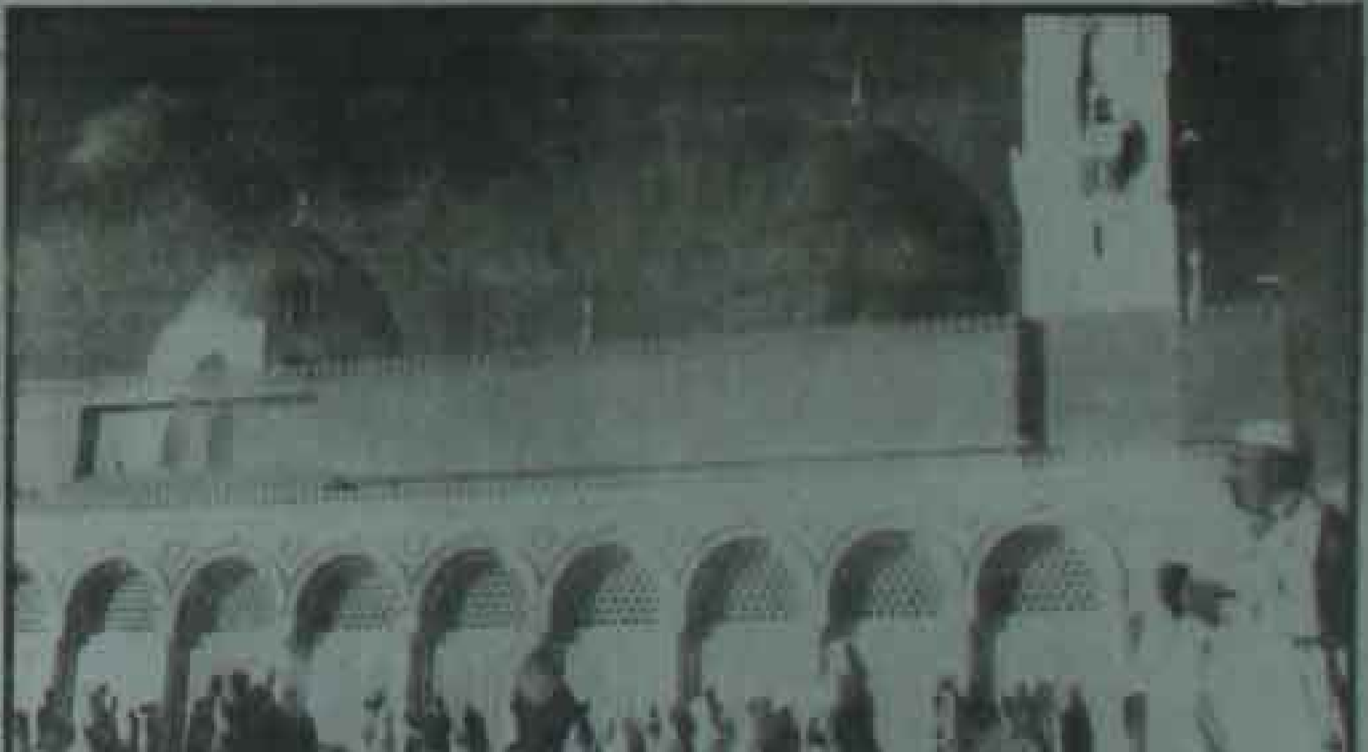

گنبد خضریٰ

marfat.com

پنتالیس منٹ پر نماز ختم ہو جاتی ہے۔ مسجد نبوی کے اندر اور باہر صحن چھت چھ لاکھ نمازیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مسجد کے صحن اور چار دیواری کے باہر نماز پڑھنے والوں کی تعداد بھی لاکھوں میں ہوتی ہے۔ راقم نے مسجد نبویؐ کے ہر کونے میں نمازیں ادا ادا کیں لیکن جمعۃ الوداع کی نماز مسجد نبوی کی چھت پر ادا کی۔ ان دنوں مدینہ منورہ میں دن گرم ہوتے ہیں لیکن جمعۃ الوداع کے موقع پر آسمان پر بادل چھا گئے۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے عبادت کرنے والوں کو سکون بخشتے رہے۔ مدینہ منورہ کے چاروں طرف پہاڑ ہیں لیکن جبل احد کے سلسلہ نے مدینہ منورہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ جبل احد کے بارے حضورؐ نے فرمایا مجھے جبل احد سے پیار ہے اور جبل احد کو مجھ سے پیار ہے۔ اللہ اکبر کی صدائیں جب پہاڑوں سے ٹکرا کر واپس آتی ہیں یہ منظر بھی نا قابل فراموش ہوتا ہے۔ جمعۃ الوداع کے موقع پر حکومت کی جانب سے خصوصی حفاظتی انتظامات کئے ہوتے ہیں۔ تمام دروازوں کے قریب حفاظتی عملہ کھڑا رہتا ہے۔ چار دیواری کے گیٹ بالخصوص عورتوں کے نماز

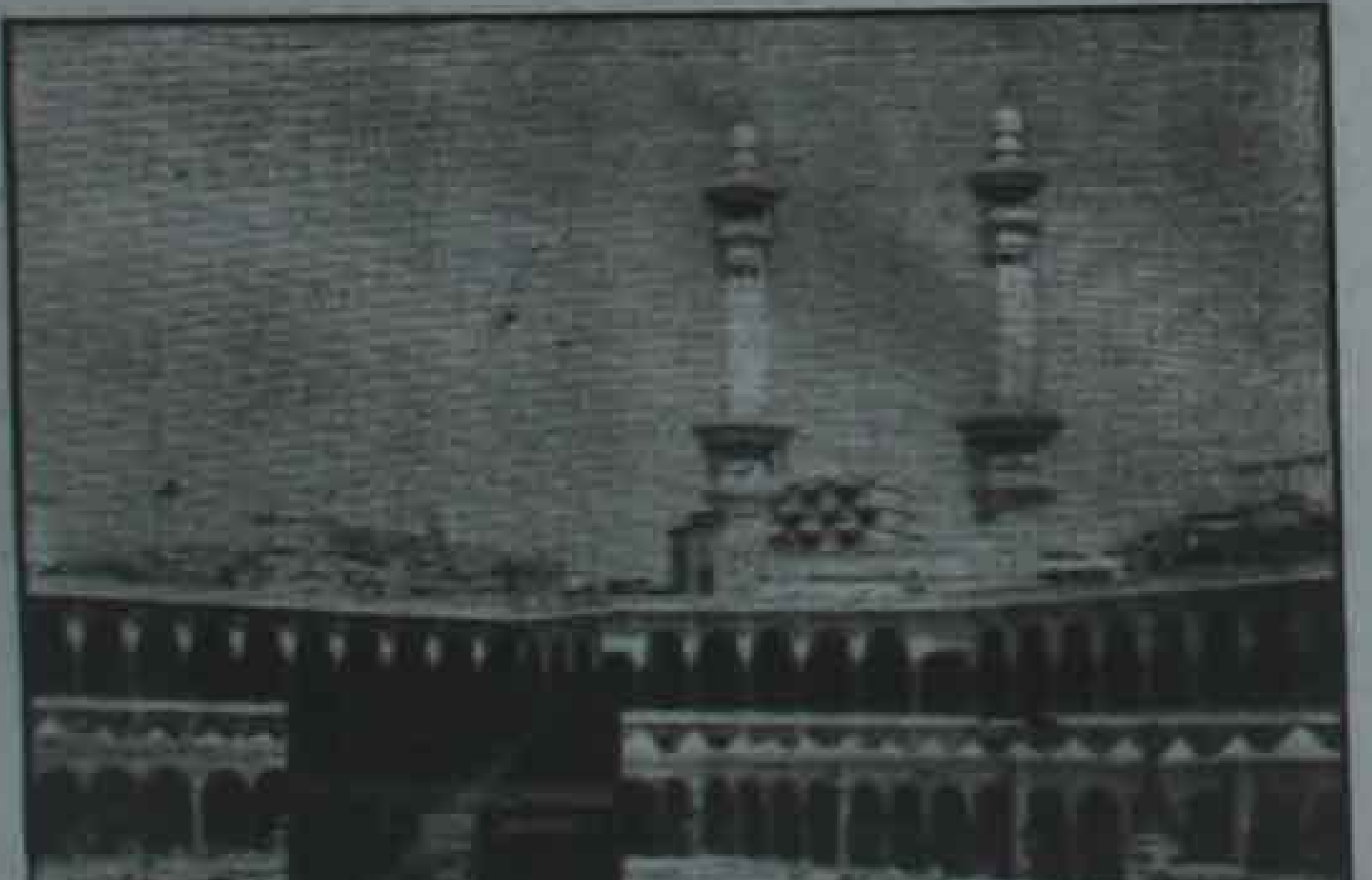

چاہ زم زم

marfat.com

ادا کرنے کی جگہ پر پولیس کا سخت پہرہ ہوتا ہے۔ مسجد کے اندر اور باہر عملہ صفائی بھی حرکت میں رہتا ہے۔ جہاں کہیں گندگی کا غذ دیکھا فوراً اُٹھا لیا۔ جمعۃ الوداع کے موقع پر لاکھوں انسان نظم وضبط کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ پیار محبت سے ملتے ہیں۔ عمرہ کرنے والوں کے علاوہ مقامی آبادی اور گردو نواح مسلمان ممالک کے مسلمان مسجد نبوی میں نماز جمعۃ الوداع ادا کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ سعودی عرب میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ سڑکیں جدید انداز میں بین الاقوامی معیار کے مطابق تیار کی گئی ہیں۔ ان سڑکوں کے ذریعے تمام شہروں سے رابطے ہیں۔ سفر آسان اور مختصر وقت میں طے ہو جاتا ہے۔ چاروں طرف سے زیر زمین گاڑیوں کے پارک بنائے گئے ہیں۔ بیشتر نمازی خوشبو بانٹتے ہیں۔ مسجد کے صحن اور چھت پر ایسا پتھر نصب کیا گیا ہے جو سخت گرمی میں ٹھنڈا رہتا ہے۔ سعودی حکومت نے خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی جدید تعمیر میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ حدیث مبارکہ ہے کہ مسجد نبویؐ میں ایک نماز ہزار نماز سے افضل ہے۔ جمعۃ الوداع کے موقع پر لاکھوں مسلمان اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔ دل کی گہرائیوں سے دعائیں مانگی گئیں۔ بارگاہ الٰہی میں یہ دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ خالی جھولیاں من کی مرادوں سے بھر دی جاتی ہیں۔ رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

راقم الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ حضور نبی اکرمؐ کے روضہ اقدس پر نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں

marfat.com

مسجد نبوی میں نماز تراویح کا روح پرور منظر

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مسلمان ملکوں کی مساجد نمازیوں سے بھر جاتی ہیں۔ اس مہینے میں اللہ کی بہت زیادہ عبادت کی جاتی ہے۔ تراویح کے علاوہ اعتکاف بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس بابرکت مہینے میں جو صاحب حیثیت مسلمان عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حاضری دیتے ہیں۔ ماہ رمضان میں دنیا بھر کے مسلمان ایک بار پھر ایک مرکز پر اکھٹے ہوتے ہیں۔ عمرہ ادا کرنے کے بعد ماہ رمضان میں یہاں بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ سعودی عرب کے گردونواح ممالک کے مسلمان تھوڑے سے اخراجات میں حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ انہیں معلم کی فیس ادا نہیں کرنا پڑتی نہ ہی یہ لوگ ہوٹلوں میں رہتے ہیں بلکہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے باہر صحن میں رات بسر کر لیتے ہیں۔ کھانے کا اہتمام بھی خود کرتے ہیں۔ افطاری کا سامان اور کھانا مفت مل جاتا ہے۔ افطاری سحری اہل مدینہ یا عمرہ پر آئے ہوئے صاحب حیثیت لوگوں کی طرف سے کرائی جاتی ہے۔ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں غسل وضو کرنے کی سہولتیں حاصل ہیں۔ ان سہولتوں کے میسر آنے سے غریب لوگ حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ ان ایام میں خانہ کعبہ اور مسجد نبوی نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی ہے۔ مسجد کے اندر باہر صحن کے علاوہ چاردیواری کے باہر ہر طرف نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں۔ ان ایام میں مسجد نبوی کا چوتھائی حصہ خواتین کے لئے وقف کر دیا جاتا ہے۔ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والی خواتین کی تعداد زیادہ ہونے پر جنت البقیع کے قریب جہاں اب توسیع ہو گئی ہے خواتین نماز تراویح ادا کرتی ہیں۔ امام سے آگے مسجد نبوی میں کافی جگہ خالی ہوتی ہے۔ امام سے آگے نماز ادا کرنے کی پابندی ہے بلکہ لاتعداد بورڈ کھڑے کر رکھے ہیں۔ امام سے آگے نماز ادا کرنے سے نماز باطل ہو جائے گی۔ مسجد نبویؐ میں رات کے وقت روشنی کا ایسا شاندار انتظام کیا گیا ہے کہ رات کو بھی یہاں دن کا سماں ہوتا ہے۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے مسلمان مرد اور خواتین جو اپنے ملکوں کا رنگ برنگی لباس پہنے مختلف بولیاں بولتے گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ ان میں نوجوان بچے بوڑھے ہر عمر کے مرد اور عورتیں ہوتی ہیں۔ نماز ادا کرنے کے بعد یہ لوگ اپنی

marfat.com

رہائش گاہوں کے قریب یا شاپنگ کے لئے بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں کچھ مقدس مقامات اور مساجد کی زیارت کے لئے چلے جاتے ہیں۔ اور نماز کے اوقات میں جہاں کہیں بھی ہوں اذان سے قبل ہی مسجد نبوی کا رخ کر لیتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد تراویح شروع ہو جاتی ہیں۔ حضور نبی اکرمؐ کے روضہ مبارک کے قریب نماز ادا کرنے کا منظر روح پرور ہوتا ہے جیسے آسمان سے نور کی برسات برس رہی ہو۔ جنت البقیع کی طرف سے آنے والی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے رات کا سماں امام صاحب کے قرآن پڑھنے کا انداز اور پہاڑوں سے ٹکرا کر گونجنے والی لہریں عجب منظر پیش کرتی ہیں۔ مسجد کے اندر باہر آب زم زم کے لاتعداد کولر پڑے ہوتے ہیں۔ افطاری کے بعد سحری سے پہلے ماحول ایسا ہوتا ہے جیسے اپنے ملک کی کسی مسجد میں نماز ادا کی جا رہی ہے۔ مسجد نبویؐ میں سوائے خواتین کے کسی جگہ جانے پر کوئی پابندی نہیں۔ گھومنے پھرنے کی آزادی ہے۔ اعتکاف پر بیٹھنے والوں کے لئے مسجد کا ایک حصہ مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ سحری افطاری کا کھانا سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ عام دنوں میں مسجد نبویؐ نماز عشاء کے بعد بند کر دی جاتی ہے لیکن اعتکاف کے ایام میں مسجد رات بھر کھلی رہتی ہے۔ اور عبادت کرنے والوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ بازار بھی ساری رات کھلے رہتے ہیں۔ نماز کے وقت دکانیں ہر قسم کا کاروبار بند رہتا ہے۔ یہاں آنے والا ہر شخص ایک دوسرے سے پیار محبت سے ملتا ہے۔ کبھی بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا صرف زبان کا ایسا مسئلہ ہے وہ ایک دوسرے سے گفتگو نہیں کر سکتے۔ مسجد نبویؐ میں تراویح کا روح پرور منظر اختتام رمضان تک جاری رہتا ہے۔ نمازی دن رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور رب تعالیٰ کی رحمت سے اپنی خالی جھولیاں بھر کر لوٹتے ہیں۔ نماز تراویح کے بعد ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دل کی گہرائیوں سے مانگنے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خالی جھولیاں امیدوں کے دامن سے بھر جاتی ہیں۔ رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے۔ گنہگاروں کی بخشش کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ مسلمان نئے عہد کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیرے احکام کی پابندی کریں گے۔ یہاں حاضر ہونے سے اعلیٰ ادنیٰ، آقا غلام، کالا گورا اور عربی عجمی کا فرق مٹ جاتا ہے۔ تمام مسلمان ایک اللہ، ایک قرآن، ایک رسول اور احکامات الٰہی کے تابع ہوتے ہیں۔ تیرے حضور پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

marfat.com

30 نومبر مسجد نبویؐ میں نماز فجر

تیری خیر ہووے پیرے دارا روضے دی جالی چم لین دے

مدینہ منورہ میں آٹھ روزہ قیام کے دوران چالیس نمازیں مکمل ہو چکی تھیں۔ 30 نومبر 2002ء کو مکہ مکرمہ روانہ ہونا ہے۔ آج ہمارا مدینہ منورہ میں قیام کا آخری دن ہے۔ آج سارا دن گنبد خضر کے سامنے اور ریاض الجنت میں نماز ادا کرنے میں گزارا۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران رات پہلی بارش ہوئی۔ نماز تہجد اور فجر کی نمازیں مسجد نبویؐ کے اندر ادا کیں۔ صبح کا پہر ہر طرف خاموشی مسجد نبویؐ کے امام صاحب کا قرآن پڑھنے کا انداز اتنا اچھا ہے. جی چاہتا ہے وہ قرآن پڑھتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔ مسجد نبوی میں ساؤنڈ سسٹم یعنی لاؤڈ سپیکر کی تنصیب جدید انداز میں کی گئی ہے۔ امام صاحب کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ صاف سنائی دیتا ہے۔ مسجد کے اندر لائیٹنگ کا نظام بھی بہت اچھا ہے۔ مسجد کے اندر دن کا سماں ہوتا ہے۔ نماز فجر ادا کرنے کے بعد راقم مسجد سے باہر نکلا۔ ہلکی اور باریک بوندیں پھوار پڑھ رہی تھی۔ صحن میں لگے روشنی کے میناروں کی طرف دیکھا۔ باریک بوندیں اس انداز سے گر رہی تھیں جیسے آسمان سے نور کی برسات ہو۔ راقم یہ منظر کافی دیر دیکھتا رہا۔ ابر کرم کی یہ ہلکی بوندیں جو مرے نزدیک نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جسم پر پڑھتی رہیں۔ اپنے آپ کو خوش قسمت انسان پایا کہ حضور اکرمؐ کے قدموں اور سبز گنبد کے قریب بوندیں بندہ گنہگار کے جسم میں جذب ہو رہی ہیں۔ 22 نومبر پہلی حاضری پہلی نظر گنبد خضریٰ پر پڑی۔ سبز

marfat.com

گنبد پر گرد وغبار دیکھی دل بے قرار ہوا۔ یہ گرد وغبار پلکوں سے صاف کروں۔ 30 نومبر بارش کی وجہ سے مسجد نبوی کا صحن، مسجد کو آنے والے راستہ صاف اور شفاف تھے۔ سبز گنبد کے سامنے بیٹھے کئی پہر گزر گئے کہ جنت البقیع کی طرف سے سورج کی کرنیں پھوٹیں۔ ٹیلی ویژن پر پڑھنے والی مشہور نعت سارے نبی تیرے در کے سوالی۔ کے بوال تیرے لبوں کی سرخی سحر میں سورج کی کرنیں سبز گنبد پر پڑیں۔ بارش کی وجہ سے گنبد خضریٰ کا نکھار دیکھا کروں دل باغ باغ ہوگیا۔ گویا گنبد خضریٰ سے نور برس رہا ہو۔ یہ منظر راقم مسجد نبوی میں پورا دن دیکھتا رہا۔ میں ہی نہیں ہزاروں عاشقان رسول گنبد خضرا کے سامنے عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہے۔ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھنے والوں کے لئے صحن میں بھی مناسب جگہ ہے۔ جالیوں کے سامنے عقیدت کا اظہار نہیں کرنے دیتے۔ صرف جالیوں کو ایک نظر دیکھنے، دھیمے الفاظ میں درود وسلام کہتے ہوئے گزرنے کی اجازت ہے۔ عالم لوہار نے کیا خوب کہا ہے تیری خیر ہووے پیرے دارا روضے دی جالی چم لین دے۔ باب جبرائیل کے سامنے کھڑا بھی نہیں ہونے دیتے۔ ہاتھ اٹھا کر عاجز دعا خیر، درود وسلام پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اب عاشقان رسول ﷺ مسجد نبوی کے صحن میں سبز گنبد کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں۔ یہ آنسو جھولی میں گرتے رہتے شاید یہ آنسو قبول ہو جائیں اور حضور ﷺ کے قدموں میں حاضری قبول ہو جائے۔

حجاج کرام فارغ وقت میں خریداری کر رہے ہیں

marfat.com

سلام اس پر جس نے بادشاہی میں فقیری کی

عالم اسلام میں امراء بادشاہوں اور شہنشاہوں کے محل دیکھ کر حیرت گم ہو جاتی ہے۔ کیا اس کا نام اسلام ہے۔ راقم نے حج اور عمرہ کے دوران مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور جدہ میں سمندروں پہاڑوں، شہروں میں شاہوں کے محل دیکھے۔ بلکہ مکہ مکرمہ حرم پاک کے قریب پہاڑ پر جو محل تعمیر کیے گئے ہیں اور خانہ کعبہ سے بلندی پر ہیں۔ ارض مقدس میں شاہوں کے اتنے شاندار عظیم الشان محل ہیں کہ جن میں دنیا جہاں کی آسائش موجود ہے۔ ان محلوں میں دنیا کا مہنگا ترین میٹریل استعمال ہوا ہے۔ عالم اسلام میں محلات تعمیر کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور دوسرے شہروں میں امراء کے تعمیر کردہ محل شاہوں جیسے ہیں۔ حالانکہ انسان اس دنیا میں مختصر سی زندگی گزار کر مالک حقیقی سے جا ملتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص ستر سال عمر پاتا ہے اس میں بیس سال وہ شعور کو پہنچتا ہے بقیہ پچاس سالوں میں وہ پچیس سال رات کو نیند میں گزار دیتا ہے۔ بقیہ پچیس سال وہ مال و دولت اکٹھی کرنے اور محلات تعمیر کرنے میں گزار دیتا ہے۔ ایک بندہ خدا کسی مرد قلندر کے حضور حاضر ہوا۔ عرض کی لاکھ پتی ہوں دعا کریں کروڑ پتی بن جاؤں۔ مرد قلندر نے فرمایا کروڑ پتی بن سکتے ہو صرف ایک شرط ہے قریب ایک چھوٹی سی

marfat.com

بستی ہے۔اس بستی کے ہر گھر کے دروازہ پر دستک دے کر پوچھنا ہے کیا اس گھر میں موت آئی ہے۔ بندہ خدا اس بستی کے ہر گھر دستک دی یہی جواب ملا موت آئی۔ والد، والدہ، دادا، دادی، نانا، نانی، پھوپھی، خالہ، بھائی دیگر رشتہ دار فوت ہو چکے ہیں ہر گھر سے موت کی صدا سن کر بندہ خدا پر ایسا اثر ہوا مرد قلندر کے حضور حاضر ہو کر عرض کی میں مال و دولت چھوڑ کر اللہ کی راہ میں جا رہا ہوں۔ یہی فلسفہ زندگی ہے۔ اللہ کے نیک بندے اس لئے دعا کو طلاق دے کر کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کی زندگیاں آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں۔ راقم نے حجاز مقدس میں عالی شان محل دیکھے لیکن جب حضور نبی اکرام کا محل جس میں اب دفن ہیں دیکھا آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ فتح مکہ کے وقت ہزاروں مربع میل رقبہ آپ کے قدموں میں تھا۔ لیکن آپ نے ایک چھوٹی جھونپڑی میں رہنا پسند فرمایا۔ اس لئے ہم حضور کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ سلام اس پر جس نے بادشاہی میں فقیری کی۔ آپ کے جلیل القدر صحابہ کرام کی ساری زندگیاں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت سلیمان فارسیؓ، حضرت بلالؓ اور کئی صحابہ کرام آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سادگی کی ایسی مثالیں قائم کر گئے جن کا ذکر رہتی دنیا تک رہے گا۔ گورنر اعلیٰ عہدوں خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود سادگی کا دامن نہیں چھوڑا۔ آپ نے اپنی حرم سراؤں کے لئے جو مکانات تعمیر کئے وہ سادگی کا نمونہ تھے آپؐ کی بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ دنیا کے خزانے قدموں پر نچھاور ہو رہے ہیں۔ شہنشاہ کونین کا اعزاز حاصل ہونے کے باوجود فقر و زہد آپ کا سرمایہ افتخار تھا

کسریٰ کا تاج روندنے کو پاؤں تلے
اور بوریا کھجور کا گھر میں بچھا ہوا

آپؐ نے اپنی حرم سراؤں کے لئے جو محلات تیار کرائے وہ کھجور کی شاخوں، پتوں اور کچی اینٹوں سے بنے ہوئے تھے۔ مدینہ طیبہ میں جلوہ افروز ہونے کے بعد آپ نے سب سے پہلے اللہ کا گھر تعمیر کیا۔ اس سے فارغ ہو کر امہات المومنین سیدہ سودہؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے مکانات بنوائے۔ بعد ازاں جب کوئی خاتون حرم نبوی میں داخل ہوتی تو اس

-marfat.com

کے لئے علیحدہ حجرہ بنوالیا جاتا۔ اس طرح آپؐ کی ازواج مطہرات کے حجرے تعمیر ہوئے۔ ازواج مطہرات کے حجرے مسجد شریف کے جنوب، مشرق اور شمال میں واقع تھے۔ حضرت عمران بن ابی انسؓ کہتے ہیں کہ چار حجرے کچی اینٹوں کے جن کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی جبکہ پانچ حجرے صرف مٹی اور کھجور کی ٹہنیوں کے تھے ان کے دروازوں پر کمبل یا ٹاٹ کے پردے لٹکے ہوئے تھے۔ پردے تین ساڑھے چار فٹ لمبے ڈیڑھ فٹ چوڑے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ غزوہ دومۃ الجندل میں مصروف تھے تو اس دوران ام المومنین سیدہ ام سلمیٰؓ نے اپنا حجرہ کچی اینٹوں سے بنوایا۔ رسول اللہؐ واپس تشریف لائے تو پہلی نظر اسی پر پڑی۔ آپؐ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے بڑے ادب سے عرض کیا اس سے لوگوں کی نظروں سے

مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
پہاڑ کے دامن میں یہ مسجد اس مقام پر تعمیر کی گئی ہے جہاں روایات کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طائف والوں کی ایذا رسانی کے بعد کچھ دیر ستانے کے لئے ٹھہرے تھے۔

marfat.com

پردہ پوشی ہو جائے گی۔ لیکن آپ ؐ نے فرمایا ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا بے شک جس بری چیز پر مسلمان کا مال خرچ ہوتا ہے وہ تعمیر مکان ہے۔ تمام حجرات کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دو دروازے تھے ایک مغرب کی طرف مسجد میں اور دوسرا شمال کی طرف تھا۔ حضرت عائشہ کے دروازہ کا ایک ہی کواڑ لکڑی کا تھا دوسرے حجروں کے کواڑ نہیں تھے۔ سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی مسجد نبوی شریف کی متصل کچھ جائیداد تھی جو بوقت ضرورت آپ کی نذر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سیدہ فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ عنہا سمیت تمام حجرے انہی کی اراضی پر تعمیر ہوئے۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حجرات کی ترتیب اس طرح تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد کے جنوب مشرق میں تھا۔ آپ کا روضہ اطہر جلوہ نما ہے۔ اس کے متصل جنوب کی طرف قبلہ والی دیوار کے ساتھ سیدہ سودہ اور سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہما کے مکانات تھے۔ جبکہ سیدہ ام سلمیٰ، سیدہ ام حبیبہ، سیدہ زینب، سیدہ جویریہ، سیدہ میمونہ اور سیدہ زینب بنت جحش ؓ کے مکانات شمال کی طرف واقع تھے۔ یہ شاہی محلات جن میں سے ہر ایک ۱۵ فٹ لمبا ۹ فٹ چوڑا تھا اور چھت اتنی اونچی تھی کہ آدمی آسانی سے چھو لیتا تھا۔ جیسا کہ حضرت حسن بن ابی الحسن البصری بیان کرتے ہیں۔ جب میں بالغ ہونے کے قریب تھا تو اپنی والدہ خیرہ ؓ جو سیدہ ام سلمیٰ ؓ کی کنیز تھیں کے ساتھ ان حجروں میں جاتا تھا میں بآسانی چھت کو چھو لیتا تھا۔ ان حجروں میں رات کو روشنی کرنے کے لئے چراغ تک نہیں ہوتا تھا۔

الشیخ ابراہیم رفعت پاشا امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حجروں کی کیفیت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ آپ کا حجرہ مبارکہ جو بیعت عائشہ ؓ کے نام سے شہرت رکھتا تھا۔ مسجد شریف کے جنوب مشرقی کونے میں تھا۔ اس کے جنوب میں سیدہ حفصہ ؓ کا حجرہ تھا۔ ان دونوں کے درمیان ایک تنگ سا راستہ تھا اس طرح جنوب میں محراب نبوی ؐ کے برابر تک، مشرق میں باب النساء کی طرف اور شمال میں باب النساء اور باب الرحمۃ کے مابین منبر نبوی ؐ کے محاذات تک حجرے بنے ہوئے تھے۔ حجرہ عائشہ ؓ کے سوا کوئی بھی حجرہ مسجد کے ساتھ

marfat.com

ملا ہوا نہیں تھا۔ سیدہ فاطمۃ الزاہرا ؓ کا عقد جب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
ساتھ ہو گیا تو انہوں نے مسجد نبوی سے کچھ فاصلہ پر مکان لیا۔ حضور اقدس ﷺ کی چاہت
تھی کہ وہ ہمارے قریب رہیں اس لئے اپنے مکان میں منتقل کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا لیکن
حضرت فاطمۃ الزاہرا ؓ نے عرض کیا کہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے ہمارے لئے
مکان کی جگہ حاصل کر لی جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ انہوں نے پہلے ہی ہمیں بہت زیادہ
اراضی دی ہے۔ مزید طلب کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے مگر جب سیدنا حارثہؓ کو اس
بات کا علم ہوتو وہ خود حاضر خدمت اقدس ہو کر عرض کرنے لگے کہ میرا مال و دولت آپ ہی
کا ہے جو چیز آپ قبول فرما لیتے ہیں میرے نزدیک ترکہ میں چھوڑنے سے بدرجہا بہتر
ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے انہیں خیر و برکت کی دعا سے نوازا اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے
حجرہ کے قریب شمال میں اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزاہرا ؓ کے لئے ایک قطعہ اراضی
حاصل کر لیا اور اس طرح سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی مسجد کے متصل تمام جائیداد
امہات المومنین کو پیش کر دی۔ سیدہ فاطمۃ الزاہرا ؓ کے حجرہ میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ
کی طرف ایک کھڑکی تھی جس سے رحمت عالم ﷺ ان کی اور ان کے اہل و عیال کی خبر گیری
فرمایا کرتے تھے۔ حضور انور ﷺ کے وصال کے بعد سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا

طائف کی ایک خوبصورت مسجد: پس منظر میں وہ پہاڑ نظر آ رہے ہیں جن کے متعلق روح القدس حضرت جبرائیل علیہ
السلام نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اگر آپ فرمائیں تو ان پہاڑوں کو آپس میں ملا دیا جائے اور یہ
موذی ... کی شفقت اور رحمت نے اسے گوارا نہ فرمایا۔

marfat.com

حجرہ سیدہ عائشہ صدیقہ کو ہبہ کر دیا تھا اور سیدہ عائشہؓ سے وہ حجرہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ اسی ہزار درہم میں خرید لیا تھا لیکن سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہؓ کی قابل رشک فیاضی کا کیا کہنا جنہوں نے اسی وقت خطیر رقم غربا و مساکین میں بانٹ دی اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔ حضرت عطا خراسانیؒ کا بیان ہے کہ جس وقت ولید بن عبدالمالک کی طرف سے امہات المومنین کے مبارک حجروں کو منہدم کر کے مسجد نبوی میں داخل کرنے کا حکمنامہ مدینہ منورہ میں پڑھا گیا۔ میں وہاں موجود تھا اس بات سے اہلیان مدینہ کو سخت صدمہ پہنچا اور وہ زار و قطار رونے لگے۔ ان لوگوں کا رونا اس قدر رقت انگیز اور دل دوز تھا کہ میں نے کبھی کسی کو اتنی شدت سے روتے نہیں دیکھا۔ اس موقع پر سیدنا سعید بن المسیبؒ کہہ رہے تھے واللہ مری دلی چاہت تھی کہ ان مقدس حجروں کو اپنے حال پہ چھوڑ دیا

جسے چاہا در پر بلا لیا زمان کھوکھر روضہ رسولؐ کے قریب نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہے

marfat.com

جاتا تاکہ مدینہ منورہ میں آئندہ پیدا ہونے والے اور اطراف واکناف سے آنے والے مسلمان ان کی زیارت سے مشرف ہوتے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زہد و تقویٰ اور سادگی سے عبرت حاصل کرتے اور انہیں مال کی کثرت اور باہم فخر کرنے سے نفرت ہوتی۔ حضرت عمران بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد نبوی شریف میں چند معززین کی جماعت دیکھی جس میں سیدنا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوامامہ بن سہل اور خارجہ بن زید وغیرہ شامل تھے وہ لوگ امہات المومنین کے مکانات گرائے جانے کے دل دوز وجگر سوز واقع پر آنسوؤں کی ندیاں بہا رہے تھے۔ ان کی اشک بہار آنکھوں نے داڑھیوں کو تر کر دیا تھا اور سیدنا ابوامامہ فرما رہے تھے کاش یہ لوگ ان مکانات کو اسی حال میں چھوڑ دیتے۔ انہیں منہدم نہ کرتے۔ آئندہ آنے والی نسلیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرتیں اور ان کے دل میں تعمیرات کی نفرت اور سادگی کا جذبہ پیدا ہوتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے پناہ غنائم سے نوازا تھا۔ ان کی زندگی کتنی سادہ اور بے تکلف تھی۔ امہات المومنین کے تمام حجرے بشمول حضرت فاطمۃ الزاہرا کے حجرہ کے سیدنا عمر بن عبدالعزیز نے منہدم کر کے مسجد نبوی میں شامل کر دیئے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مکانات بھی کچے، سادہ اور بے تکلف تھے لیکن ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر قرآن مجید کی

طائف میں وہ غار جہاں رسول اکرم نے زخمی ہونے کے بعد آرام فرمایا

marfat.com

تلاوت، نماز اور عبادت کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا تھا جس کی وجہ سے انوار و برکات سے معمور تھے۔ حضور اقدس ﷺ اکثر ان مکانوں کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ غیر مسلم مورخین نے بھی اس تمدنی پسماندگی کا تذکرہ کیا۔ جیسا کہ ڈاکٹر گستاؤلی بان لکھتا ہے مدینہ میں مکانات تراشیدہ پتھروں کے ہیں جن کے درمیان فاصلہ نہیں ہے۔ تمام مکان جڑے ہوئے ہیں۔ کچھ مکان دو منزلہ بھی ہیں۔ سڑکوں اور گلیوں میں پتھروں کا فرش ہے۔

روضہ رسول کا باب جبرائیل سے داخل ہونے پر دکھائی دینے والا حصہ

عتبہ کا باغ جہاں حضور ؐ نے آرام فرمایا تھا

marfat.com

حضور نبی اکرم ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں

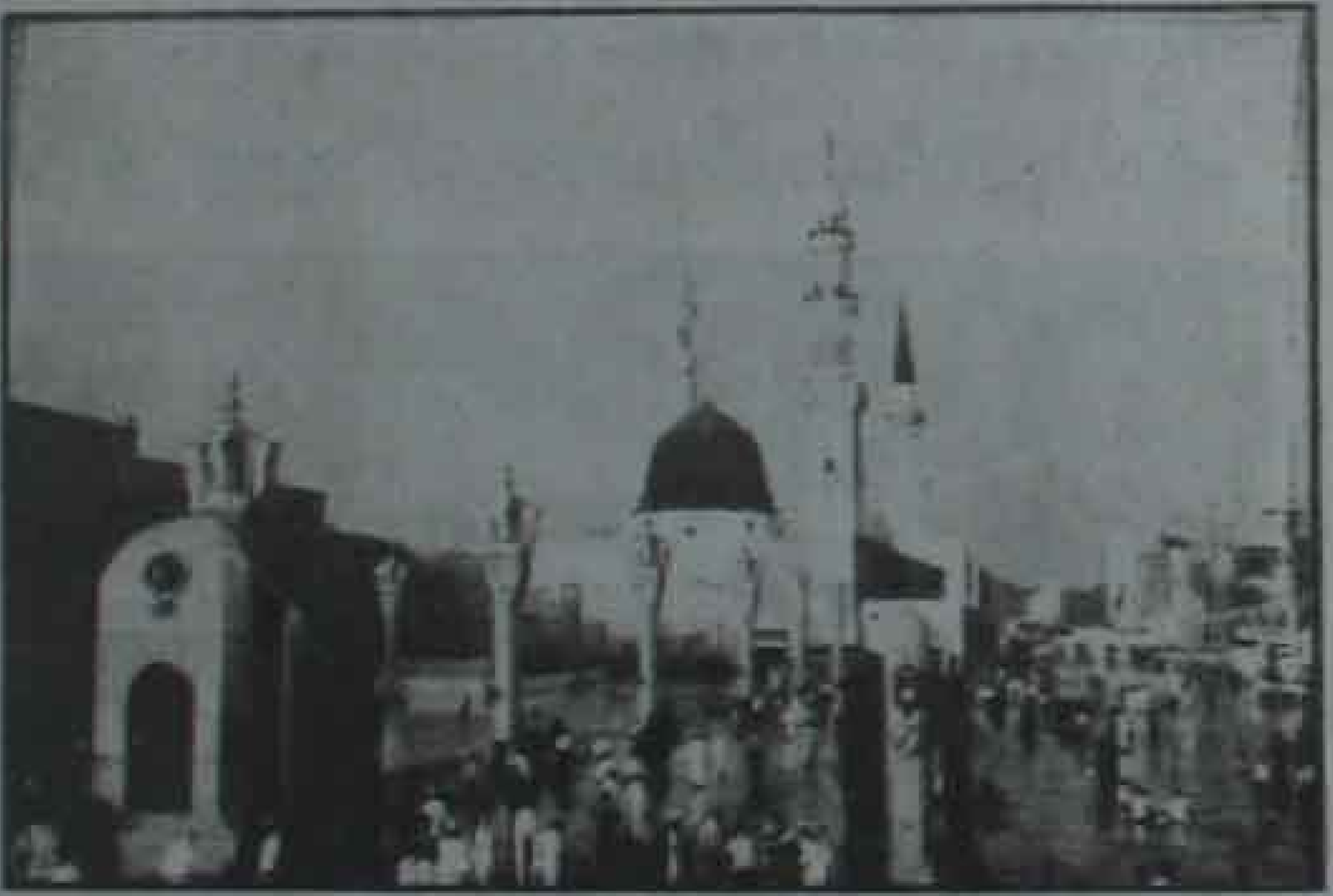

میرے آقا مدنی سرکار ﷺ کی زندگی کے ایک ایک پہلو پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے ان کی زندگی کا ہر لمحہ انسان کو غور و فکر دیتا ہے جب مسلمان ان کی تعلیمات پر کاربند رہے فتح اور کامرانی ان کے قدم چومتی رہی اعلیٰ و ادنیٰ کا فرق مٹا دیا گیا چھوٹے اور بڑے کو ایک ہی صف میں کھڑے کر دیا۔ اس کی ایک مثال حج کے موقع پر میدان عرفات میں دیکھی جا سکتی ہے بادشاہ وقت کروڑ پتی اور غریب مسلمان ایک لباس میں خدا کے حضور جمع ہوتے ہیں سر کے بال بھی خوبصورتی کا باعث ہوتے ہیں ان بالوں کو بھی اتار دینے کا حکم ہے۔ مساوات محمدی کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کتاب شان محمد ﷺ از میاں عابد احمد میں غیر مسلم نے آپ ﷺ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر ڈی رائٹ کے بقول۔ محمد ﷺ اپنی ذات اور قوم کے لیے نہیں، بلکہ دنیائے ارضی کے لیے ابر رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں۔ جس نے احکام خداوندی کو اس عمدہ طریقہ سے انجام دیا ہو۔ ہارٹ میکائیل نے اپنی تحریر کردہ کتاب میں ان لفظوں میں خراج تحسین پیش کیا۔ قارئین میں سے ممکن ہے کچھ لوگوں کو تعجب ہو کہ میں نے دنیا جہاں کی موثر ترین شخصیات میں محمد ﷺ کو سر فہرست کیوں رکھا ہے اور مجھ سے وجہ طلب کریں گے۔ حالانکہ یہ

marfat.com

ایک حقیقت ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں صرف وہی ایک انسان ایسے تھے جو دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب کامران اور سرفراز ٹھہرے۔ جارج برنارڈ شانے کیا خوب کہا۔ موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمدﷺ اس دنیا کے حکمران رہنما بنیں۔ کارلائل کے مطابق۔ عرب کو یہی نور اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لایا۔ عرب کو اسی کے ذریعے پہلے پہل زندگی ملی۔ بھیڑوں بکریوں کے چرانے والے لوگ جو ازل سے صحراؤں میں بے کھٹکے، بے روک ٹوک گھومتے پھرتے تھے کہ ایک ہیرو پیغمبرﷺ ان کی طرف بھیجا گیا ایک پیغام کے ساتھ جس پر وہ ایمان لا سکتے تھے اور پھر سب نے دیکھا کہ جو کسی کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہ رکھتے تھے دنیا بھر کے لیے قابل ذکر بن گئے۔ کاونٹ ڈی یولین ویلیز خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔ محمدﷺ نے اپنا جو مذہبی نظام قائم فرمایا وہ نہ صرف یہ کہ ان اپنے ساتھیوں کی عقل وفہم کے مطابق تھا اور اس ملک میں پائے جانے والے رسم ورواج اور ان کے ساتھیوں کے جذبات سے ہم آہنگ تھا بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ عام انسانی حالات ونظریات سے بھی ایسی مناسبت وہم آہنگی رکھتا تھا کہ جس کے نتیجہ میں تمام انسانوں کی نصف آبادی نے اسے قبول کیا اور یہ سب کچھ چالیس سال سے بھی کم عرصہ میں ہو گیا۔ پنڈت شیونرائن لکھتے ہیں۔ وحشی جنگجو عربوں کو وحدت کی لڑی میں پرونے اور ایک زبردست قوم کی صورت میں کھڑا کر دینے کے لیے ایک عظیم انسان کا ظہور ہوا۔ اندھی تقلید کے کالے پردے پھاڑ کر اس نے تمام قوموں کے دلوں پر واحد خدا کی حکومت قایم کی۔ داور مجاعص نے کیا خوب کہا۔ دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر زمانہ میں ایک نئے مذہب، ایک نئے فلسفے، ایک نئی شریعت، ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی جنگ کا قانون بدل دیا اور ایک نئی قوم پیدا اور ایک نئی طویل مدت والی سلطنت قائم کر دی لیکن ان تمام کارناموں کے باوجود وہ امی اور ان پڑھ تھے وہ کون؟ محمد بن عبداللہ عرب اسلام کا پیغمبر!۔ لیورنارڈ لکھتے ہیں۔ عظیم محض اس لیے نہیں کہ وہ ایک روحانی پیشوا تھے۔ انہوں نے ایک عظیم ملت کو جنم دیا اور ایک عظیم سلطنت قائم فرمائی، بلکہ ان سب سے بڑھ کر ایک عظیم عقیدہ کا پرچار کیا اس کے علاوہ اس لیے بھی عظیم تھے کہ وہ اپنے آپﷺ سے بھی مخلص اور وفادار تھے۔ اپنے

marfat.com

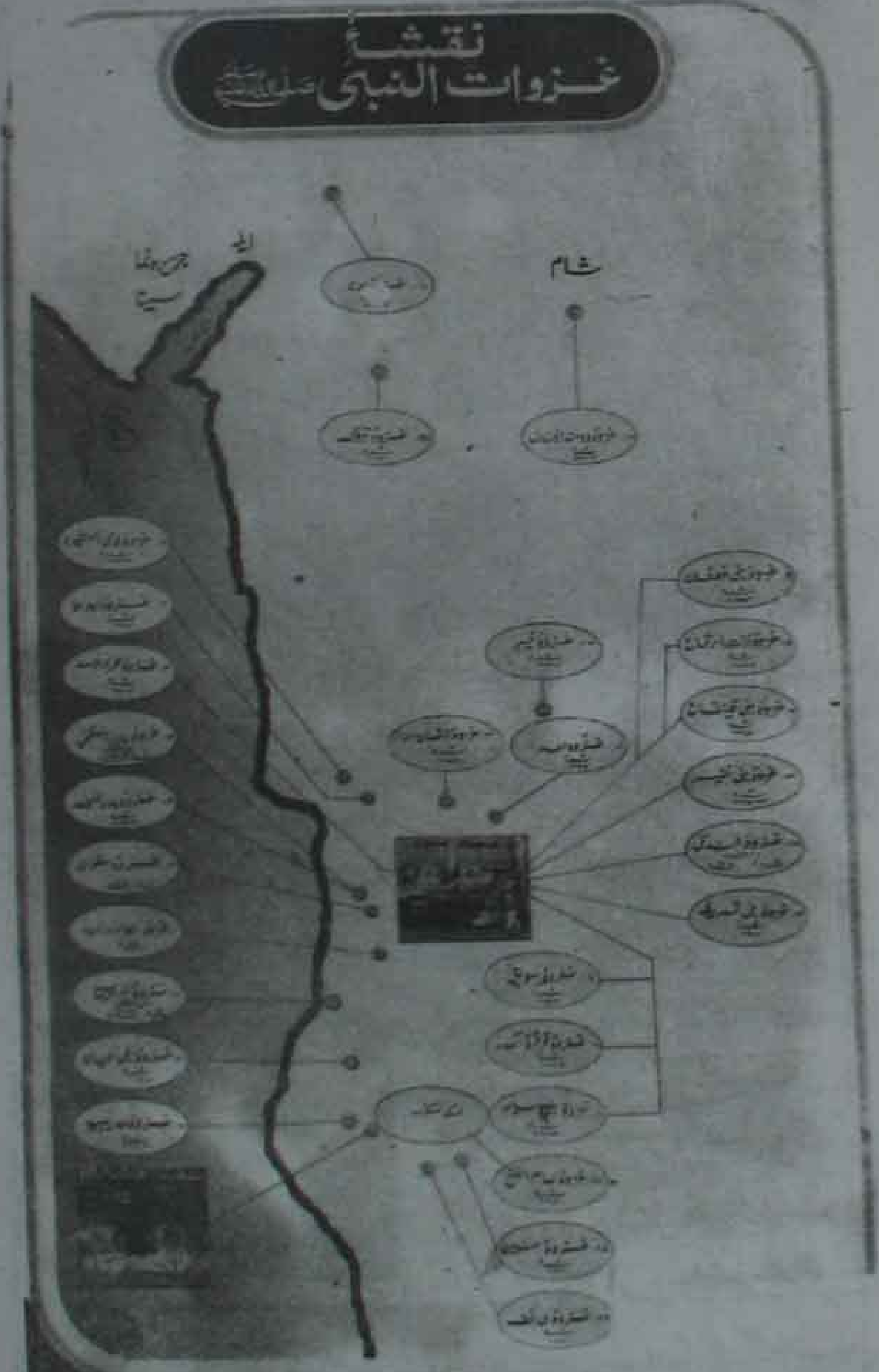

marfat.com

قوم سے بھی مخلص تھے اور اپنے اللہ سے بھی مخلص اور وفادار تھے۔کی جانب سے ظہور پذیر ہوا۔ مسٹر ہولڈ رین کے مطابق۔ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کو ہی یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں دیگر مذہب میں نہیں پائی جاتیں۔ ڈاکٹر لیبان نے کیا خوب کہا۔ تمام مسلمان اپنے مذہب کو ان دو چھوٹے جملوں میں بیان کرتے ہیں جن کا اختصار اور جن کی جامعیت حیرت انگیز ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ جوزف تھامسن مفکر کے مطابق۔ ایک معمولی عقل و سمجھ کا مسلمان بھی جہاں جاتا ہے۔ محمد ﷺ کی تعلیمات اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جو دوسروں پر ضرور اثر کرتی ہیں پانچ وقت اسلام کے حکم کا نعرہ (اذان) بلند ہوتا ہے اور وہ سر جو پہلے پتھروں اور حیوانوں کے آگے جھکا کرتے تھے اب خدائے واحد کے آگے جھکتے ہیں اسلام نے نبی نوع انسان کے معیار اخلاق کو بے حد بلند کر دیا ہے۔ مقالہ نگار انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد ﷺ سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔ سوامی برج نرائن سنیاسی درست موازنہ کیا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے ایک جنگ بھی جارحانہ نہیں کی۔ بلکہ ہر ایک موقعے پر مدافعانہ لڑائی لڑنے پر آپ ﷺ کو مجبور کیا گیا۔ لالہ مہر چند بڑے لفظوں میں لکھتے ہیں۔ ہر چند کہ بانی اسلام ﷺ کی ذات والا صفات سراپا شفقت تھی اور اگر بانی اسلام ﷺ کے بس میں ہوتا تو سرزمین عرب میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرنے پاتا۔ غرض جو لڑائیاں ہوئیں۔ نہایت مجبوری کی حالت میں ہوئیں۔ گمن دانشور کے مطابق۔ ان سے پہلے کوئی پیغمبر ﷺ اتنے سخت امتحان سے نہ گزرا تھا جیسا کہ محمد ﷺ کیوں کہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہوتے ہی انہوں نے اپنے آپ کو سب سے پہلے ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جو انہیں سب سے زیادہ جانتے تھے۔ ڈیون پورٹ زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کر کے کہا محمد ﷺ کو بلا شک وشبہ اپنے مقصد کی سچائی پر یقین تھا ان کا مشن نہ تو بے بنیاد تھا اور نہ فریب دہی اور جھوٹ پر مبنی تھا بلکہ اپنے مشن کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں نہ کسی لالچ یا دھمکی کا اثر قبول کیا اور نہ زخموں اور تکالیف کی شدتیں ان کی راہ کی رکاوٹ بن سکیں۔ وہ سچائی کی تبلیغ مسلسل کرتے رہے۔ ڈاکٹر ای اے فری مین۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد ﷺ بڑے پکے اور سچے دیانت دار مصلح تھے۔ موتی لال ماتھر نے کہا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے توحید کی ایسی تعلیم دی جس ہر قسم کے

marfat.com

باطل عقائد کی بنیادیں ہل گئیں۔ لامارٹن فلسفانہ انداز میں کہا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے قربان گاہوں کو، خداؤں کو، دین و مذہب کے پیروکاروں کو، خیالات اور افکار کو، عقائد و نظریات کو، بلکہ روحوں تک کو بدل ڈالا۔ پھر صرف ایک کتاب کی بنیاد پر، جس کا لکھا ہوا ہر لفظ قانون تھا۔ گبن یوں لکھتے ہیں۔ اسلام کے ذریعے محمد ﷺ نے دس سال کے اندر ہی عربوں کو شدید ترین نفرتوں، انتقامی جذبات، لاقانونیت، عورتوں کی ذلت، سود خوری، شراب خوری اور انسانی قربانیوں سے نجات دلائی شردھے پرکاش نے کہا۔ جس طرح دنیا میں اور بزرگ اپنے جلال اور بزرگی کا ایک مستحکم ستون قائم کر گئے ہیں۔ اسی طرح محمد ﷺ بھی اپنی فضیلت کا ایسا جھنڈا کھڑا کر گئے ہیں۔ کہ جو ہمیشہ کے لیے ان کی یادگار رہے گا۔ یعنی یہی اسلام کا پرچم، جس کے نیچے اس وقت کروڑں دنیا کے لوگ پناہ گزین ہیں اور ان کے نام پر جان دینے کے لیے مستعد کھڑے ہیں۔ یہ ان کی فضیلت کا بڑا عالی شان نشان ہے۔ ڈاکٹر ونسنٹ ٹوبی ڈیوس کے مطابق۔ اس کتاب قرآن مجید کی مدد سے عربوں نے سکندر اعظم کی اور روم کی سلطنتوں سے بڑی بڑی سلطنتیں فتح کر لیں۔ سر ولیم میور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ دنیا میں کوئی کتاب چودہ سو برس سے ایسی نہیں کہ اس کی عبارت اتنی مدت تک خالص رہی ہو۔ موسوا ذین ہلوبل نے کہا۔ جب ہم اس زمانے پر غور کرتے ہیں جس میں پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی نبوت ﷺ اور رسالت کا پرچم بلند کیا اور جس میں ایک ایسا کامل مجموعہ قوانین تیار کیا گیا ہے۔ جو دنیا کی ملکی، مذہبی اور تمدنی ہدایتوں کے لیے کافی ہے۔ پروفیسر ہوگ جرمن خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ میں نے محمد ﷺ کی اس تعلیم کو بغور پڑھا ہے جو انہوں نے خلق خدا کی خدمت اور اصلاح اخلاق کے لیے دی ہے۔ میری رائے ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی اسلام کی تعلیم کی ہدایتوں پر عمل کرے تو وہ بہت کچھ ترقی کر سکتا ہے۔ میرے خیال میں موجودہ زمانہ میں سوسائٹی کی اصلاح کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ اسلام کی تعلیم کو رائج کیا جائے۔ مسز اینی بسنٹ نے تحریر کیا۔ دنیا کی تاریخ گواہ ہے۔ وہ لوگ جو حضور ﷺ پر حملہ کرنے کے عادی ہیں دوہری جہالت میں مبتلا ہیں حضور ﷺ کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔ میجر آرتھر گلن لیونارڈ نے کیا خوب خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت محمد ﷺ نہایت عظیم المرتبت انسان تھے۔ اور ایک مفکر و رہنما تھے۔ لنڈ سے۔

marfat.com

محمد ﷺ ایک روحانی قوت کے مالک اور سچے رسول تھے مجھے اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ خدا سے ہمکلام ہوتے تھے اور سرچشمہ روحانیت سے ان پر وحی اترتی تھی۔ روسو بانی انقلاب فرانس نے کیا خوب کہا۔ حضرت محمد ﷺ ایک جچ دماغ رکھنے والے انسان اور بلند مرتبہ سیاسی مدبر تھے انہوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا۔ بلبل ہند سروجنی نائیڈو۔ نبی عربی ﷺ اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کرہ ارض پر پھیلنا تھا۔ ان کی تعلیم تمام انسانوں کی مساوات باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت تھی۔ ڈاکٹر جے ڈبلیو لیٹز نے تسلیم کیا کہ۔ محمد ﷺ خدا کے سچے نبی ہیں۔ اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔ بی ایس رندھاوا کی نظر میں۔ حضرت محمد ﷺ کو جتنا ستایا گیا اتنا کسی ہادی اور پیغمبر کو نہیں ستایا گیا ایسی حالت میں کیوں نہ محمد ﷺ کی بندوں کے ساتھ شفقت و مروت اور رحم دلی کی داد دوں۔ جنہوں نے خود تو ظلم و ستم کے پہاڑ اپنے سر پر اٹھا لیے مگر اپنے ستانے والے اور دکھ دینے والوں کو اف تک نہ کہا بلکہ ان کے حق میں دعائیں مانگیں اور طاقت واقتدار حاصل ہونے پر بھی ان سے کوئی انتقام نہیں لیا۔ پیشوائے اعظم بدھ مذہب مانگ تو تگ نے کیا خوب کہا۔ حضرت محمد ﷺ کا ظہور ہی نبی نوع انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا لوگ کتنا ہی انکار کریں مگر آپ کی اصلاحات عظمیہ سے چشم پوشی ممکن نہیں ہم بدھی لوگ حضرت محمد ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ گرونانک صاحب نے کہا خوب۔ پوجا پاٹ کام نہیں دے سکتی، چھوت چھات بیکار ہے جیو اشنان، ماتھے پر تلک لگانا کچھ کام نہ آئے گا۔ اگر کوئی کتاب کام آئے گی۔ تو وہ قرآن ہے۔ لالہ رام ورما ایڈیٹر اخبار تیج دہلی بڑے خوبصورت الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اسلام تلوار کا نہیں امن کا پیغام ہے۔ ارتھر گلیمن نے حضور اکرم ﷺ کے بارے کیا خوب کہا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ذاتی مفاد کی ہر علامت کو مٹا ڈالا اور ظالمانہ نظام سلطنت کو جڑ سے اکھاڑ دیا۔ پادری وال ریمس ڈیڈی کی نظر میں۔ قرآن کا مذہب امن وسلامتی کا مذہب ہے۔ ڈاکٹر لیبان (تمدن عرب)۔ قرآن کی فصاحت وبلاغت روز نئے نئے مسلمان پیدا کر لیتی ہے۔ رابندر ناتھ ٹیگور۔ وقت دور نہیں جب کہ قرآن اپنی

marfat.com

مسلمہ صداقتوں اور روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کرلے گا۔ ڈاکٹر گاڈ فری ہگنس کے مطابق۔ قرآن میں یہ عجیب خوبی ہے کہ وہ غریبوں کا غمخوار ہے۔ گاندھی جی نے کہا۔ مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کرنے میں ذرہ بھر تامل نہیں۔

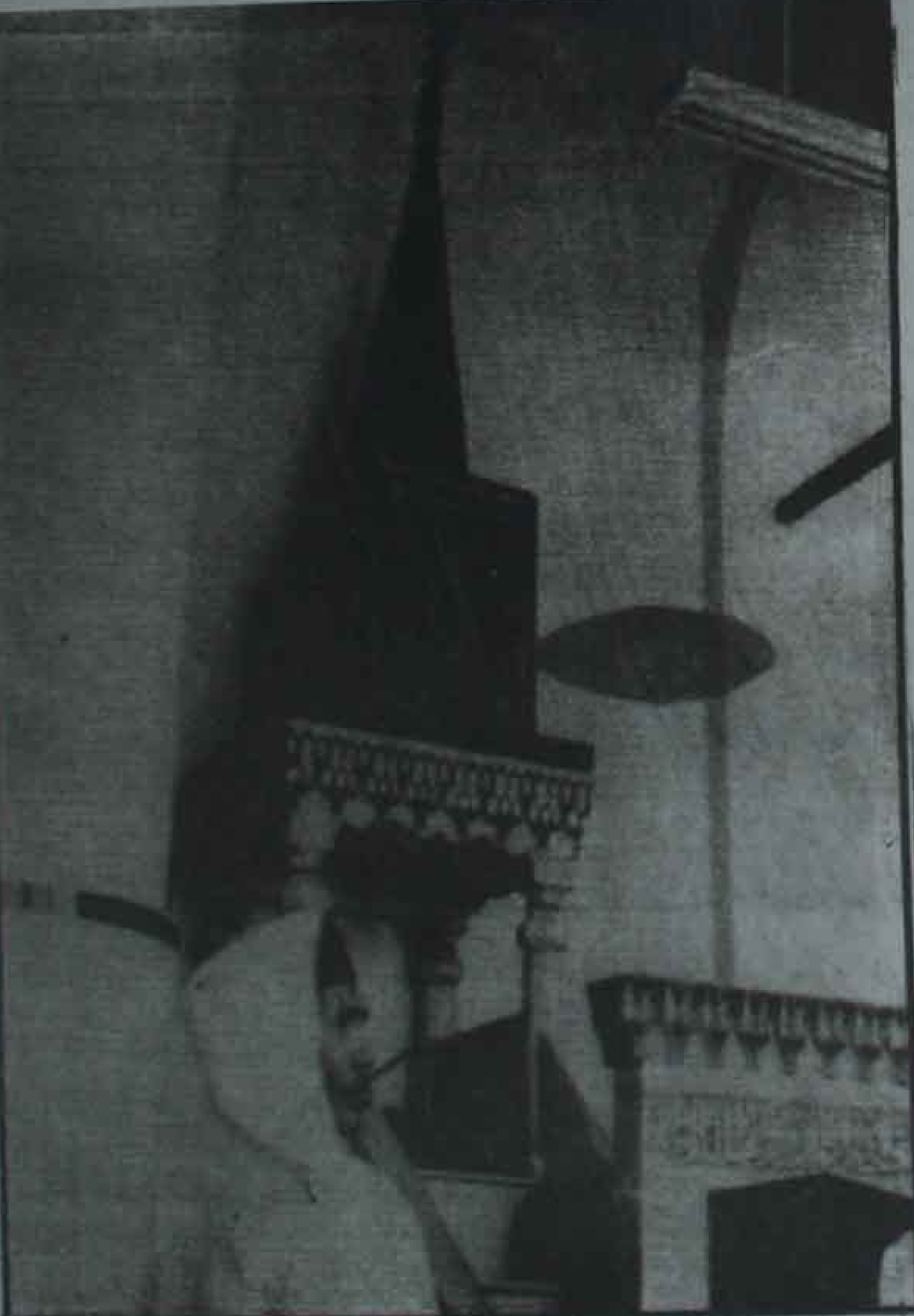

سلطان قائتبائی کے ۸۸۸ھ/۱۴۸۳ء میں بنے ہوئے سنگ مرمر کے منبر کی تصویر۔ یہ منبر ایک مسجد قباء میں موجود ہے۔

marfat.com

خانہ کعبہ اور مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کا عظیم الشان منصوبہ

سعودی حکومت کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے جس نے حرمین شریفین کی جدید تعمیر میں کوئی کسر نہیں چھوڑی خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ میں حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کو ہر قسم کی سہولت دی گئی ہیں اب تو خانہ کعبہ اور مسجد نبویؐ میں اتنی توسیع کر دی گئی ہے بیک وقت لاکھوں نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

عہد نبویؐ سے لے کر اب تک گذشتہ چودہ سال میں حرمین شریفین کی توسیع کے کئی منصوبوں پر عملدر آمد کیا گیا اور رسالت سے اب تک ہر دور میں حرمین شریفین کی توسیع کے کام برابر جاری ہے جس کا مقصد حجاج کرام کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانا ہے تا کہ حج بیت اللہ اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے والے آرام وسکون کے ساتھ فریضہ کی ادائیگی کر سکیں اور ان مقدس مقامات پر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جمع ہونے کا موقع مل سکے خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود کے دور حکومت میں حرمین شریفین کی جو توسیع دیکھنے میں آئی ہے وہ اپنی تاریخ کی سب سے بڑی توسیع ہے یہ توسیع جدید ٹیکنالوجی اور فن تعمیرات کے جدید ترین طریقوں پر کی گئی ہے جس میں الیکٹرونک آلات کمپیوٹر اور مختلف جدید علوم سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا ہے خانہ کعبہ کی توسیع کا یہ کام پچھلے چودہ سال میں تیسرا اضافہ ہے خانہ کعبہ کے مغربی سمت پچھتر ہزار مربع میٹر جدید اضافہ کے بعد اب حرم پاک کا کل رقبہ تین لاکھ 57 ہزار مربع میٹر ہو گیا ہے جہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے سعودی حکومت نے توسیع میں زبردست اضافہ کیا گیا ہے جس کی بناء پر عام دنوں میں چھ لاکھ 95 ہزار نمازی سہولت کے ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں رمضان المبارک اور ایام حج میں یہاں دس لاکھ سے زیادہ افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں جبکہ خانہ کعبہ اس سے قبل تین لاکھ 13 ہزار نمازیوں کی گنجائش تھی نئے اور بلند و بالا مینار بھی تعمیر کئے گئے اس طرح اب حرم پاک میں 9 مینار ہو گئے ہیں جن کی بلندی 98 میٹر ہے اس توسیع سے قبل ان میناروں کی بلندی اس سے کم تھی خانہ کعبہ کی عمارت چار منزلوں پر مشتمل ہے سب سے نچلے حصے میں بجلی کی مشینیں اور دوسرے مکینکل آلات نصب ہیں جن کے ذریعے پورے خانہ کعبہ میں بجلی کی فراہمی ایئر کنڈیشن کے لئے بجلی کی فراہمی، ہنگامی صورت میں کام

marfat.com

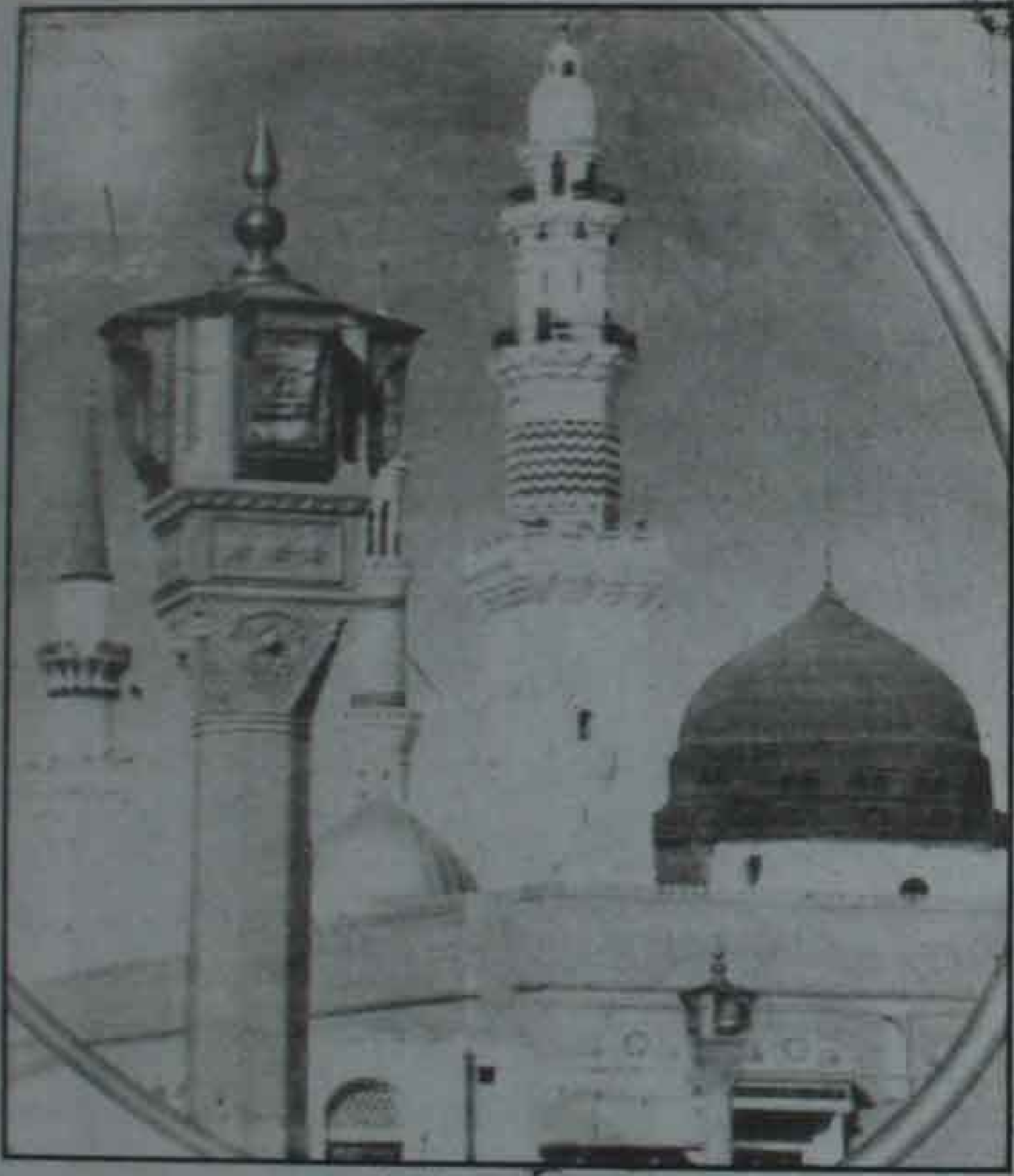

روضہ رسول کا ایک پرنور منظر

کرنے والے جنریٹر ڈیزل پاور سٹیشن اور ایئر کنڈیشننگ کے آلات شامل ہیں ٹی وی مانیٹرنگ ساؤنڈ سسٹم اور ٹیلی فون کے نظام کو بھی یہیں سے کنٹرول کیا جاتا ہے میکنیکی کاموں کے ضمن میں ایئر کنڈیشننگ کا زبردست نظام ہے جس میں ایک سیکنڈ میں 1755 مکعب میٹر ٹھنڈی ہوا تیار ہوتی ہے اس کے علاوہ معدنی پائپوں کے ذریعے پورے خانہ کعبہ میں ٹھنڈے زمزم کی سپلائی کا کام بھی یہاں سے انجام پاتا ہے۔ 1154 میٹر لمبی پائپ لائن کے ذریعے پورے حرم شریف میں ٹھنڈا زمزم فراہم کیا جاتا ہے حرم مکی شریف میں ایئر کنڈیشننگ کا مرکزی سٹیشن حرم شریف سے چھ کلومیٹر فاصلے پر کدی کے علاقے میں قائم کیا گیا ہے جہاں سے بڑے بڑے پائپوں کے ذریعے ٹھنڈی ہوا حرم پاک کے ایک خاص یونٹ میں لائی جاتی ہے وہاں سے ایک خاص مشین کے ذریعے یہ ٹھنڈی

marfat.com

ہوا حرم پاک کے ستونوں میں نصب خصوصی انتظام کے تحت عمارت کو ٹھنڈا کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے ٹھنڈی ہوا تیار کرنے والا یہ سٹیشن حرم پاک کے ایر کنڈیشنگ نظام کے لئے چالیس ہزار ٹن ٹھنڈی ہوا تیار کرتا ہے حرم پاک کی نئی توسیع میں ایک منزل پر 530 ستون ہیں جنہیں اعلیٰ قسم کے سنگ مرمر سے مزین کیا گیا ہے نئی توسیع میں بڑے بڑے دروازے کے علاوہ چودہ دوسرے دروازے ہیں اس طرح اب خانہ کعبہ میں داخلے کے لئے چار بڑے دروازے اور چالیس عام دروازے ہو گئے ہیں تہہ خانے میں جانے کے لئے دو بڑے راستے علیحدہ ہیں خانہ کعبہ کی توسیع کا کام یہیں پر ختم نہیں ہوا اس توسیع کا دوسرا بڑا حصہ زائرین کی سواریوں کی آمد و رفت اور حرم پاک کے نزدیک ان کے اترنے کی سہولت کے لئے سرنگوں کی تعمیر پر مشتمل ہے اب حجاج کرام اور معززین بڑے دروازے سے چند قدم کے فاصلے پر سواری سے اتر کر مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں 750 میٹر لمبی یہ سرنگ حارت الباب اشیکہ کے پل سے شروع ہوتی ہے سرنگ سے باہر آنے کے لئے عام سیڑھیوں کے علاوہ بجلی کے زینوں کا انتظام ہے اسی طرح سے اجیاد سڑک سے 165 میٹر لمبی ایک دوسری سرنگ تعمیر کی گئی ہے جو باب ملک عبدالعزیز سے کدی کی طرف جاتی ہے جہاں بسوں اور پرائیویٹ گاڑیوں سے آنے والے حجاج کے لئے اترنے کی سہولت ہے ان سرنگوں کی وجہ سے اب حرم پاک کے علاقے میں ٹریفک کا انتظام بہتر ہو گیا ہے۔ حرم نبوی کی توسیع کا خیال اس وقت آیا جب خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود 1403 ہجری میں مسجد نبوی کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اس وقت آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ مسجد نبوی شریف کی ارد گرد کی زمین سے استفادہ کیا جائے گا تاکہ مسجد رسول ﷺ کی زیارت کرنے والوں کو نماز کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم ہو سکیں چنانچہ مسجد نبوی کی توسیع مبارک کے کام کا آغاز اسی بنیادی خیال کو پیش نظر رکھتے ہوئے شروع کیا گیا نئی عمارت میں بجلی کی سیڑھیاں نصب کی گئیں تاکہ نمازی بغیر کسی مشقت کے مسجد کی چھت پر نماز ادا کر سکیں ان سیڑھیوں کی تنصیب سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مسجد نبوی کی چھت پر نمازیوں کی ایک بڑی تعداد با آسانی نماز ادا کر سکتی ہے مسجد نبوی کی اس نئی توسیع کے منصوبے کے مطابق مسجد کی موجودہ عمارت متصل تین اطراف یعنی مشرق شمال اور

marfat.com

مغرب کی جانب 82 ہزار مربع میٹرز مین پر جدید عمارت کی تعمیر کی گئی ہے جہاں ایک لاکھ 67 ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں نئی عمارت اور پرانی عمارت کی چھتوں کو اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ وہاں 90 ہزار نمازی آسانی کے ساتھ بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں یعنی اب مسجد نبویؐ میں بیک وقت دو لاکھ 87 ہزار نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں مسجد کے تہہ خانے میں بجلی کی فراہمی کی جدید ترین مشینیں نصب کی گئی ہیں یہیں سے مسجد نبویؐ کے ایر کنڈیشننگ نظام، ساؤنڈ سسٹم اور دوسری اہم خدمات کے لئے الیکٹرونک سسٹم قائم کئے گئے ہیں مسجد نبویؐ کی توسیع کے نئے منصوبے کے تحت ستائیں خودکار گنبد نصب کئے گئے جو چار میٹر بلند خوبصورت ستونوں پر قائم ہیں اگر نمازی زیادہ ہوں اور تازہ ہوا کی ضرورت ہو تو یہ کھل جاتے ہیں حسب ضرورت انہیں بیک وقت یا انفرادی طور پر کھولا یا بند کیا جا سکتا ہے مسجد نبویؐ کی نئی توسیع کے تحت مسجد میں داخلے کے لئے سات بڑے دروازے بنائے گئے ہیں ہر بڑے دروازے کے ساتھ پانچ دروازے تھوڑے فاصلے پر بنائے گئے ہیں جنوب میں بھی دو بڑے دروازے اور ان کے نزدیک تین دروازے ہیں شمال میں شاہ فہد نامی بڑے دروازے کے اوپر سات گنبد اور اس کے دونوں جانب ایک ایک مینار ہے ہر مینار کی لمبائی

مسجد نبویؐ شاہ فہد کے دور کی جدید تعمیر 1996ء میں مکمل ہوئی یہ عمارت خوبصورت جلال و جمال کا حسین امتزاج ہے۔

marfat.com

104 میٹر اس طرح مسجد نبوی میں اب کل دس مینار ہو گئے ہیں جن میں سے چھ نئی توسیع کے تحت تعمیر کئے گئے ہیں پرانے میناروں کی لمبائی 72 میٹر ہے مسجد نبوی کی نئی توسیع کے نقش ونگار میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ وہ پہلی سعودی توسیع کے نقش ونگار سے ہم آہنگ ہوں اس میں اسلامی فن تعمیر کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے اسی طرح سے دروازوں ستونوں اور کھڑکیوں کی تزئین کاری کے وقت بھی اسلامی فن تعمیر اور نقش ونگار کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے دروازے میں استعمال ہونے والی لکڑی پر تانبے کا کام اس خوبصورتی سے کیا گیا ہے کہ ان کا حسن دوبالا ہو سکتا ہے اسی طرح مسجد کے ستون کو خوبصورت نقش ونگار کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قسم کے فانوسوں سے آراستہ کیا گیا ہے مسجد نبوی میں روشنی اور آواز کا نظام اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ مسجد کی نگہداشت کا سارا نظام خودکار انداز سے ہوتا ہے نگرانی کے لئے ٹی وی کیمرے اس طرح نصب کئے گئے ہیں کہ مسجد کے صحن اور اندرونی حصوں پر یکساں نظر رکھی جا سکتی ہے پوری عمارت میں ایسی مشینیں اور آلات نصب کئے گئے ہیں کہ جو خدانخواستہ کسی بھی حصے میں آگ لگنے پر فوراً نشاندہی کر سکتے ہیں مسجد نبوی کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے مسجد سے 7 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک عظیم الشان پلانٹ تعمیر کیا گیا ہے جہاں سے بڑے بڑے پائپوں کے ذریعے ٹھنڈی ہوا کی ترسیل مسجد نبوی کی عمارت تک کی جاتی ہے سات پائپوں کے ذریعہ ٹھنڈا پانی مسجد نبوی کے اندر نصب پینے کے پانی کے نلکوں میں فراہم کیا جاتا ہے بجلی کی فراہمی کے لئے چھ انجنوں والا جنریٹر فراہم کیا گیا ہے جو 25 میگا واٹ بجلی پیدا کرتا ہے نمازیوں کی سہولت کے لئے سرنگوں کا انتظام کیا گیا ہے یہ سرنگیں مسجد سے کار پارکنگ میں نکلتی ہیں باب السلام جانے والے راستے کو چوڑا کر دیا گیا ہے اس کے سامنے والے میدان کو خوبصورتی سے کافی وسیع کر دیا گیا ہے

marfat.com

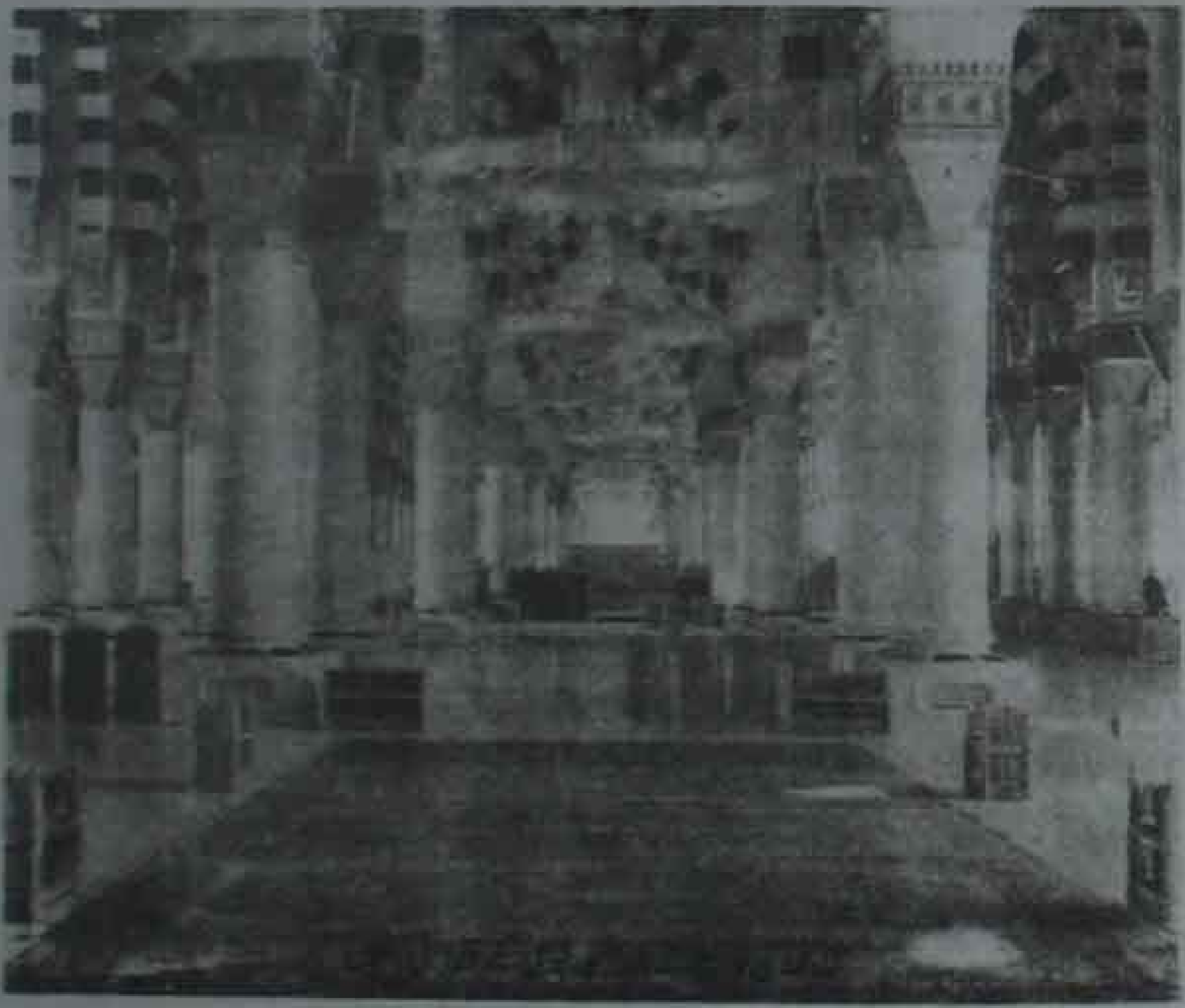

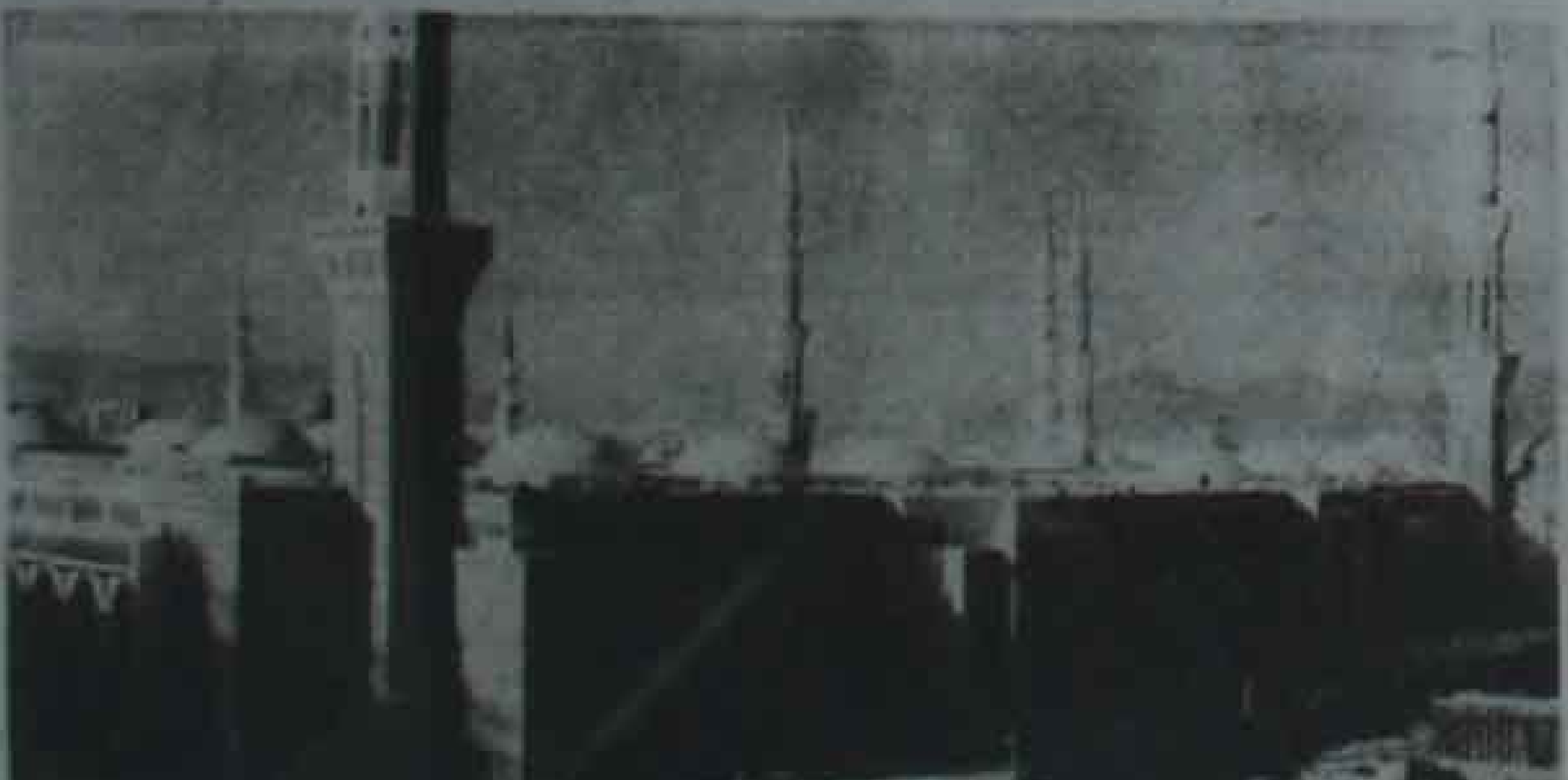

مسجد نبویؐ کے دروازے

marfat.com

مسجد نبوی کا اندرونی منظر

marfat.com

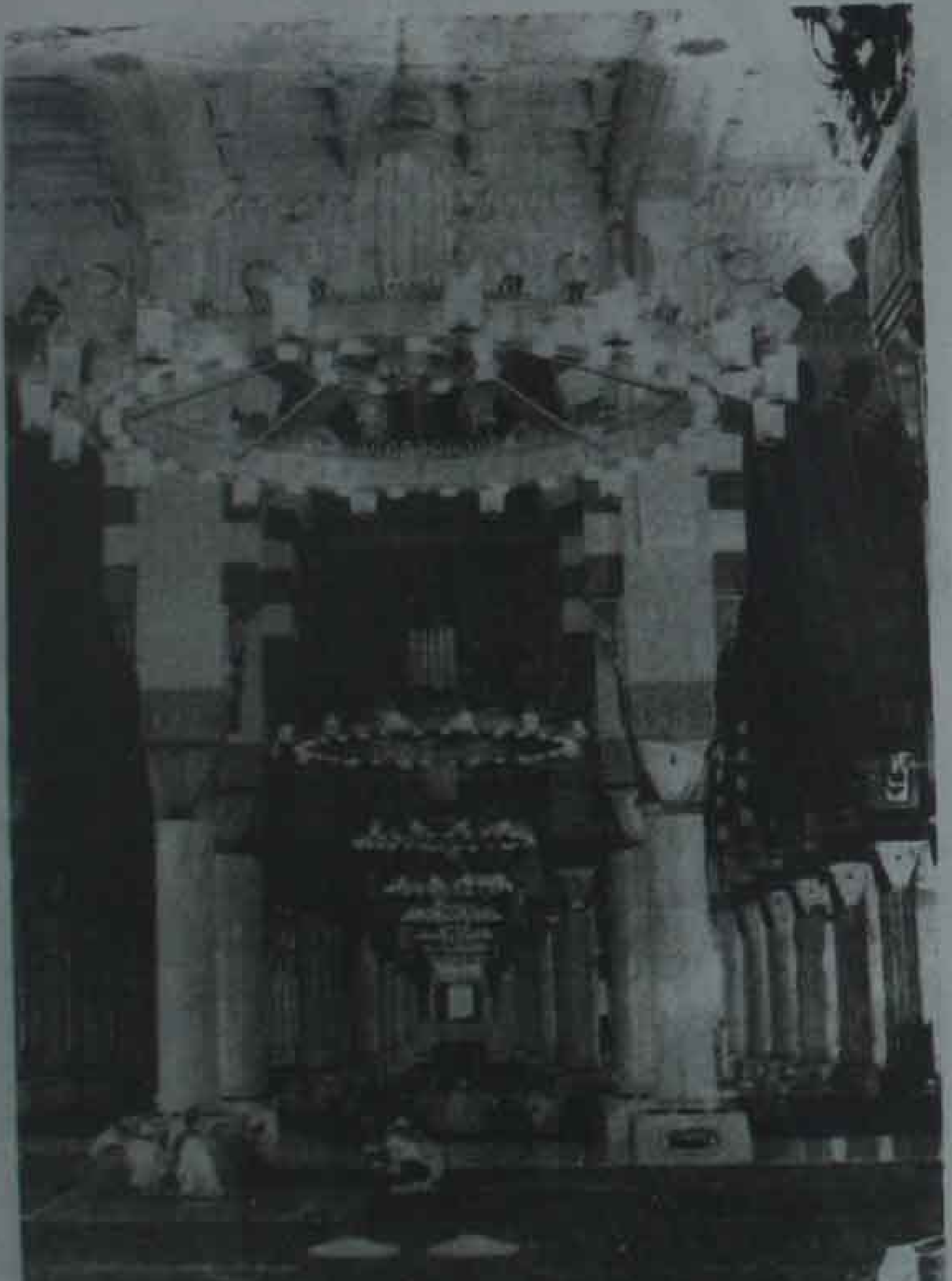

مسجد نبوی کا اندرونی منظر

marfat.com

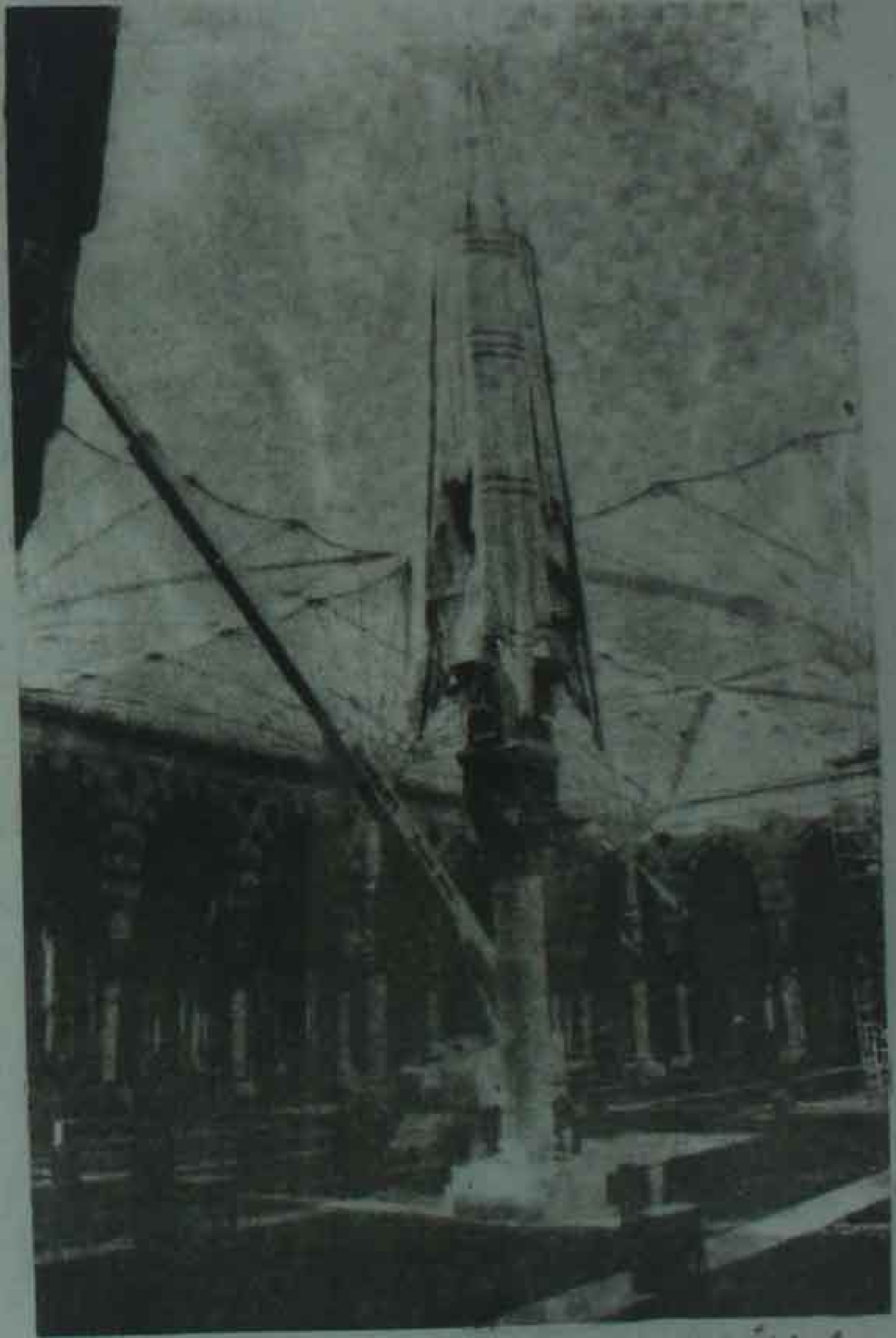

مسجد نبویؐ بوقت ضرورت سائے کے لئے چھتریاں کھول دی جاتی ہے

marfat.com

مسجد نبویؐ کے دروازے

مسجد نبویؐ کے تین اطراف وسیع عریض خوبصورت شاندار صحن ہے حج اور رمضان المبارکؐ کے ایام میں جب مسلمانوں کا رش بڑھ جاتا ہے جب مسجد نبویؐ نمازیوں سے بھر جاتی ہے تو بیشتر نمازی صحن میں نماز ادا کرتے ہیں صحن میں ایک لکیر کھینچی گئی ہے اس کے ساتھ رسی باندھی ہے اس سے آگے نماز ادا نہ کریں نمازیوں کی تعداد بڑھ جائے تو برقی زینہ کے ذریعے چھت پر نماز ادا کرنے کی سہولت دی گئی ہے مسجد نبوی کی چھت پر نماز ادا کرنے کا منظر روح پرور ہوتا ہے ٹھنڈی ہوا سورج کی شعائیں امام مسجد کی آواز پہاڑوں سے ٹکرا کر عجب سماں پیدا کرتی ہے مسجد نبوی کے تین اطراف سنہری اور خوبصورت دروازے ہیں ان دروازوں کے قریب چاق چوبند عملہ حفاظتی فرائض سرانجام دیتا ہے ان ابواب میں داخلہ کے وقت ممنوع اشیاء بیگ گھٹڑی اٹیچی کیس بستر کھانے پینے کی اشیاء ساتھ لے جانے کی سخت ممانعت ہوتی ہے زنانہ ابواب میں مردوں کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے عورتوں کے لئے مسجد نبویؐ کے صحن میں حد بندی کی ہوئی ہے عورتیں زیادہ وقت مسجد نبویؐ میں گذارتی ہیں نماز کے علاوہ تلاوت قرآن پاک کرتی ہیں موقع ملے تو باتیں بھی ضرور کرتی ہیں ان کی

مسجد نبویؐ کے دروازوں کا ایک نقشہ

marfat.com

اور بچوں کی باتوں کی آواز دور دور تک سنائی دیتی ہے حج اور عمرہ کے دوران مدینہ منورہ میں آٹھ روز قیام کرنا ہوتا ہے اور چالیس نمازیں ادا کرنی ہوتی ہیں راقم نے مدینہ منورہ میں حج اور عمرہ کے دوران چالیس نماز ادا کیں ہر نماز مختلف ابواب میں داخل ہو کر ادا کی کبھی صحن میں نماز ادا ہو جاتی امام صاحب کے بالکل قریب بھی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی مسجد نبویؐ میں کتب خانہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا یہاں نادر اور نایاب قلمی نسخے دستیاب ہیں جن کی زیارت کر کے ایمان تازہ ہو جاتا ہے مسجد نبویؐ کے صحن میں مسلمان ممالک کے علماء کرام اپنے ہمراہ آئے ہوئے حجاج کرام زائرین کو درس تدریس دیتے ہیں مختلف ممالک سے آئی ہوئی مسلمان عورتیں کی ٹولیاں بھی مسجد نبویؐ کے صحن میں عبادت کرتی ہے افریقی ممالک کی بیشتر عورتوں کے پاس صرف کپڑے اور معمولی سا سامان ہوتا ہے سامان مسجد کے اندر لے جانے کی اجازت نہیں ہوتی یہ عورتیں صحن مسجد نبویؐ میں شب بسر کر لیتی ہیں در پردہ صحن مسجد کی بیرونی دیوار کے ساتھ کھانا بھی پکا لیتی ہیں مسجد نبویؐ کے اندر داخلے کے لئے تقریباً چالیس ابواب ہیں ان سب پر نام کے علاوہ نمبر بھی درج ہیں چھ خودکار رو زینے اس سے الگ ہیں اس کے علاوہ سڑک پر بنے ہوئے خارجی ابواب بھی ہیں جو مسجد کے احاطے کو ظاہر کر رہے ہیں مسجد نبویؐ کے ابواب کے نام یہ ہیں۔ باب اسلام، باب جبرئیلؑ، باب مکہ، باب جنت البقیع، باب الرحمت، باب بدر، باب احد، باب قباء، باب ہجرہ، باب ابوبکرؓ

مسجد نبوی شریف کی قدیم لائٹیں

marfat.com

، باب عمر فاروقؓ، باب عثمانؓ، باب علیؓ، باب سلطان عبدالمجید (ترکی)، باب ملک السعود، باب ملک فہد، باب ملک عبدالعزیز، باب ابوذرؓ، باب بلالؓ، باب النساء، باب جبریئل: یہ حضور پاک ﷺ کے روضہ اقدس سے قریب ترین باب ہے اب یہاں آپ کا روضہ ہے نبی پاک ﷺ کی حیات مبارکہ میں یہ حضرت عائشہ کا حجرہ تھا جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتی تو متعدد روایات میں آیا ہے کہ حضرت جبریئل اسی باب سے اللہ کا پیغام لے کر آیا کرتے تھے اس باب کی تنصیب کی بناء پر یہ جگہ یعنی باب جبریئل ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا ہے اب ہر حاجی اور زائر اس جگہ کی زیارت بڑی عقیدت سے کرتا ہے اسی لیے اس دروازے کو باب جبریئل کہا جاتا ہے اس کے دوسری جانب باب اسلام ہے جس کے بارے میں بھی متعدد روایات ہیں کہ مسجد نبویؐ میں داخلے کے لئے اگر باب اسلام کو استعمال کیا جائے تو زیادہ افضل ہے خواتین کے لئے پردے کا شرعی حکم ہے لہٰذا اس شرعی حکم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے لئے علیحدہ باب النساء بنایا گیا ہے۔ جو انہیں ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہوئے ریاض الجنۃ تک لے جاتا ہے۔ ریاض الجنۃ تک پہنچے خواتین کی باتوں کی آواز دور تک سنائی رہتی ہے۔

مسجد نبویؐ میں غسل خانے اور طہارت خانہ

marfat.com

حضور اکرمؐ کے روضہ مبارک کا روضہ مبارک

باب جبرائیل ۔ باب جنت البقیع

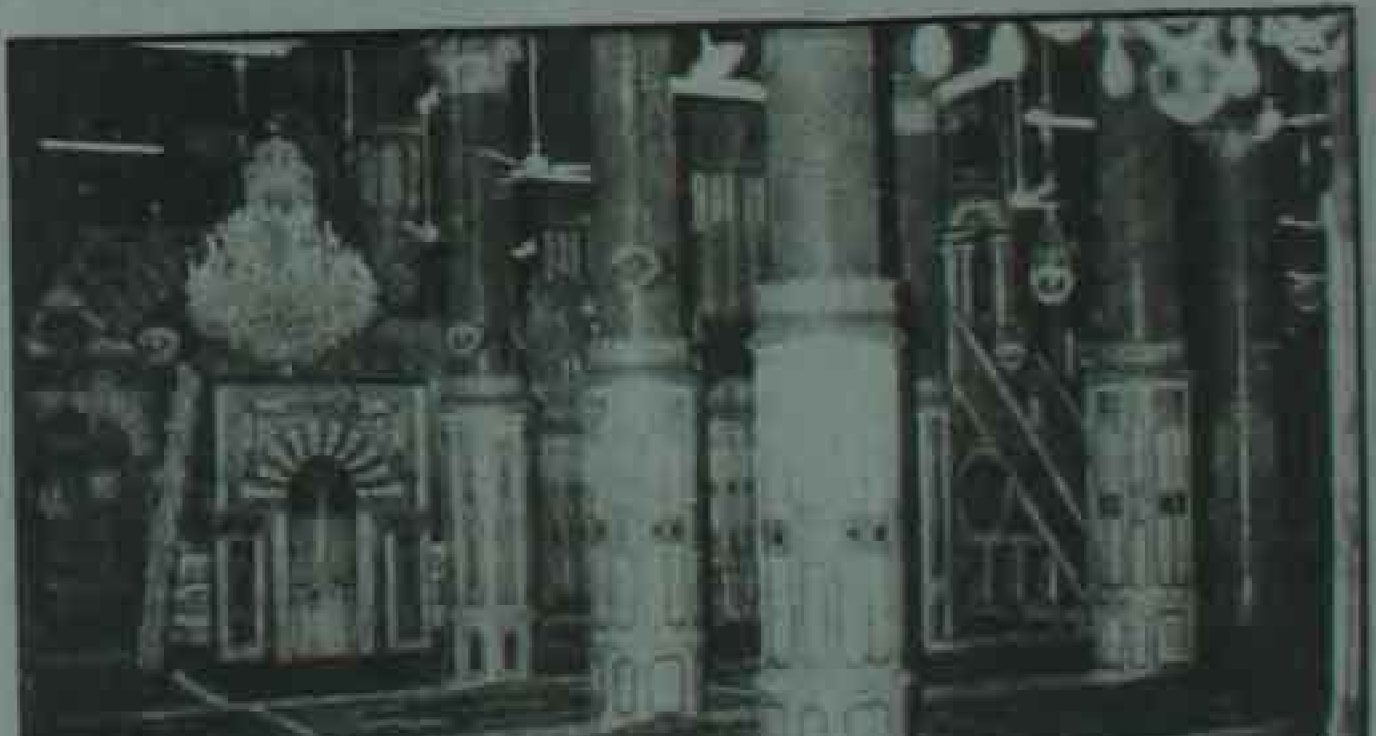

سلطان عبدالمجید عثمانی کے خصوصی حکم سے ترکی عہد کی خوبصورت تعمیر 1265ھ 60-1848 تک
جاری رہی باب مجیدی اس تعمیر کی یادگار ہے

marfat.com

مدینہ منورہ کے مقدس مقامات پر حاضری

مدینہ منورہ کے ذرہ ذرہ سے مسلمانوں کو پیار ہے۔ یہاں لاتعداد قدیمی، تاریخی اور روحانی مقامات ہیں۔ ان میں زیادہ تر کے نشان ان کی تاریخ مٹادی گئی ہے۔ مورخہ 26 نومبر سن دو ہزار کو میاں سعید پگانوالہ کے دوست محمد رفیق نے زیارات مقدسہ پر حاضری کا پروگرام بنایا وہ نماز ظہر کے بعد محمد شفیق کے ہمراہ گاڑی لے کر آ گئے۔ راقم کے علاوہ میاں محمد سعید پگانوالہ ڈاکٹر سید طاہر عباس زیارات مقدسہ کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ محمد شفیق مدینہ منورہ کے قدیمی، تاریخی اور روحانی مقامات کے بارے بہت علم رکھتے ہیں۔ مسجد نبوی کے قریب مسجد ابو بکرؓ، مسجد عمر خطابؓ، مسجد غمامہ، مسجد عثمانؓ اور مسجد بلالؓ دیکھنے کے بعد وہ ہمیں مسجد جمعہ لے گئے۔ مسجد جمعہ میں آپؐ نے پہلا جمعہ پڑھا۔ اس مسجد کے بالمقابل وہ مقدس مقام ہے جہاں مدینہ منورہ کے بچوں نے حضورؐ کا ڈفلی بجا کر استقبال کیا۔ اس مقام پر کوئی بورڈ آویزاں نہیں جس پر تاریخ لکھی ہو البتہ چار دیواری بنادی گئی ہے۔ اس کے ساتھ مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ مسجد جمعہ میں دو دو نوافل ادا کئے۔ حضورؐ کے استقبال والا مقام مسجد قبا روڈ پر ہے۔ مسجد شمس کے بارے میں یہ بات مشہور ہے حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی مرتضیٰؓ کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ حضرت علیؓ کی آنکھ سے آنسو ٹپک پڑا۔ حضور ﷺ نے وجہ پوچھی تو حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ عصر کی نماز ادا نہیں ہوئی۔ سورج غروب ہو گیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر سورج عصر کے وقت پر لوٹ آیا۔ حضرت علی نے نماز ادا کی اس وجہ سے اس مسجد کا نام مسجد شمس مشہور ہوا۔ مسجد شمس کے بعد ہم نے وہ کنواں دیکھا جس کے پانی سے حضورؐ کو آخری غسل دیا گیا۔ اس کے بعد یہ کنواں بند کر دیا گیا۔ کنویں کی دیواریں صحیح حالت میں ہیں۔ پانی کے آثار بھی ملتے ہیں۔ اس کنویں کے پاس ہی حضرت سلمان فارسیؓ کا مکان، کنواں اور باغ ہے۔ اس باغ کی تاریخ یوں ہے حضرت سلیمان فارسی یہودی کے پاس غلام تھے۔ یہودی نے اعلان کیا جب کھجوروں کی فصل تیار ہوگی تو سلمان فارسیؓ کو آزاد کر دیا جائے گا۔

marfat.com

اس باغ میں حضورﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے کھجوروں کے پودے لگائے۔ حضور نبی اکرمﷺ کی دعا سے کھجور کے پودے کو تین دن بعد پھل لگ گیا اور یہودی نے حضرت سلمان فارسیؓ کو آزاد کر دیا۔ راقم کی خواہش تھی کہ باغ میں جا کر دیکھیں شاید کوئی درخت حضورﷺ کے ہاتھوں کا لگایا ہوا مل جائے۔ باغ کنواں پر پولیس کا سخت پہرہ ہوتا ہے۔ البتہ جس وقت ہم باغ میں گئے پولیس جا چکی تھی۔ حضرت سلمان فارسیؓ کے مکان کی دیواریں کھڑی ہیں جو پتھر سے تعمیر کی گئی ہیں۔ کنواں بھی ویران ہو چکا ہے۔ جس کے گرد خاردار تاریں نصب کر دی گئی ہیں۔ باغ کی دیواریں پتھروں سے تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ باغ کنواں طریق حضرت عمر بن عبدالعزیز پر ہے۔ طریق عربی میں راستہ سڑک کو کہتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ زندگی بھر حضور نبی اکرمﷺ کے در پر اپنی ریش مبارک سے صفائی کرتے رہے۔ مقام خاک شفا کے نزدیک کھجوروں کا باغ ہے۔ خاک شفا کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ غزوات میں زخمی ہونے والے مجاہدین کو خاک شفا مقام کی مٹی سے شفا ملتی تھی۔ حج کے موقع پر حاجی صاحبان اس مقام سے خاک حاصل کرتے ہیں۔ یہ خاک فروخت بھی ہوتی تھی۔ موجودہ حکومت خاک شفاء مقام پر گندا نالہ کھود کر اس کا گندہ پانی اس مقام پر پھیلا دیا۔ اب اس خاک کا رنگ سیاہ ہو چکا ہے۔ یہاں بھی پولیس کا پہرہ ہوتا ہے۔ اب کوئی حاجی اس مقام سے خاک شفاء حاصل نہیں کر سکتا۔ محمد شفیق نے بتایا کہ اب ہم طریق ہجرہ پر سفر کر رہے ہیں۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کا فاصلہ چار سو سولہ کلو میٹر ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل یہ سفر کتنا تکلیف دہ ہوگا۔ آج کل تو پختہ سڑکیں اور تیز رفتار گاڑیاں تین چار گھنٹے میں مکہ مدینہ پہنچا دیتی ہیں۔ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ دوسرے شہروں میں سڑکوں کی تعمیر میں پاکستانیوں کا بہت بڑا کردار ہے۔ طریق ملک فہد ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر شہداء احد لکھا ہے۔ حضور اکرمﷺ احد پہاڑ پر دعا کے لئے آتے کیونکہ یہاں سید الشہداء حضرت امیر حمزہؓ اور ستر جلیل القدر صحابہ شہید ہوئے۔ یہاں بھی پولیس کا پہرہ ہے۔ فوٹو اور دعا کی اجازت نہیں ہے۔ جبل احد کے قریب مسجد فتح بھی دیکھی۔ جبل احد کے گرد و نواح میں سندھ کے لوگ آباد ہیں جو ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں یہاں آئے تھے۔ احد پہاڑ کے اس مقام کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی جہاں آپؐ نے زخمی حالت میں سہارا

marfat.com

لیا تھا۔ پہاڑ کا وہ حصہ روئی کی طرح نرم ہو گیا یہ نشان پہاڑ میں موجود ہے جو سیمنٹ سے بھر دیا گیا۔ میاں محمد سعید یگانوالہ جو سرزمین حجاز میں متعدد بار حاضریاں دے چکے ہیں نے پہاڑ کا وہ حصہ بتایا جو دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ کو پناہ مل گئی تھی۔ احد پہاڑ میں یہ نشانی آج بھی موجود ہے۔ اب وہاں تک جانے والے رستے میں پتھروں کی دیوار تعمیر کر دی گئی ہے۔ احد پہاڑ کے بارے میں آپؐ نے فرمایا تھا احد سے میں محبت کرتا ہوں جبل احد مجھ سے محبت کرتا ہے۔ جبل احد کے قریب پچاس تیر اندازوں کا وہ مقام بھی دیکھا جن کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ جبل احد کی یہ چھوٹی سی پہاڑی بلڈوزر کی زد میں ہے۔ معلوم نہیں شعب ابی طالب کی طرح اس کا نام ونشان بھی مٹ جائے گا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے کنویں کے گرد تاریں نصب کر کے گیٹ پر تالا لگا دیا گیا ہے۔ یہ کنواں اب محکمہ زراعت کی تحویل میں ہے۔ یہ کنواں یہودی کی ملکیت تھا جو مسلمانوں کو پانی فروخت کرتا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے یہ کنواں تیس ہزار دینار میں خرید کر مسلمانوں کے لئے مفت پانی مہیا کرنے کا اہتمام کر دیا۔ مسجد قبا میں حاضری دی۔ تاریخ اسلام میں اس مسجد کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ پہلی مسجد ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر کیا۔ اس میں دو رکعت نماز ادا کرنے والے کو عمرے کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ مسجد قبا اس لئے مشہور ہوئی کہ یہ قبا بستی میں ہے۔ یہ مسجد از سرنو خوبصورت انداز میں تعمیر کر دی گئی ہے۔ مسجد قبلتین میں دو نفل ادا کئے۔ اسے مسجد قبلتین اس لئے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہاں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم نازل ہوا۔ مسجد از سرنو جدید انداز میں تعمیر کی گئی ہے۔ بیت المقدس کی طرف دروازہ نصب کر کے دروازے کے اوپر بیت المقدس کا نشان بنا دیا گیا ہے۔ میدان خندق میں سات مساجد ہیں۔ ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، مسجد فتح، مسجد سلمان فارسی اور مسجد سعد بن معاذ۔ ان مساجد کے گرد تاریں نصب کر دی گئی ہیں۔ ان کے اندر داخلہ ممنوع ہے۔ معلوم نہیں کب ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔ مسجد نبویؐ کے قریب مسجد آجابہ میں نماز ادا کی۔ اس مسجد میں حضور اکرم ﷺ نے تین دعائیں کی تھیں جن میں دو دعائیں قبول ہو گئیں۔ حرم پاک کے قریب مسجد ابوذر غفاریؓ میں

marfat.com

حاضری دی۔ اس سڑک کا نام بھی ابوذر غفاریؓ ہے۔ قریب ہی مسجد بخارا دیکھی۔ افطاری کے لئے مسجد نبوی روانہ ہوئے۔

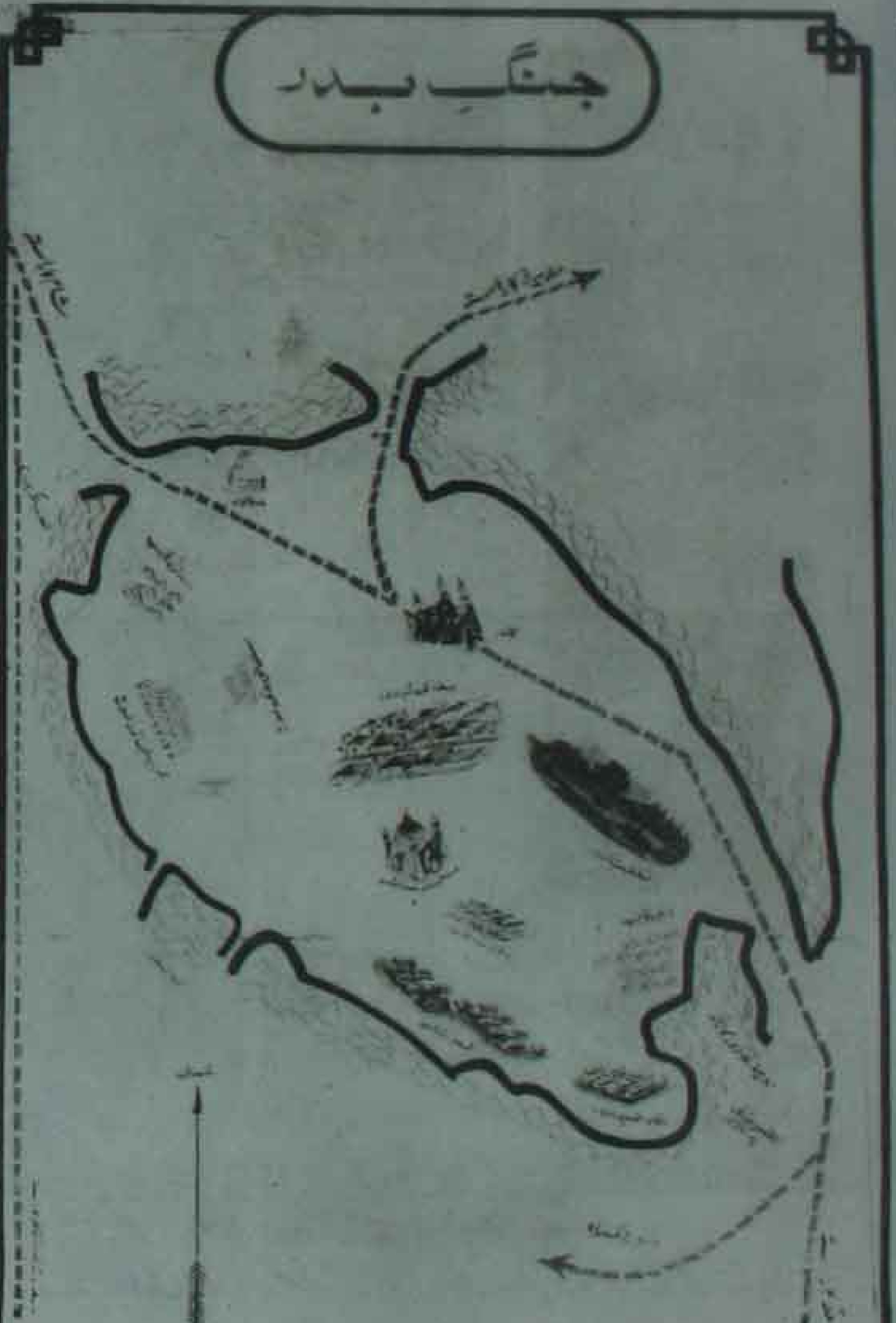

marfat.com

سبیل حضرت فاطمہ صغریٰ مدینہ منورہ

مدینہ منورہ میں ایم زمان کھوکھر اس مقدس کنواں کے قریب کھڑے جس کے پانی سے حضور نبی اکرمؐ کو غسل دیا گیا

marfat.com

مسجد المستراح: روایت ہے کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد سے واپسی کے وقت کچھ دیر آرام فرمایا۔ غزوۂ احزاب میں جو خندق کھودی گئی وہ یہاں سے شروع ہو کر مساجد فتح تک چلی جاتی ہے

marfat.com

میدان احد کا پہاڑ؛ یہاں حضور نبی اکرمؐ نے آرام فرمایا پہاڑ کا وہ حصہ اب سیمنٹ سے پلستر کر دیا گیا ہے جو روئی کی طرح نرم ہو گیا تھا

جبل احد میں غار میں مقام رسول اللہ ﷺ

marfat.com

میدان احد کا منظر

قدیم مسجد مستراح جنگ احد کے لیے جاتے ہوئے رسول اللہ نے آرام فرمایا

marfat.com

مقام بدر جہاں معرکہ بدر ہوا

جنگ کا میدان کارزار

marfat.com

مسجد جمعہ کا خوبصورت منظر

جموک کی مسجد جہاں حضورؐ کا خیمہ لگایا گیا تھا

marfat.com

تبوک کا چشمہ

قبا میں رسول کی پہلی قیام گاہ

marfat.com

پرانی مسجد میدان بدر کا وہ اونچا مقام جہاں پر مجاہد اعظم کا عریش سائبان تھا وہاں مسجد عریش بنائی گئی

حدیبیہ موجودہ شمیسی میں وہ مقام جہاں ببول کے درخت کے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تھی

marfat.com

مسجد شمس اس جگہ حضرت علیؑ کی نماز عصر کے لئے سورج واپس ہوا

باغ فدک یہ باغ رسول اللہؐ نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ کو عطا کیا

marfat.com

۱ بیر جعرانہ جہاں سے نبیؐ نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا ہے

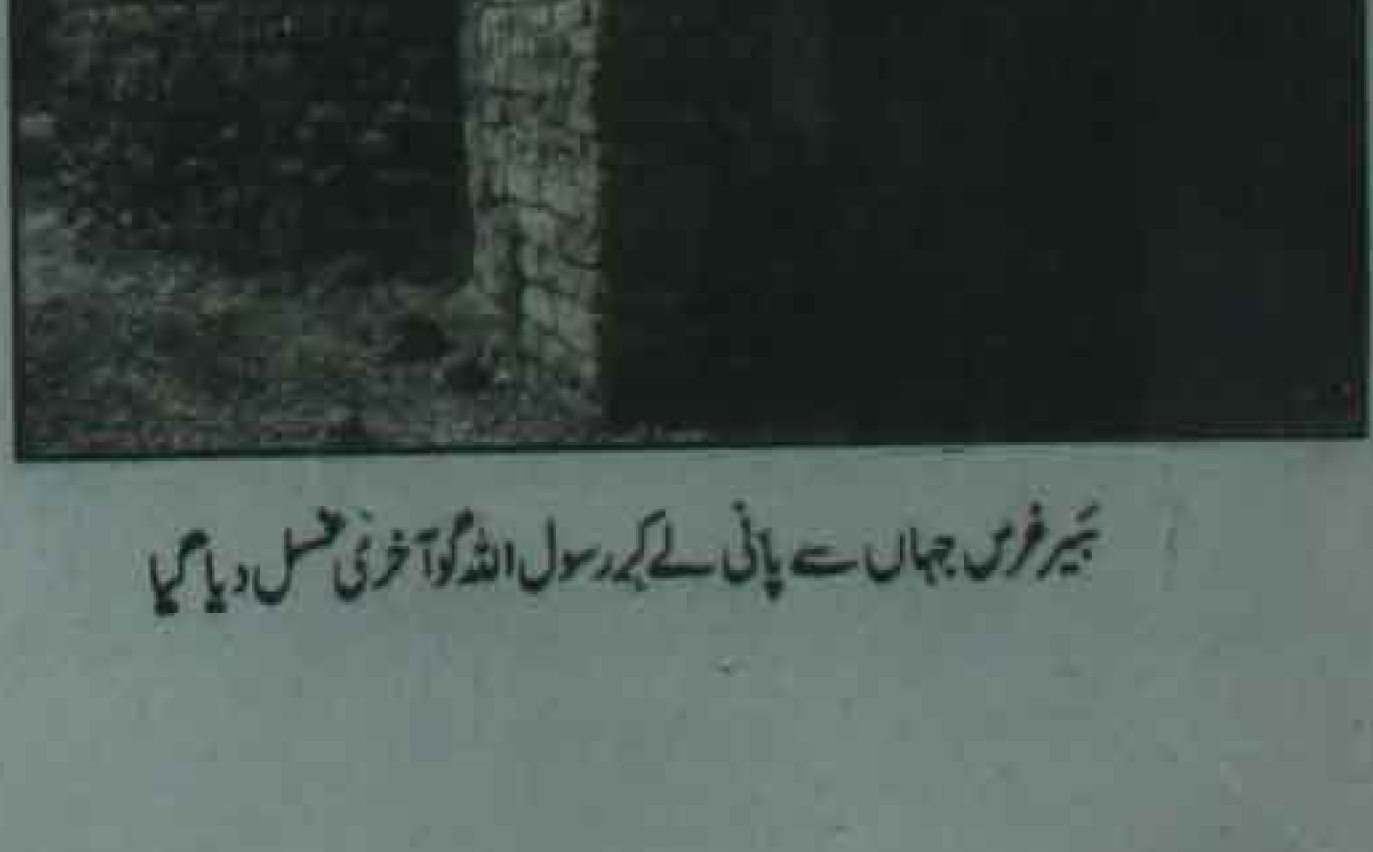

بیر غرس جہاں سے پانی لے کر رسول اللہؐ کو آخری غسل دیا گیا

marfat.com

وہ پتھر جو کہ جنگ کے روز نبی کریم ﷺ پر گرایا گیا۔

مکان حضرت فاطمہ صغریٰ دختر امام حسین

marfat.com

سقیفہ بنی ساعدہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا

جبل نور پر سے مکۃ المکرمہ کا ایک منظر

marfat.com

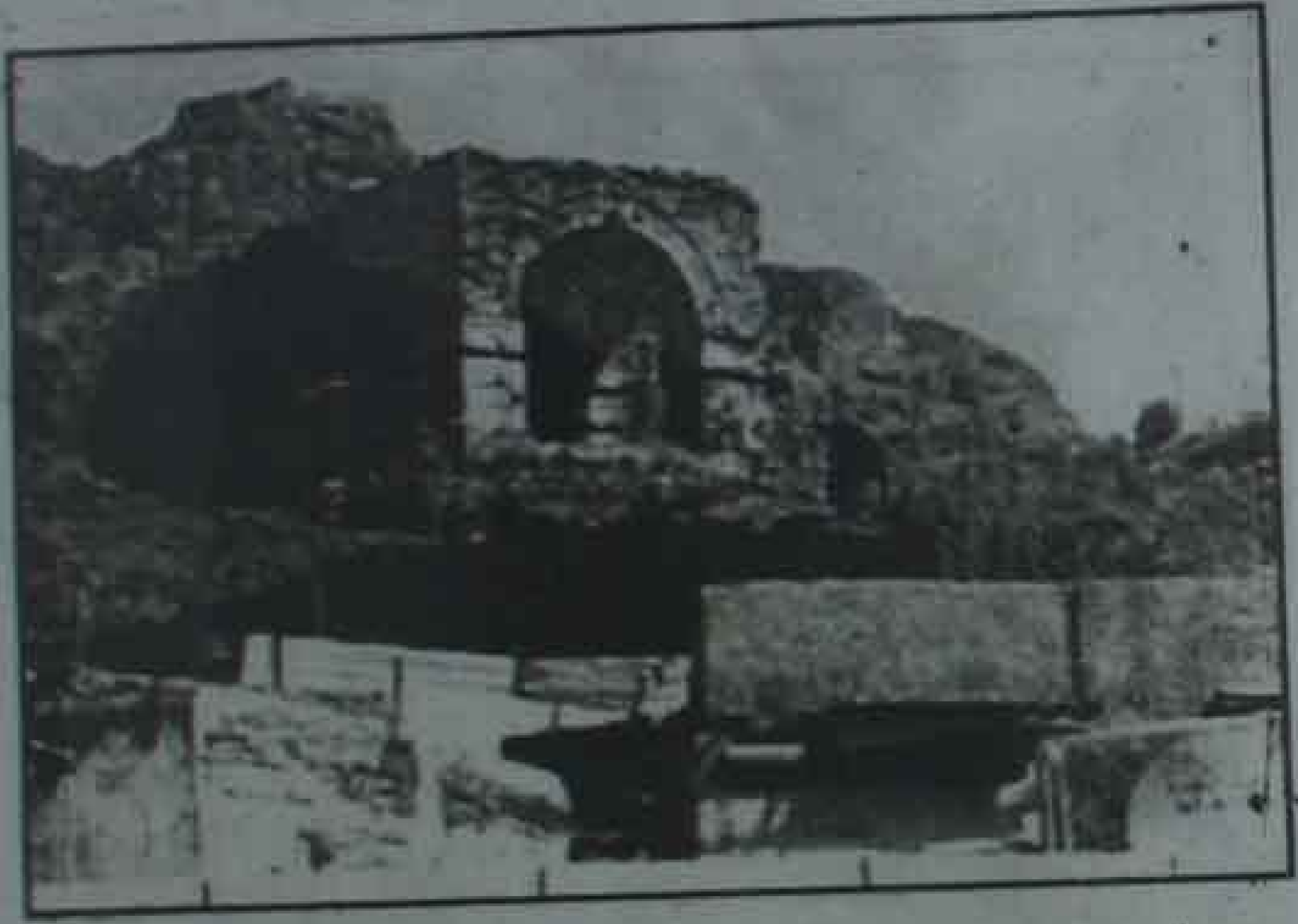

جبل سلع پر فوجوں کی سلامی کا چبوترہ

جنگ موتہ کا میدان سپہ سالاروں شہادت گاہ

marfat.com

شہدائے بدر کی یادگار

marfat.com

ترکی کے دور میں خانوادہ نبویؐ کے مقبرے اور قبے تھے

طویٰ کا کنواں حضور فتح مکہ کی رات یہاں رہے صبح اس کنواں کے پانی سے غسل فرما کر
مکہ شہر میں داخل ہوئے

marfat.com

جنت البقیع

مدینہ منورہ کا قبرستان اور مسمار شدہ قبہ جات کی تفصیل

حج یا عمرہ کے موقع پر مدینہ منورہ حاضری دینے والے جنت البقیع کے قبرستان میں حاضری دیتے ہیں۔ قبرستان میں تمام مزارات مسمار کر دیے گئے ہیں۔ راہنمائی کا کوئی بورڈ نصب نہ ہے۔ جنت البقیع وہ عدیم النظیر قبرستان ہے جس کے ریگ زاروں میں لاتعداد اللہ کے نیک بندے اور درخشندہ ستارے آسودۂ خواب ہیں۔ جس خوش نصیب کو بقیع کی خاک نصیب ہو جائے گویا اسے جنت کی ضمانت مل گئی۔ مدینہ منورہ کا یہ واحد قبرستان جس کا اصل نام بقیع الغرقد ہے۔ غرقد عربی میں جھاڑیوں کی زمین کو کہتے ہیں۔ بقیع شریف حضور اقدس ﷺ کے عہد سے اب تک مدینہ کا قبرستان رہا ہے۔ اس میں تقریبا

جنت المعلیٰ کا عام منظر

marfat.com

دس ہزار صحابہ کرام مدفون ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات ماسوائے حضرت خدیجہؓ، حضرت میمونہ مدفون ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی صاحبزادیاں نواسے، اہل بیت آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ، چچا حضرت عباسؓ اور ان کے علاوہ خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت نافعؓ مولی عمر اور حضرت امام مالکؒ مختلف جگہوں پر مدفون ہیں۔ تاجدار مدینہ شاہ حرم ﷺ نے فرمایا" کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور میں اس سے باہر آؤں گا۔ پھر ابو بکرؓ اپنی قبر سے اُٹھیں گے اس کے بعد عمرؓ بعد ازیں میں جنت البقیع میں جاؤں گا۔ وہاں مدفون حضرات کو لے کر مکہ معظمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان آکر مجھ سے ملیں گے"۔ نبی الرحمت ﷺ نے فرمایا" قیامت کے دن جنت البقیع سے ستر ہزار افراد اُٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور وہ خوش نصیب بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے"۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" دو قبرستان ایسے ہیں جن کی روشنی آسمان والوں کو ایسے ہی دکھائی دیتی ہے جیسے زمین والوں کو سورج اور چاند چمکتے نظر آتے ہیں"۔

- جنت المعلیٰ میں حضرت ابو طالبؓ اور حضرت عبدالمطلبؓ کے مزارات مبارکہ

marfat.com

ایک مدینہ منورہ کا قبرستان اور دوسرا عسقلان کا"۔ سیدنا ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو آدمی ہمارے اس قبرستان میں دفن ہوا تو میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا"۔ حضرت مصعب بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابن راس الجالوت کے ساتھ جنت البقیع کے قریب سے گزرا جب کہ ہم دونوں حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد زیارت مدینہ منورہ کو آئے تھے۔ ابن راس الجالوت نے بقیع کو دیکھتے ہی بے ساختہ کہا اِنَّھَا لَھِیَ بے شک یہی ہے۔ میں نے دریافت کیا وَمَا ھِیَ اور یہ کیا چیز ہے ابن راس نے فرمایا ہم گے اس کے اوصاف تورات میں پڑھتے ہیں کہ اس قبرستان کے مشرق میں کھجوروں کے باغات اور مغرب میں مکانات ہوں گے۔ یہاں سے قیامت کے دن ستر ہزار آدمی اٹھیں گے جن کی صورتیں چودھویں کے چاند کی طرح جگمگا رہی ہوں گی۔ ام المومنین سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ایک رات میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ سحری کے وقت جنت البقیع کی زیارت کو تشریف لے گئے انہیں سلام پیش کیا اور دعا دی۔ جنت البقیع مدینہ منورہ کا نہایت

سرداران قریش عبدالمطلب، ابو طالب وغیرہ کے مزار

marfat.com

ہی بابرکت قبرستان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر یہاں تشریف لاتے اور اہل بقیع کے لئے دعا فرماتے۔ بعض قبروں پر خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست رحمت سے مٹی ڈال کر خود ہی پانی کا چھڑکاؤ فرمایا۔ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ دس ہزار ایسے اصحاب کرام جن کی جلالت وکرامت معروف تھی اس قبرستان میں آرام فرما ہیں۔ یہاں چپہ چپہ پر ایمان وجہاد اور عشق ومحبت کی تاریخ کندہ ہے۔ ترکوں کے دور تک یہاں بہت سی پختہ قبریں اور ان پر خوبصورت قبے بنے ہوئے تھے لیکن جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ کا قبرستان) کی طرح اب یہ تمام قبے اور قبریں شہید کر دی گئی ہیں۔ بقول شورش کاشمیری "تاریخ کے وہ عظیم آثار محو ہوتے جا رہے ہیں جنہیں عتبہ وابوجہل نہ مٹا سکے"۔ عجب ویرانی کا منظر ہے۔ یہیں ایک احاطہ ہے جسے گنج شہیداں کہتے ہیں۔ جہاں واقعہ حرہ کے شہداء مدفون ہیں۔ جنگ اُحد کے جو شہداء جنت البقیع میں مدفون

ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
کے مزار کا گنبد

marfat.com

ہوئے۔ان کی قبور کا کوئی نشان باقی نہیں ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ان کے مزار پر بار بار جانا ثابت ہے۔ جنت البقیع میں کھڑے ہو کر دیکھیں تو گنبد خضریٰ پورے کا پورا دکھائی دیتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ اپنے رفیقوں کو دم بھر کے لئے بھی جدا کرنا گوارا نہیں فرماتے۔ قبہ سیدنا عثمان غنیؓ پہلے یہ جگہ ایک باغ تھی پھر بقیع میں شامل کر دی گئی (قبہ توڑ دیا گیا ہے) حضرت ذوالنورین عثمان ابن عفانؓ خلیفہ ثالث جو ۱۸ر ذی الحجہ کو شہید ہوئے۔ یہ قبہ بڑا عالی شان تھا۔مزار کے گرد جالی کا کٹہرا تھا۔لوگ پہلے آپؓ کی زیارت کر کے پھر دوسری طرف جاتے تھے۔اس وقت بقیع کے آخری حصہ میں ایک تھڑا پر یہ قبر انور ہے۔ قبہ سیدنا ابراہیم ابن رسول صلی اللہ علیہ وسلم (قبہ توڑ دیا گیا ہے) اس قبہ میں حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد ابن ابی وقاص، حضرت سعید بن زیدؓ، حضرت عثمان بن مظعون جو سب سے پہلے بدست رسول ﷺ مدفون ہوئے۔حضرت سیدنا ابراہیمؓ اور حضرت سیدنا عثمان بن مظعون کا مزار حضور ﷺ نے خود سنگریزوں اور پتھروں سے پختہ کیا تھا۔اس قبہ میں عشرہ مبشرہ میں سے عبدالرحمٰن بن

جنت المعلیٰ کا وہ گوشہ جس میں ام المومنین حضرت خدیجہ کی قبر دکھائی دے رہی ہے
پہلو میں صاجزادوں کے مزار ہیں

marfat.com

عوفؓ، سعد بن وقاصؓ اور حضرت سعید بن زیدؓ شامل ہیں۔ قبہ ازواج النبی ﷺ (قبہ گرادیا گیا ہے) حضرت عائشہ بنت ابو بکر صدیق، حضرت صفیہ، حضرت سودہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ، حضرت زینب بن جحشؓ اور حضرت جویریہؓ۔ اس قبہ میں سوائے حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضرت میمونہؓ کے باقی تمام امہات المومنینؓ مدفون ہیں۔ قبہ بنات النبی ﷺ جسے توڑ دیا گیا ہے۔ سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثومؓ اور حضرت زینبؓ۔ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بطن سے حضور نبی کریم ﷺ کی چار صاحبزادیاں تھیں ان میں سے تین اس قبہ میں آسودۂ خواب ہیں اور چھوٹی بیٹی فاطمہؓ الگ دوسرے قبہ میں ہیں اب ایک مختصر سی جگہ میں پتھر گاڑ کر قبور کو ظاہر کیا گیا ہے۔ قبہ اہل بیت کرامؓ (جسے توڑ دیا گیا ہے۔ اس قبہ میں سیدنا عباس چچا جان رسول اللہ ﷺ، امام حسنؓ، امام حسین کا سر مبارکؓ، امام زین العابدین، امام باقرؓ، امام جعفر صادقؓ اور سیدہ فاطمۃ الزاہراؓ مدفون ہیں۔ اس میں بلندی کی طرف حضرت فاطمہؓ کی قبر اور ساتھ ہی دیگر اہل بیت کرامؓ کی قبور ہیں۔ قبہ حضرت عقیلؓ بن ابی طالب جسے توڑ دیا گیا ہے۔ اس قبہ میں حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ، حضرت ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب، ابو یزید حضرت عقیل والد امام مسلم

[illegible] ہزار صحابہ کرام کی قبریں ہیں۔

marfat.com

بخاری شہید کوفہ۔ حضرت عقیل حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے جو حضرت معاویہؓ کے پاس بہت عرصہ شام میں رہے اور انہی کے عہد میں وفات پائی۔ قبہ حضرت فاطمہ بن اسدؓ۔ اس قبہ میں حضرت فاطمہ بنت اسدؓ والدہ حضرت علی المرتضیٰ، حضرت ابوسعید خدریؓ۔ حضرت فاطمہؓ بنت اسد حضور نبی کریم ﷺ کی پیاری چچی تھیں سرکار نے خود قبہ میں اتر کر اور اپنا کرتہ مبارک پہنا کر دفن کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابوسعید خدریؓ بھی اسی قبہ میں آسودۂ خواب ہیں۔ قبہ اور قبور توڑ دی گئی ہیں۔ البتہ بقیع کے شمال مشرقی حصہ میں چاردیواری کے اندر نشانات ہیں۔ قبہ امام مالک اس قبہ میں امام مالکؒ مہاجر مدینہ اور عاشق رسولؐ تھے۔ امام مالکؒ ان چار آئمہ میں سے ایک ہیں۔ دنیا جن کی مقلد ہے۔ اب انکی قبر کے ساتھ حضرت امام نافع کی قبر بھی ظاہر کی گئی ہے۔ البتہ قبہ شہید کردیا گیا ہے۔ قبہ عمات النبی ﷺ۔ اس قبہ میں حضرت صفیہ والدہ زبیر بن العوام اور عاتکہ بنت عبدالمطلب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور ہمزلف زبیرؓ کی والدہ حضرت صفیہؓ پھوپھی رسول اللہ کا قبہ بھی گرادیا گیا ہے۔ قبہ دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا۔ اس قبہ میں سیدہ حلیمہ سعدیہ دایہ رسول ﷺ آسودۂ خواب ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

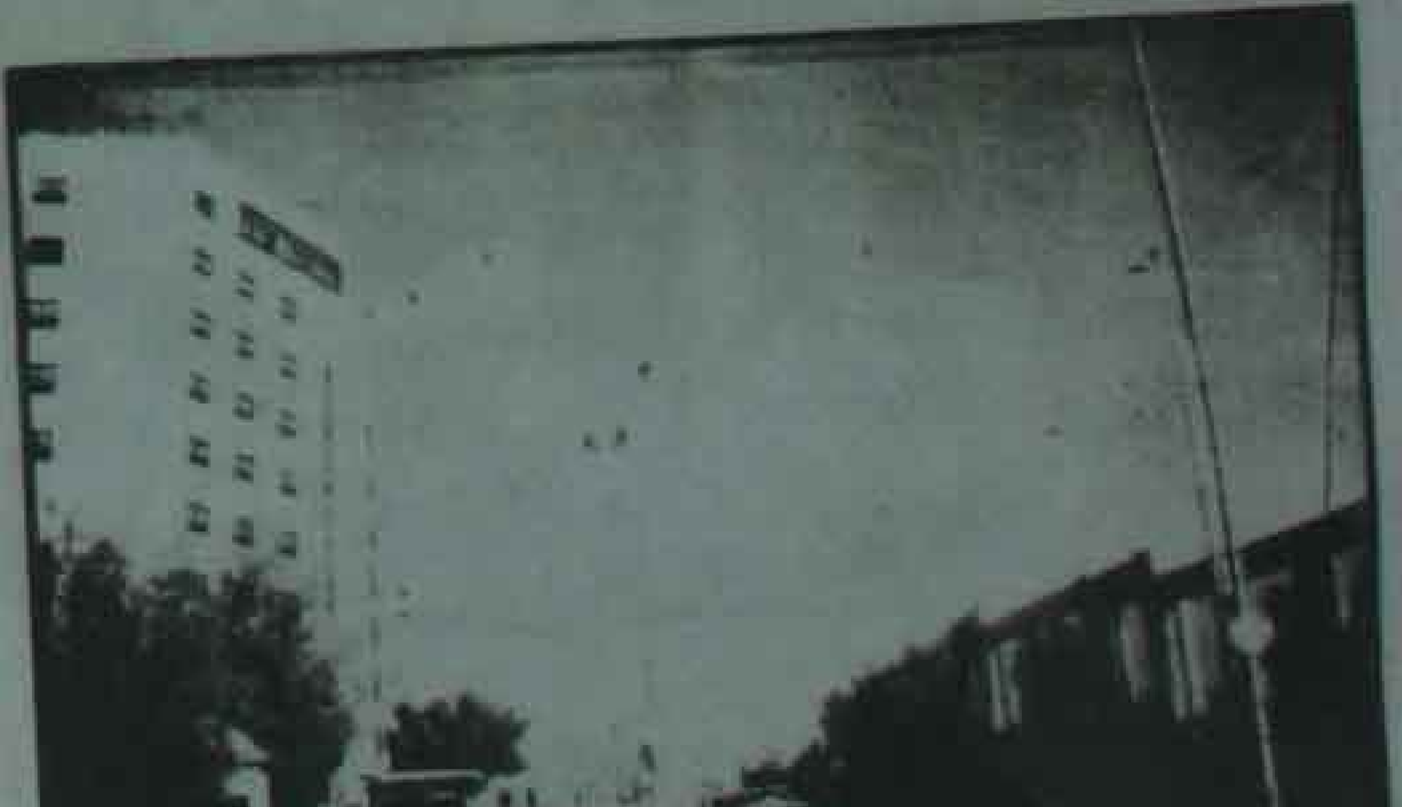

مسجد نبویؐ کے قریب حضرت عثمانؓ کی دیوار نظر آرہی ہے

marfat.com

مشہور روایہ ہیں ان کا قبہ بھی گرا دیا گیا ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ والد گرامی حضور نبی کریم ﷺ کے قبہ مزار کے قریب ایک گنبد میں حضرت مالک بن سنانؓ آسودہ ہیں۔ اہل مدینہ ان کا بڑا احترام کرتے ہیں اور ان کی جھوٹی قسم کوئی نہیں کھاتا ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ان کی والدہ کے پوچھنے پر نکل گیا کہ وہ زندہ ہیں اور پیچھے آ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی صداقت کے اظہار کے لئے انہیں زندہ کر دیا۔ چنانچہ وہ گھر آئے اور اپنی والدہ سے ملے اور پھر فوت ہو گئے۔ اب یہ جگہ بھی صاف کر دی گئی ہے۔ نہ قبہ ہے نہ گنبد اور نہ ہی مزار مبارک۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لا کر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر سات ماہ تک قیام فرمایا۔ جب مسجد نبویؐ اور حجرات تیار ہو گئے تو آپ وہاں منتقل ہوئے۔ اسی لئے حضرت ابو ایوب انصاریؓ میزبان رسول کہلاتے ہیں۔ یہ مقدس مکان بھی مسجد کے بہانے ۱۹۸۵ء میں گرا دیا گیا حالانکہ یہ جگہ اب ویران اور خالی پڑی ہے۔

جنت المعلی کے بے نام ونشان مزار

marfat.com

جنت المعلیٰ کے قبرستان کا موجودہ منظر

- جنت المعلیٰ کا ایک عمومی منظر تمام مزارات پر قبے ہوا کرتے تھے۔

marfat.com

مکہ مکرمہ قبرستان جنت المعلیٰ کا دروازہ قبرستان میں داخلہ بند ہے اگر گیٹ کیپر کو بخشش دے دی جائے تو اندر جانے کی اجازت مل جاتی ہے

marfat.com

جنت المعلیٰ کے قریب جدید آبادی

{ گنج ہائے گراں مایہ مٹی کے ڈھیروں میں بے نام بے نشان }

marfat.com

اصحاب کہف

اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد زندہ کرنے پر قادر ہے

کفار قریش نے مدینہ کے یہودی علماء کے مشورہ سے رسول اللہ کا امتحان لیا تین سوال کیے جن میں سے ایک اصحاب کہف کے بارے میں تھا وحی الٰہی نے ان کی حقیقت سورہ کہف میں بیان فرمائی اور اسے اپنی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی قرار دیا۔ اصحاب کہف سے مشابہ قصے یہودیوں اور عیسائیوں میں مشہور تھے مسیحی روایات میں سات سونے والوں کے نام سے مشہور ہیں ان کے ساتھ ان کا کتا قطمیر بھی تھا رومی شہنشاہ دقیوس یا دقیانوس (201 تا 251ء) بت پرست اور عیسائیت کو مٹانے کے لئے ظلم ڈھا رہا تھا یہ سات عیسائی نوجوان غار میں گئے جہاں اللہ نے ان پر نیند طاری کردی شاہی حکم سے غار کا دہانہ بند کردیا گیا دوستوں نے دھات کی تختی پر قصہ لکھ کر پتھروں میں دبا دیا شہنشاہ تھیوڈوسیس ثانی (408 تا 450ء) کے زمانے میں عیسائیت کا عروج ہوا اس زمانے میں ایک پادری نے مر کر زندہ ہونے سے انکار کیا اتفاق سے غار کے دہانے سے پتھر ہٹے اور اس قصے کا ثبوت مل گیا نوجوان نیند سے بیدار ہوئے تو بھوک لگی ایک نوجوان بستی میں گیا روٹی لے کر سکے دیئے دکاندار سکہ دیکھ کر حیران ہو گیا لوگ جمع ہو گئے ایک نوجوان انہیں اپنے گھر لے گیا اندر سے ایک عمر رسیدہ شخص انکا نام سن کر کہا کہ یہ میرے جد امجد کا نام ہے اہل شہر اصحاب کہف کی ملاقات کے لئے گئے لوگوں نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرنے پر قادر ہے یہ نوجوان دوبارہ اس غار میں ابدی نیند سو گئے۔ کتاب قصص الانبیاء میں یہ قصہ یوں بیان کیا گیا ہے ایک روایت کے مطابق کہ ملک روم میں ایک بادشاہ تھا جس کا نام دقیانوس تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو بہت بڑی سلطنت دے رکھی تھی اور فوج و لشکر بہت کثیر تعداد میں تھا اتفاقاً ایک روز کسی قاصد نے آ کر اس بادشاہ سے کہا کہ فلاں بادشاہ تیرے ساتھ [illegible] اور اپنی کثیر تعداد میں تیرے مقابلے کے لئے میدان جنگ میں [illegible] آیا تھا آخر کار دقیانوس بادشاہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اسی کے جتنے بیٹے تھے وہ سب کو بادشاہ نے اپنی خدمت خاص میں رکھے جب بادشاہ

marfat.com

دقیانوس جائے ضرور کو جاتا تو ان سے آبدست کروالیتا اور کہ وہ بہت موٹا تھا کہ اس کا ہاتھ جائے مقعد پر نہیں پہنچتا تھا وہ ملعون خدائی کا دعویٰ بھی کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے ان شہزادوں کو خطاب اصحاب کہف کا دیا۔ وہ سب ایک جگہ اکٹھا ہو کر صلاح و مشورہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ ملعون ہم کو روز ستاتا ہے اور خدا ہونے کا دعوے کرتا ہے اور سب سے اپنے کو سجدہ کرواتا ہے اب ہم کو واجب ہے کہ اس کی خدمت نہ کریں اور یہاں سے کسی طرف نکل جاویں اور اپنے خالق ارض و سما کی عبادت کریں سب بھائیوں نے اس بات کو قبول کیا اور کہا کہ بھائی بات تو بڑی اچھی ہے جو تم کہتے

اصحاب کی [illegible] دیگر اشیاء تک
الماری میں محفوظ

marfat.com

ہواب کسی صورت وتدبیر سے یہاں سے نکل جانا چاہیے تب باقی بھائی بولے کہ ایک تدبیر ہے کہ وہ ملعون میدان میں چوگان کھیلنے آئے گا البتہ ہم کو بھی لے جائے گا جب ہم لوگوں کو کھیلنے کو کہے گا تب ہم لوگوں کو ایسی چستی وچالاکی سے چوگان کھیلنا چاہیے کہ وہ خوش ہو جائے اور تعریف کرنے لگے جب شام قریب ہوگی تب میں چوگان میدان سے باہر پھینکوں گا اس وقت تم لوگ بھی ہمارے پیچھے میدان سے باہر نکل آنا دوسرے دن دقیانوس چوگان کھیلنے کو میدان میں گیا اور ان شہزادوں کو بھی اپنے ساتھ لے لیا پس جب وہ میدان میں پہنچ گئے تو چوگان کا کھیل کھیلنے لگے دقیانوس ان شہزادوں کے کھیل سے بہت زیادہ محظوظ ہوا اور بولا صبح کو تم سب خلعت دے کر خوش کروں گا جب شام ہوئی شہزادوں نے اپنے مشورے کے مطابق چوگان میدان سے پھینکے اور اسی طرح آہستہ آہستہ کھیلتے ہوئے دور تک نکل گئے دقیانوس ان لوگوں کو کھیل میں مشغول چھوڑ کر اپنے محل کی طرف چل دیا اور وہ شہزادے خدا کو یاد کر کے وہاں سے نکل پڑے رات چلتے رہے جب صبح ہوئی اپنے گھوڑوں کو چھوڑ کر کسی شہر کے کنارے جا پہنچے وہاں دیکھا کہ چند آدمیوں بکریوں کے رکھوالے تھے سے ملاقات ہوئی وہ سب کہنے لگے کہ اے عزیزوں تم کہاں جارہے ہوں انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ خالق وارض وسما کی طلب کو جاتے ہیں اور وہ کہنے لگے کہ وہ کیسا ہے جسے تم لوگ چاہتے ہو وہ بولے کہ وہ خدا زمین وآسمان اور جو کچھ اس کے درمیان ہے وہ سب پروردگار ہے تمام کائنات کو ملک عدم سے ملک وجود میں لانے والا وہی خدا ہے پس ان سب باتوں سے وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور وہ آپس میں کہنے لگے کہ یہ سب لوگ سچ کہتے ہیں تب وہ بھی اپنی بکریاں چھوڑ کر شہزادوں کے ساتھ مل گئے اور ان کی صحبت اختیار کر لی اور ایک کتا بھی ان کے ساتھ تھا شہزادے ان لوگوں سے بولے کہ تم لوگ اس کتے کو واپس کر دو تو بہت اچھا ہے ورنہ ہمارے ساتھ رہے گا تو کبھی بھونکے گا اور اس کی آواز سن کر لوگ ہم کو آکر پکڑ لیں گے ان شہزادوں کے کہنے سے ان پاسبانوں نے اپنے کتے کو مارا پیٹا تو بھی اس کتے نے ان لوگوں کا پیچھا نہ چھوڑا آخر وہ کتا بھی ان لوگوں کے ساتھ رہ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو قوت گویائی سکھائی تو کتے نے کہا کہ اے یارو مجھے مت مارو تم جس کے بندے ہو میں بھی اس کا فرمانبردار [illegible] بھی اس کو چاہتا ہوں لہٰذا مجھ کو بھی تم

marfat.com

اپنے ہمراہ لے چلو پس کہتے ہے یہ باتیں سن کر اصحاب کہف کو ترس آ گیا اور اسے پیار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے تمام رات چلتے چلتے جب صبح نمودار ہوئی تو ایک پہاڑ کے اندر کھوہ میں جا گھسے اور بولے یہاں ذرا دم لینا چاہیے کہ رات کی تھکاوٹ دور ہو جائے آخر وہاں ٹھہر گئے اور آرام کرنے لگے اور وہ اسی آرام کی رات میں تھے کہ نیند کا غلبہ ہوا اور وہ سو گئے بادشاہ کھیل کے میدان میں ان شاہزادوں کو نہ پا کر بہت حیران ہوا اور فوراً اپنے ہوشیار چند سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا تلاش کرتے ہوئے وہ کھوہ کے پاس جا پہنچے اور خدا کے فضل و کرم سے اس غار کا منہ بھی چیونٹیوں کے سوراخ جیسا بن گیا اور اس پر برابر تلاش کرتے رہے لیکن وہ ان کا نام و نشان تک نہ پا سکے آخر مجبوراً واپس چلے آئے اور بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ اس کھوہ کے کنارہ پر ان سب کو مردہ پایا تھا تو وہ

کہا جاتا ہے کہ عمان کے نزدیک اس غار میں اصحاب کہف سو گئے تھے

paksociety.com

لوگ اس کھوہ میں ڈال کر چلے آئے تھے اور اسی سے ان سب کا نام ولقب اصحاب کہف ہوا اس ظالم بادشاہ کے قبضہ سے ا شہر سے باہر خدا کی عبادت کو نکلے ایک پہاڑ کی طرف چلے گئے اور وہاں جاکر ایک کھوہ میں بیٹھ گئے اور وہیں سو گئے اور ان پر خدا کی طرف سے نیند ڈالی گئی کہ وہ تقریباً تین سو نو برس سوئے رہے بعض راویوں نے کہا ہے کہ لوگ اب تک سو رہے ہیں اور وہ اسی طرح قیامت تک سوتے رہے گے یہ ایک روایت ہے کہ اصحاب کہف کے لئے حق تعالیٰ نے فرشتے مقرر کئے ہوئے جو ان کو پہلو بہ پہلو سلاتے ہیں اور کروٹیں دلاتے رہتے ہیں اور بہشت کے پنکھے سے ہوا کرتے اور گرمی اور سردی وغیرہ ان کو نہیں لگتی۔

دونوں جانب اصحاب کی قبریں ہیں اور درمیان میں ایک قبر کھلی ہوئی ہے۔

marfat.com

اصحاب کہف کا غار جو اردن میں واقع ہے۔

غار کا بیرونی منظر۔ دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

marfat.com

صفہ اور اصحاب صفہ

حج اور عمرہ کے موقع پر مسلمان گنبد خضرا کے قریب ریاض الجنت میں سجدہ کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ قدیم مسجد نبویؐ کے شمال مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ جسے صفہ کہتے ہیں۔ یہ جگہ اس وقت باب جبرائیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں محراب تہجد کے بالکل سامنے دو فٹ اونچے پیتل کے کٹہرے میں گھری ہوئی ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی 40 x 40 فٹ ہے۔ اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں۔ یہاں لوگ تلاوت قرآن حکیم میں مصروف رہتے ہیں یہ وہ پہلی دینی درسگاہ ہے جس میں پہلی اسلامی یونیورسٹی ہے جس کے معلم حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھربار نہ تھا نہ ہی بیوی بچے اور نہ کوئی اور۔ یہ اہل صُفّہ کہلاتے تھے اور اس جگہ کو صُفّہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین کی تعلیم حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً تبلیغ اسلام کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے رہتے تھے۔ یوں تو تمام صحابہ کی زندگی بہت سادہ تھی مگر اصحاب صُفّہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر و سادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی۔ یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کے حصول کی خاطر فیضان مصطفوی سے فیضیاب ہونے کے لئے خدمت نبوی میں حاضر رہتے تھے۔ نہ انہیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار۔ ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو آپ ﷺ کے کلمات طیبات اور جسم و جان کو آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے۔ صفہ، سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے اور اس سے مراد مسجد نبوی شریف میں واقع وہ سایہ دار جگہ ہے جہاں فقراء مہاجرین اقامت پذیر تھے جن کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ امام نووی فرماتے ہیں اصحاب صفہ زہد و تقویٰ کے پیکر، غریب نادار ہونے کی وجہ سے مسجد نبوی شریف میں اقامت گزین تھے۔ مسجد کے آخر میں مسجد سے

marfat.com

ره ایک سایہ دار جگہ بنی ہوئی تھی جس میں وہ رہتے اور سوتے تھے۔ توحید کے ان
وتوں کو نہ بھوک کی پرواہ تھی نہ لباس کا ہوش۔ انہوں نے اپنی زندگی کی متاع عزیز،
لام کی سربلندی وسرفرازی اور سرور کونین ﷺ کی خوشنودی کے لئے وقف کر رکھی تھی۔
لق دنیا سے اس طرح کنارہ کشی اختیار کی کہ پھر دینوی عیش وطرب، جاہ وجلال اور مال
نال انہیں اپنی طرف راغب نہ کرسکا۔ وہ قدسی نفوس اور صاحب تقویٰ برگزیدہ انسان
ں سادہ سی مسجد کی زینت تھے۔ مسجد کے شمال مشرق میں مساکین مہاجرین کے لئے ایک
چھپر بنا ہوا تھا جسے صفہ کہا جاتا تھا اور وہاں قیام کرنے والے غرباء کو اصحاب صفہ کا لقب
ا۔ اس وقت وہ چبوترہ کی شکل میں ہے جو زمین سے نصف میٹر بلند، ۱۲ میٹر لمبا اور ۸ میٹر
چوڑا ہے۔ اس کے چاروں طرف تانبے کا جالی دار گھیرا بنا ہوا ہے۔ اس سے ۴ میٹر کے
فاصلہ پر جنوب کی طرف اغوات کا چبوترہ اور مشرق میں گودام ہے۔ اس کے ساتھ ہی
ایک چبوترہ شیخ حرم یعنی امام صاحب کی نشست گاہ بنی ہوئی ہے۔ صفہ کے جنوب میں

اصحاب صفہ کا چبوترہ — مدینہ میں پہلی اسلامی درس گاہ

marfat.com

مقصورہ شریف کے متصل ایک اور ٹکڑا بنا ہوا ہے جس میں محراب تہجد واقع ہے۔ ان کی رہائش کے لئے رحمت کائنات ﷺ نے یہ جگہ مخصوص فرمائی تھی۔ چونکہ ان کے نہ تو اہل وعیال تھے اور نہ ہی کوئی جائے پناہ نہ انہیں تجارت کے گورکھ دھندوں سے سروکار تھا اور نہ ہی زراعت و باغبانی کی روح فرسا مشقت سے شناسائی۔ سیدنا ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں "میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان کے پاس چادر تک نہ تھی فقط تہبند تھا یا کمبل جسے اپنی گردن میں باندھ کر لٹکا لیتے تھے اور وہ بھی اس قدر چھوٹا ہوتا کہ کسی کی آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔ سیدنا مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ "قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کہ میں بسا اوقات بھوک کی شدت کے باعث اپنا شکم اور سینہ زمین پر لگا دیتا (تاکہ زمین کی نمی اور ٹھنڈک سے بھوک کی حرارت میں کچھ کمی آجائے) اور بعض اوقات پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تاکہ سیدھا کھڑا ہو سکوں"۔ سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقیر تھے اس لئے رحمت عالم ﷺ انہیں صحابہ پر تقسیم فرما دیتے تھے جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو اور جس کے پاس تین کا ہو چوتھے کو اپنے ہمراہ لے جائے۔ سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی اہل صفہ میں شامل تھا۔ شام کے وقت ہم سب رحمت کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ آپ ایک ایک دو دو کو اغنیا کے سپرد فرما دیتے اور جو باقی رہ جاتے انہیں اپنے ساتھ شریک طعام فرماتے۔ کھانے سے فارغ ہو کر ہم لوگ مسجد میں سو جاتے۔ محمد بن سیرین فرماتے ہیں جب شام ہوتی تو رسول ﷺ اصحاب صفہ کو لوگوں پر تقسیم فرما دیتے۔ کوئی دو آدمی لے جاتا اور کوئی تین اور کوئی دس آدمی لے جاتا۔ یونہی سیدنا سعد بن عبادہؓ ہر روز اسی اسی آدمی اپنے ہمراہ لے جا کر انہیں کھانا کھلاتے۔ سیدنا معاویہ بن الحکمؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں بھی اصحاب صفہ میں شامل تھا۔ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر اصحاب صفہ کو انصار پر تقسیم فرما دیتے تھے۔ ایک ایک، دو دو اور تین تین ایک انصار کے

marfat.com

ساتھ چلے جاتے۔ جب چار فقراء اور پانچویں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
باقی رہ جاتے تو آپ ارشاد فرماتے تم میرے ساتھ چلو۔ سیدنا جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جن حضرات کے باغات ہیں وہ اپنے ہر دس
خوشوں میں سے ایک خوشہ مساکین کے لئے مسجد میں لایا کریں۔ چنانچہ انصار باوقار اپنے
باغات سے فقراء و مساکین اصحاب صُفّہ کے لئے کھجور کے خوشے لاکر سیدنا معاذ بن جبلؓ
کی خدمت میں پیش فرماتے جو ان کے نگران اور منتظم تھے۔ صفہ ہی کے قریب دو ستونوں
سے بندھی ہوئی ایک رسی سے لٹکا دیتے جنہیں اصحاب صُفّہ چھڑی سے جھاڑ کر بوقت
ضرورت کھاتے تھے۔ سیدنا فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ اصحاب صُفّہ بعض اوقات
بھوک کی شدت کے باعث اس قدر لاغر اور ضعیف ہو جاتے تھے کہ نماز کی حالت میں بھی
بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے۔ باہر سے آنے والے بدوی انہیں دیوانہ اور مجنوں سمجھتے لیکن
محسن کائنات ﷺ انہیں اپنے دامان شفقت میں پناہ دیتے اور ان کی دلجوئی کرتے۔ سیدنا
عیاض بن عنمؓ اصحاب صفہ کی شان میں حضور اقدس ﷺ کے ارشادات کو اسطرح بیان
فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری امت کے برگزیدہ، پسندیدہ اور رفیع المرتبت، ذی
شان شخصیات کے متعلق ملاءِ اعلیٰ (ملائکہ مقربین) نے یہ پیغام رسانی کی ہے کہ وہ حضرات
ظاہر میں خدائے عزوجل کی رحمت واسعہ کا خیال کر کے مسرور و محظوظ ہوتے ہیں مگر خداوند
ذوالجلال کے عذاب و عقاب کی شدت کے خوف سے ان کے دل مغموم و محزون ہیں۔ وہ
شب و روز خدا کے مقدس اور پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں ذکر و فکر میں مصروف و مشغول
اور منہمک رہتے ہیں۔ ان کی زبانیں رحمت خداوندی کی امیدور جاع کی آئینہ دار اور
مالک حقیقی کے دیدار کے لئے ان کے قلوب اضطراب سیمابی میں مبتلا ہیں۔ اصحاب صفہ کی
تعداد میں کمی زیادتی ہوتی رہتی تھی۔ ان میں سے کسی کی شادی ہو جاتے، سفر اختیار کر لیتے
اور موت و مرگ کے باعث کمی ہو جاتی تھی اور اسی طرح نئے طالبان حق غربت و مسکنت
کے باعث ان میں شامل ہوتے رہتے تھے۔ اسی لئے مختلف روایات کے پیش نظر اگر ایک

marfat.com

وقت میں ان کی تعداد ستر تھی تو کسی وقت وہ چار سو تک کی عظیم جماعت پر مشتمل ہو
تھے۔ یہ لوگ راہ حق میں بیوی، بچوں اور مال و دولت سے منہ موڑ لیتے تھے اور اپنا
عزیز ترک کر کے اپنی جانوں کو خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیتے تھے۔ سفر کی صعوبت
اور غریب الوطنی کی تکلیفیں خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے۔ فقر و فاقہ اور عسرت
وافلاس کی زندگی کو انہوں نے محض رضائے الٰہی کی خاطر اختیار کیا تھا۔ حالت امن میں و
خدا کے مسکین ترین بندے تھے اور میدان جہاد میں سب سے بڑھ کر تھے۔ جب ان غریب
الدیار درویشان اسلام کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونے لگا تو سرور کائنات ﷺ نے
ان کی مستقل رہائش کے لئے مسجد نبوی سے جانب مشرق چبوترہ بنوایا۔ اصحاب صفہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم میں سے پچاس بہت مشہور ہیں ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت حنظلہؓ بن ابی عامر انصاری، حضرت عبداللہؓ بن خالد غفاری، حضرت براءؓ بن مالک، حضرت ابو ثعلبہ انصاریؓ، حضرت حبیبؓ بن زید بن عاصم انصاری حضرت خالدؓ بن زید بن حارثہ انصاری، حضرت ربیعہؓ بن کعب اسلمی، حضرت ثابتؓ بن ضحاک خزرجی، حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ، حضرت عبیدؓ مولی رسول کریمؐ، حضرت ابو کبشہؓ مولی رسول، حضرت یسار راعیؓ مولی رسول کریمؐ، حضرت معاویہ بن حکم سلمی، حضرت عکاشہؓ بن محصن اسدی، حضرت ابو سعید خدریؓ، حضرت سفینہؓ مولی رسول کریمؐ، حضرت شقران مولی رسول کریمؐ، حضرت عمرؓ بن ثعلبہ انصاری، حضرت حذیفہؓ بن اسید غفاری، حضرت خبیبؓ بن اساف انصاری، حضرت ابو ریحانہ مولی رسول کریمؐ، حضرت سعدؓ بن مالک خزرجی، حضرت سالمؓ بن عمیر، حضرت سائبؓ بن خلاد، حضرت صفوانؓ بن بیضا فہری، حضرت قرۃؓ بن ایاس، حضرت مسطحؓ بن اثاثہ، حضرت ابو فراس ربیعہؓ بن کعب سلمی، حضرت ابو مویہبہ حزنی مولی رسول کریمؐ، حضرت اوسؓ بن اوس ثقفی، حضرت ہلال مولی مغیرہؓ بن شعبہ، حضرت مسعودؓ بن ربیع، حضرت عبادہؓ بن قرص لیثی، حضرت عویمؓ بن ساعدہ بدری، حضرت شدادؓ بن اسید سلمی، حضرت سالمؓ بن عبید اشجعی، حضرت ابو بشر بشیرؓ بن معبد اسلمی،

marfat.com

حضرت عبداللہؓ بن بدر جہنی، حضرت طلحہؓ بن عمرو نضری، حضرت عبداللہؓ بن انیس جہنی، حضرت عیاضؓ بن حمار مجاشعی، حضرت حرملہؓ بن ایاس عنبری، حضرت ابوسعیدؓ ثابت بن ودیعہ اوسی، حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی، حضرت حارثہؓ بن خمیر اشجعی، حضرت عبداللہؓ بن اسود سدوسی، حضرت ابومحمد فضالہ بن عبید اوسیؓ، حضرت واثلہ بن اسقع کنانیؓ، حضرت وابصہ بن معبد اسدیؓ، حضرت ابوبشر کعب بن عمیرؓ، حضرت عمیر بن عوفؓ، حضرت حبیب بن سیانؓ، حضرت ثوبانؓ، حضرت عبداللہ بن انیسؓ، حضرت معاذ بن حارثؓ، حضرت جب بن جنادہؓ، حضرت ثابت درلیعہؓ، عتبہ بن مسعودؓ، عدیم بن ساعدؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابولبابہؓ، سلمان فارسیؓ، سالم بن عمیرؓ، حذیفہ بن یمانؓ، مسطح بن اثاثہؓ، حجاج بن عمرؓ، جناب بن ارتؓ، مسعود بن ربیعؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، مقداد بن عمرؓ، عمار بن یاسرؓ، ابوعبیدہ عامر بن جراحؓ، بلال بن رباحؓ، صہیب بن سنانؓ، زید بن خطابؓ، ابومرثدؓ، ابوعبسؓ، اوس بن ثابتؓ، محرز بن دمازؓ، عامر بن فہیرہؓ، ذوالشمالینؓ، ابوالہیثمؓ، رافع بن معلی، سعد بن خیثمہؓ، عبداللہ بن رواحؓ، عاصم بن ثابتؓ، عبداللہ بن جحشؓ، حاطب بن ابی بلتعہؓ، ابورویحہؓ، عباد بن بشرؓ، ابوایوب خالد بن زیدؓ، عتبان بن مالکؓ، سلامہ بن سلامہؓ اور مقدادؓ۔ اصحاب صفہ کے فقر و استغنا کا عجیب عالم تھا۔ ان پر کئی کئی وقت کے فاقے گزر جاتے تھے لیکن زبان پر حرف شکایت نہ آتا تھا۔ جب رسول کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ان میں سے بعض کمزوری کی وجہ سے نماز میں گر پڑتے اور بیہوش ہو جاتے۔ حضور ﷺ نماز سے فارغ ہو کر انہیں اٹھاتے اور فرماتے اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ بارگاہ الٰہی میں تمہارا کیا درجہ ہے تو خدا کی قسم اس فقر و فاقہ کو تم اور بھی زیادہ محبوب رکھو اور پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرماتے "بھوکا پیٹ ستر عقلمند عابدوں سے بھی اللہ کو پیارا ہے"۔ حضور کو اصحاب صفہ کا جتنا خیال تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ حضور کی جگر گوشہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزاہرا ؓ نے یہ کہہ کر ایک کنیز کے لئے درخواست کی کہ ابا جان چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں اور شدید محنت و مشقت نے مجھے نحیف

marfat.com

کر دیا ہے۔ حضورؐ نے ان کی بات سن کر فرمایا "بیٹی سب سے پہلے مجھے اصحاب صُفّہ کی خورد و نوش کا انتظام کرنا ہے۔ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اصحاب صُفّہ تو بھوکے مرتے ہوں اور میں اپنی بیٹی کے آرام کے لئے اسے کنیز دوں۔ بیٹی صبر و شکر سے اپنا وقت گزارو۔ حضورؐ کو اصحاب صفہ کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال تھا۔ خود بھی انہیں نہایت محبت سے تعلیم دیتے اور معلم سے بھی دلاتے جو خاص طور پر ان کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ حضورؐ کی شفقت و عنایت سے ان بزرگوں کو حدیث قرآن اور قرأت میں خوب مہارت حاصل ہو گئی تھی۔ حفظ قرآن سے بھی انہیں خاص شغف تھا اور انہی اوصاف کی بدولت وہ "قراء" کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ غزوۂ بیر معونہ میں رسول کریم ﷺ نے اسلام کی تعلیم کے لئے جو ستر اصحاب بھیجے تھے۔ ان میں بیشتر تعداد اصحاب صُفّہ کی تھی۔ جب مشرکین نے ان سے دھوکا کیا تو وہ سب نہایت بہادری سے لڑ کر شہید ہو گئے۔ سرور عالم ﷺ نے ایک دفعہ اصحاب صُفّہ کے زہد و فقر کو دیکھ کر فرمایا "اے درویشان راہ حق جو کوئی میری امت میں اس طرح گزارے جس طرح تم گزار رہے ہو تو قیامت کے دن وہ میرے رفیقوں میں ہوگا"۔ سید الخزرج حضرت سعدؓ بن عبادہ انصاری کو اکثر یہ سعادت نصیب ہوتی کہ وہ تمام اصحاب صفہ کو کھانا کھلاتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت دنیا سے سرفراز کیا تھا۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی خوشنودی کے لئے وہ اس دولت کو بے محابا اصحاب صُفّہ پر صرف کرتے رہتے تھے۔ اصحاب صُفّہ کی زندگی راہبانہ نہ تھی اور محض محتاج ہو کر بیٹھ رہنا انہیں گوارا نہ تھا۔ چنانچہ وہ صبح کو جنگل جا کر گری پڑی لکڑیاں چن لیتے اور انہیں فروخت کر کے گزر اوقات کرتے۔ جس دن کچھ نہ ملتا صبر شکر کر کے بیٹھ رہتے۔ مدینہ کے قیام اور سفر و حضر میں رسول کریم ﷺ کی خدمت و اطاعت ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ تحصیل علم ہی ان کا مقصد وحید نہیں تھا۔ جب جہاد کا موقع آتا تو یہی مسکین طبع اصحاب مجاہدین اولوالعزم بن جاتے اور شمشیر بکف ہو کر اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے لئے اپنی جانوں کی بازی لگا دیتے تھے۔ اصحاب صفہ کے لباس کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے پاس تہبند اور چادر دونوں چیزیں ہوں۔ ایک چادر یا گلیم کے سوا

marfat.com

ان کے پاس کوئی کپڑا نہ ہوتا تھا وہ اس چادر کو اپنے گلے میں اس طرح باندھ لیتے تھے کہ بعض کے نصف ساق تک لٹک آتی تھی اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچ جاتی تھی۔ جب نماز پڑھتے ہوئے وہ سجدوں میں جاتے تو اپنی چادروں کو سمیٹ لیتے تاکہ ستر کی جگہ نہ کھلے۔ حضورؐ کی تعلیم وتربیت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستقبل میں یہی بزرگ جن کا لباس پھٹے پرانے چیتھڑے ہوتا تھا اور جنہیں روٹی کا ایک ٹکڑا بھی مشکل سے میسر ہوتا تھا۔ دنیائے اسلام میں بڑی نامور شخصیتوں کے مالک بنے۔ ایک وقت تھا کہ اہل یثرب بھی ان کے ناموں سے آشنا نہ تھے۔ پھر وہ وقت آیا کہ بڑے بڑے وسیع وعریض صوبے ان کے زیرنگین تھے جن پر انہوں نے نہایت لیاقت اور دیانت سے حکومت کی۔ آقائے دو جہاں کے فیض صحبت نے انہیں کچھ کا کچھ بنا دیا۔ ان میں سے بہترین عالم، بہترین سیاست دان، بہترین معلم، بہترین سپہ سالار، بہترین حکمران، بہترین مدبر اور بہترین تاجر پیدا ہوئے۔ یہ لوگ صبر واستقامت کے اس بلند مقام پر تھے جہاں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔

عتبہ کا وہ باغ جہاں زخمی ہو کر حضورؐ نے آرام کیا

marfat.com

مدینہ منورہ کی خاک شفا

سعودی عرب میں بیشتر قدیمی تاریخی روحانی مقامات کے نشان مٹا دیئے گئے جو باقی رہ گئے ہیں ان میں بعض مقامات میں داخلہ ممنوع ہے۔ فوٹوگرافی بھی منع ہے۔ ان مقامات پر دن کے دو اڑھائی بجے تک پولیس کا پہرہ ہوتا ہے۔ سرکاری اوقات کار کے بعد پولیس والے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ یہ راز محمد شفیق کو معلوم تھا جو عرصہ سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں۔ وہ ہمارے قافلہ کو عصر کے بعد مقدس مقامات کی زیارت کے لئے لے گئے۔ حضرت سلیمان فارسیؓ کا باغ دیکھنے کے بعد وہ مقدس کنواں بھی دیکھا جس کے پانی سے حضورؐ کو غسل دیا گیا۔ وادی بطحان میں ضعیب کے نام سے ایک سفید مٹی کا میدان ہے۔ کھجوروں کے باغ کے درمیان یہ ایک چھوٹا سا میدان ہے جس کی مٹی کا رنگ سفیدی مائل ہے۔ اب نالہ کھود کر گندہ پانی خاک شفا پر بکھیر دیا گیا ہے۔ راقم نے مشاہدہ کیا گندے پانی سے مٹی کا رنگ سیاہ ہو گیا ہے تاکہ کوئی یہاں سے خاک شفا حاصل نہ کر سکے۔ کسی زمانہ میں حاجی لوگ خاک شفا مدینہ منورہ سے اپنے ہمراہ لے آتے اور بیمار لوگوں کو بطور تحفہ دیتے۔ بعض حاجیوں نے اہل خانہ کو نصیحت کر رکھی تھی دفن کرتے وقت خاک شفا کفن کے اوپر بکھیر دی جائے۔ سعودی عرب کی موجودہ حکومت نے خاک شفا کے حصول پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ کسی زمانہ میں یہ خاک ٹکیوں کی صورت میں دکان دار فروخت کرتے تھے اب خاک شفا کی فروخت کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ خاک شفا کی خصوصیت بیان سے باہر ہے۔

حضور نبی اکرمؐ ایک روز معہ صحابہ کرام جن میں کچھ زخمی تھے یہاں سے گزر رہے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے زخمی صحابہ کو حکم دیا یہ مٹی زخموں پر لگاؤ۔ جب زخمی صحابہ کرام نے مٹی زخموں پر لگائی تو یہ مٹی لگاتے ہی زخم فوراً ٹھیک ہو گئے۔ تندرست صحابہ سے بھی فرمایا اس خاک پر لیٹ کر خاک بدن پر ملو۔ علامہ زرقانی لکھتے ہیں ایک مرتبہ حضور نبی اکرمؐ قبیلہ الحارث کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے عرض کی ہم سب بخار میں مبتلا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس خاک شفا موجود ہے پھر بھی بیمار ہو یہ مٹی گھول کر پی لو۔

marfat.com

بسم اللہ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

پڑھ کر انہوں نے اس پر عمل کیا۔ سب نے شفا پائی۔ علامہ قسطلانی نے فرمایا ہے جذام (کوڑھ) اور برص کے لئے خصوصاً باقی امراض کا بہترین علاج ہے۔ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا اس مٹی میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ مولانا محمد زکریا مصنف فضائل حج و تبلیغی نصاب جو عرصہ تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے فرماتے تھے میرا تجربہ ہے دعا مذکور کے ساتھ یہ خاک طاعون کے لئے مفید ثابت ہوئی۔ لوگوں نے کثرت سے یہاں سے مٹی حاصل کی۔ ابن نجار۔ ابن جوزی۔ رزین اور ابن اثیر نے اس حدیث شریف کو بیان کیا ہے۔ حضور غزوہ تبوک سے واپس ہوئے تو حاضرین میں سے کسی نے مدینہ منورہ کے غبار سے منہ ڈھانپا۔ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مدینہ منورہ کی غبار میں شفا ہے۔

حضرت سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ نے فرمایا خاک شفا مدینے کا کوڑھ پن ختم کر دیتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاؤں میں ورم ہوا اطباء نے

مقام خاک شفاء جہاں اب گندے پانی کا تالاب بنا دیا گیا ہے

marfat.com

لاعلاج قرار دیا اور موت کی علامت تجویز کی۔ آپؒ نے خاک شفا استعمال کی اور صحت یاب ہو گئے۔ خاک شفا کا طریقہ استعمال بھی احادیث مبارکہ میں (بحوالہ جذب القلوب) مذکور ہے کہ پانی میں خاک مدینہ ڈال کر وہ پانی مریض پر چھڑک دیا جائے یا پھر وہ مریض متبرک سمجھ کر پانی پی لے اور اگر زخم ہو تو خاک شفا زخم پر لگائی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے شفا نصیب ہو گی (خاک مدینہ تھوڑی سی کسی بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر لیں اور مریضوں کو پلاتے رہیں ضرور تا بوتل میں مزید پانی ڈالتے رہیں انشاءاللہ شفا ہی شفا ہے)۔ حبیب خدا اس شہر مبارک اور اس کے غبار کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ سرور دو عالم جب بھی سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز فرما دیتے اور چادر مبارک کو اپنے چہرہ مبارکہ سے ہٹا کر فرماتے "یہ ہوائیں بھلی لگتی ہیں" اور سواری تیز کرنے کے سبب مدینہ منورہ کی اڑتی دھول جو آپ کے چہرہ پر انوار پر پڑتی تو آپ اسے صاف نہ فرماتے اور کوئی صحابی اس گرد و غبار سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے چہرہ چھپاتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے اور فرماتے خاک مدینہ شفا ہے اور اسی وجہ سے آپ نے مدینہ منورہ کا ایک نام شافیہ بھی تجویز فرمایا یعنی شفا دینے والی۔ (بحوالہ جذب القلوب)

مختلف احادیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ ہر آدمی کی پیدائش اس مٹی سے ہوتی ہے جہاں وہ دفن ہوتا ہے چنانچہ مدینہ منورہ کی خاک پاک کی فضیلت و شرف کے لئے یہی کافی ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش مبارکہ بھی اسی مقدس مٹی سے ہوئی اور آپ کا مزار پر انوار بھی یہیں موجود ہے اور آپؐ کے اکثر آل و اصحاب رضی اللہ عنہم تابعین اور دیگر عاشقان رسول اسی مبارک مٹی میں مدفون ہیں۔ چنانچہ خاک مدینہ کی یہ فضیلت اپنی تمام فضیلتوں پر حاوی ہے۔ حدیث مبارکہ میں خاک شفا کے استعمال کا طریقہ بیان کیا گیا ہے خاک پانی میں ڈال کر متبرک سمجھتے ہوئے پی جائے۔ زخم ہو تو خاک شفا زخم پر لگائی جائے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مریض کو شفا ہو گی۔ بیشتر لاعلاج مریضوں کو خاک شفا سے صحت ملی جنہوں نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ خاک شفا کے جسم پر

marfat.com

لگتے ہی آرام اور سکون مرض سے نجات مل گئی۔ برصغیر پاک و ہند میں جسمانی بیماریوں کے روحانی شفاخانے میں کئی آستانوں کی خاک سے مریضوں کو شفا مل رہی ہے۔ یہ برگزیدہ ہستیوں حضور نبی اکرمؐ کے پاؤں کی خاک ہیں۔ حضور نبی اکرمؐ تو دو جہاں کے مالک ہیں ان کے شہر کی خاک میں تو شفا ہی شفا ہے۔

الحاج ایم زمان کھوکھر میاں سعید پگانوالہ سید طاہر عباس مقام خاک شفا کے قریب کھڑے ہیں

marfat.com

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا عکس جو آپؐ نے حکمرانوں کو لکھے

marfat.com

مُہر مبارک رسول ﷺ

حضرات صحابہ جو کہ اطاعت اور جان نثاری اخلاص اور وفا شعاری کے سخت سے سخت امتحان میں ہر موقع پر درجہ اعلیٰ میں کامیابی کی سند اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا زرین تمغہ حاصل کر چکے تھے۔ بھلا وہ کب اس موقع سے چوکنے والے تھے۔ دل وجان سے تعمیل ارشاد کے لئے تیار ہو گئے اور ایک مناسب مشورہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ کہ یا رسول اللہ۔ ملوک اور سلاطین جس خط پر مہر نہ ہو اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھتے۔ حتیٰ کہ ایسے خط کو پڑھتے تک نہیں۔ آپ نے صحابہ کے مشورہ سے ایک مہر کندہ کرائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور نگینہ بھی چاندی ہی کا تھا مگر صنعت حبشہ کی تھی محمد رسول اللہ اس مہر پر کندہ تھا۔ سب سے نیچے لفظ محمد تھا اور سب سے اوپر لفظ اللہ تھا۔ اور لفظ رسول درمیان میں تھا۔

اور سلاطین اور امراء کے نام خطوط روانہ فرمائے ان کو حق کی دعوت دی اور اس سے آگاہ کر دیا کہ رعایا کی گمراہی کی تمام تر ذمہ داری تم پر عائد ہے

marfat.com

روم کے بادشاہ قیصر کے نام مکتوب

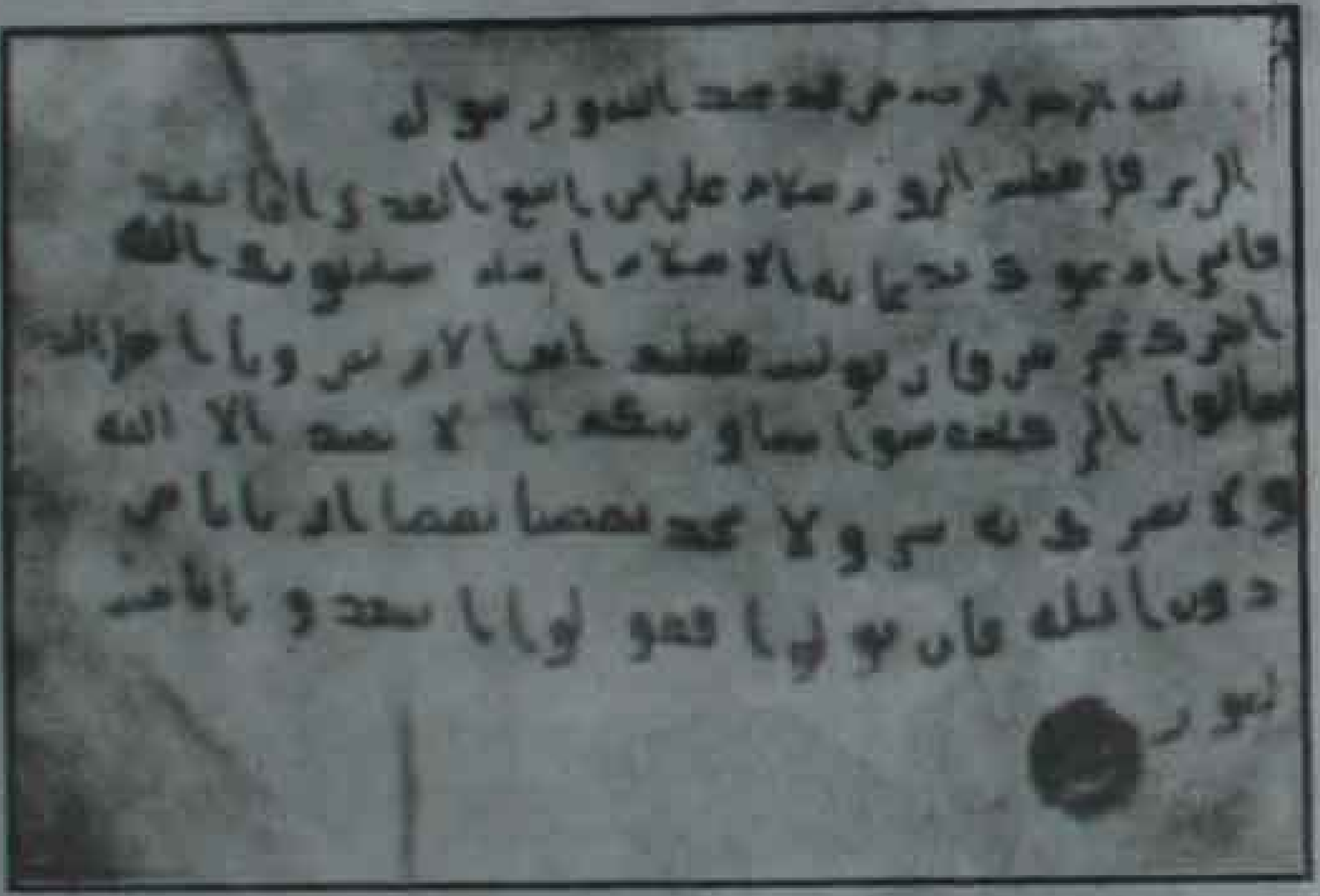

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

یہ خط ہے محمد اللہ کے بندہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل کی جانب جو روم کا بڑا شخص ہے۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے اما بعد۔ میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اس کلمہ کی جو اسلام کی طرف لانے والا ہے یعنی کلمہ طیبہ کی۔ اسلام لے آ سلامت رہے گا اور اللہ تعالیٰ دہرا اجر عطا کرے گا (جیسا کہ اہل کتاب سے حق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ (والٰئک یوء تون اجرھم مرتین) پس اگر تو اسلام سے روگردانی کرے تو تمام رعایا کے اسلام نہ لانے کا گناہ تجھ پر ہوگا کہ تیرے اتباع میں اسلام کے قبول سے باز رہے اور اے اہل کتاب اور ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں مسلم ہے وہ یہ کہ سوائے اللہ کے کسی چیز کی عبادت نہ کریں اور نہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک گردانیں اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب اور معبود نہ بنائیں۔ پس اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں یعنی اللہ کے حکم کے تابع ہو چکے ہیں۔

marfat.com

خسرو پرویز شاہ ایران کے نام مکتوب مبارک

marfat.com

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

من جانب محمد رسول اللہ بنام کسریٰ شاہ فارس۔ سلام ہے اس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں تجھ کو اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق اس دین کی دعوت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمام لوگوں کی طرف تاکہ ڈراؤں اس شخص کو جس کا دل زندہ ہے اور پوری ہو حجت اللہ کی کافروں پر اسلام لا سلامت رہے گا اور اگر تو نے روگردانی کی تو تمام مجوس کا گناہ تجھ پر ہوگا۔

طائف میں واقع مسجد بلال جہاں روایات کے مطابق محاصرے کے دنوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور باجماعت نماز ادا کی جاتی رہی

marfat.com

شاہ حبشہ نجاشی کے نام مکتوب مبارک

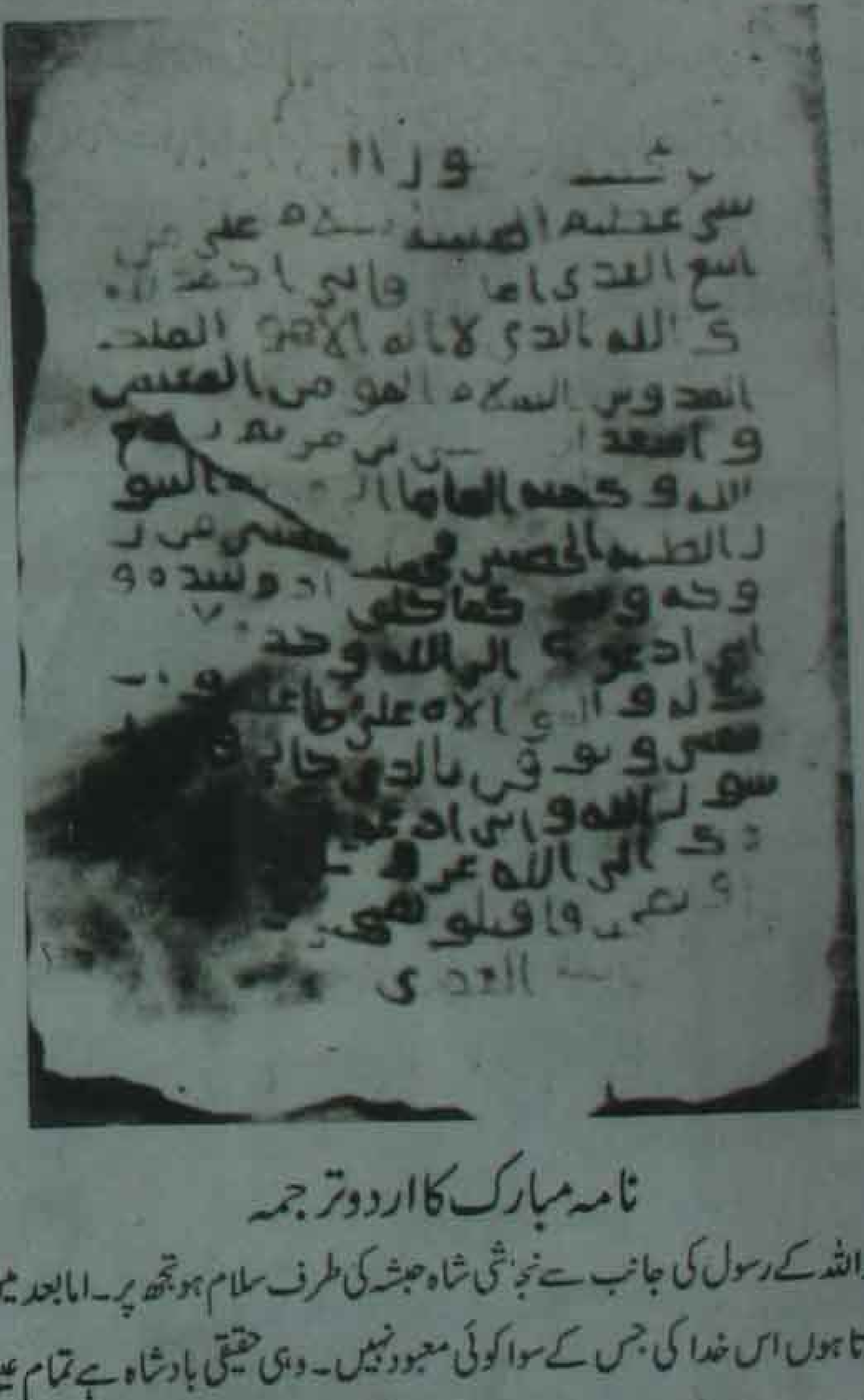

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

محمد اللہ کے رسول کی جانب سے نجاشی شاہ حبشہ کی طرف سلام ہو تجھ پر۔ اما بعد میں حمد وثناء کرتا ہوں اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی حقیقی بادشاہ ہے تمام عیبوں سے پاک ہے۔ امن دینے والا اور سب کا نگہبان گواہی دیتا ہوں کہ عیسٰی مریم کے بیٹے اللہ کی خاص روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم پاک کی طرف القا کیا جس حاملہ ہوئیں عیسٰی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے انہی کو اپنی خاص روح اور نفخ سے پیدا

marfat.com

کیا۔ جیسے آدم علیہ السلام کو اپنے بے چون وچگون ہاتھ سے بلا ماں باپ کے پیدا کیا میں تجھ کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں جو ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی محبت کی طرف اور اپنے اتباع کی طرف اور اس بات کی طرف کہ جو اللہ کی طرف سے میرے پاس آیا۔ (یعنی قرآن) اس پر ایمان لا تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں تجھ کو اور تیرے تمام لشکروں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اللہ کا پیام پہنچا چکا اور نصیحت کی پس میری نصیحت کو قبول کرو اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا مزار

marfat.com

دوسرے نجاشی کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک

اس کی وفات کے بعد جو دوسرا نجاشی اس کا جانشین ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کا ایک خط اس کے نام بھی روانہ فرمایا۔ جس کو امام بیہقی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے وہ خط یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی الاصحم عظیم الحبشۃ سلام علی من اتبع الھدیٰ و امن باللہ و رسولہ وشھدان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لم یتخذصاحبۃ ولا ولداو ان محمدا عبدہٗ و رسولہٗ و ادعوک بدعایۃ اللہ فانی انا رسولہٗ فاسلم تسلم یااھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لانعبدالا اللہ و لانشرک بہ شیئا ولا یتخذبعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون فان ابیت فعلیک اثم النصاری من قومک

از جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطرف نجاشی عظیم حبشہ سلام ہو اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور شہادت دے کہ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ اس کے بیوی ہے اور نہ اولاد۔ اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں تجھ کو اللہ کی دعوت دیتا ہوں تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں اسلام لا سلامت رہے گا۔ اے اہل کتاب آؤ ایک صاف اور سیدھی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان میں مسلم ہے وہ یہ کہ سوائے خدا کے کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں۔ پس اگر روگردانی کریں تو

marfat.com

کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان اور اللہ کے فرمانبردار رہیں۔ اے نجاشی اگر تو نے اسلام کے قبول کرنے سے انکار کیا تو تیری قوم کے تمام نصاریٰ کا گناہ تجھ پر ہوگا۔

marfat.com

مصر کے بادشاہ مقوقس کے نام مکتوب مبارک

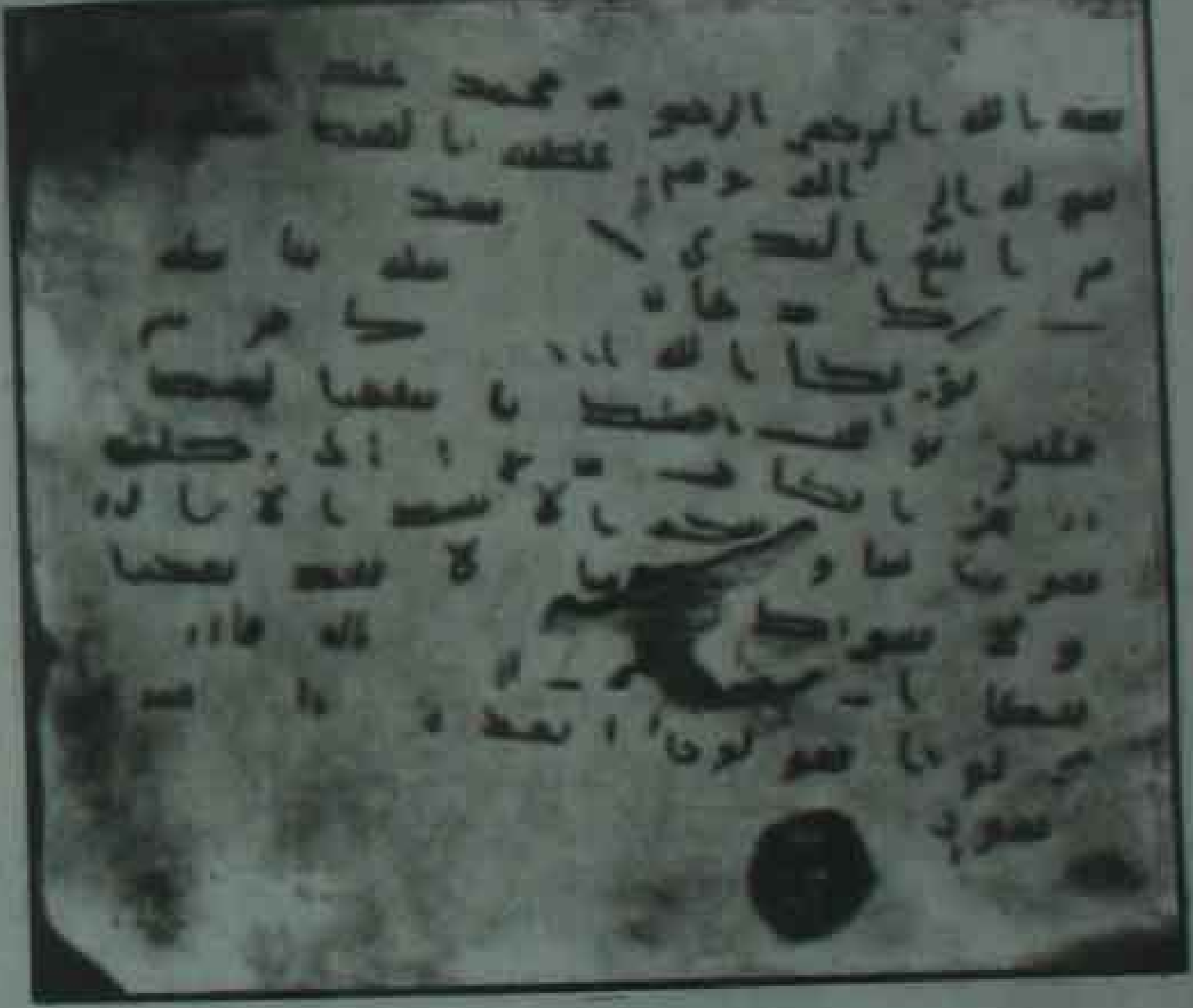

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے مقوقس عظیم قبط کے نام۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام لا۔ سلامت رہے گا اور اللہ تعالیٰ تجھ کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو نے اس دعوت سے اعراض کیا تو تمام قبط کے حق نہ قبول کرنے کا گناہ تجھ پر ہوگا۔ اے اہل کتاب آؤ ایک سیدھی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے مابین مسلم ہے وہ یہ کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں اور ہم میں کا بعض بعض کو سوائے خدا کے رب نہ بنائے پس اگر اس سے اعراض کریں تو کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم مسلمان اور اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

marfat.com

منذر بن ساوی کے نام آپ کا مکتوب

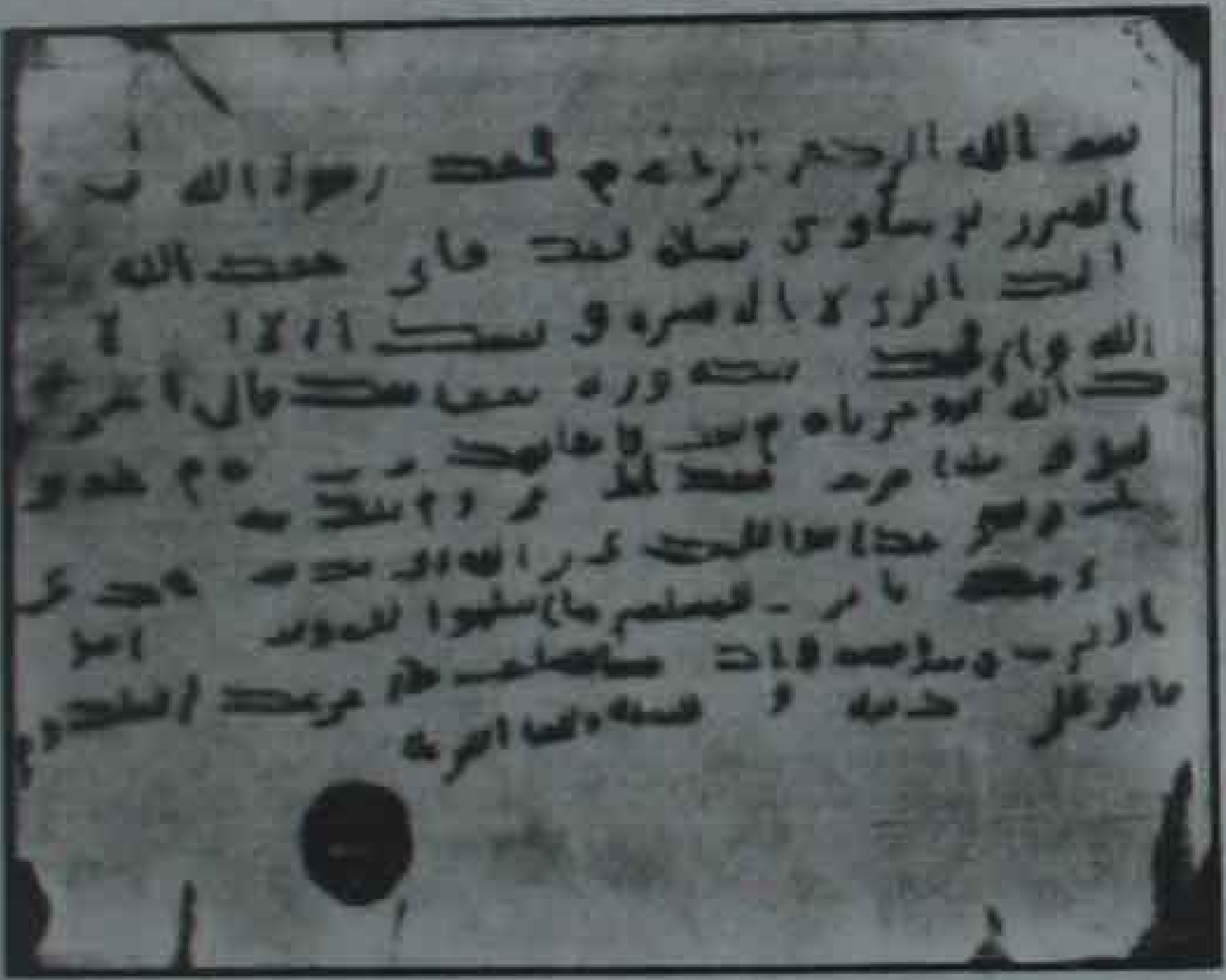

قاصد نبوی کی بادشاہ سے گفتگو

علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا والا نامہ لے کر منذر کے پاس پہنچا تو میں نے اس سے یہ کہا۔

اے منذر۔ دنیا میں تو بڑا عاقل اور ہوشیار ہے۔ آخرت کے بارے میں نادان اور ذلیل نہ بن۔ یہ مجوسیت (آتش پرستی) بدترین مذہب ہے۔ نہ اس میں عرب کا سا شرف اور کرم ہے اور نہ اہل کتاب کا سا علم۔ اس مذہب والے ان عورتوں سے نکاح کرتے ہیں جن کے ذکر ہی سے حیا اور شرم آتی ہے۔ اور ان چیزوں کو کھاتے ہیں جن کے کھانے سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں۔ دنیا میں اس آگ کی پرستش کرتے ہیں جو قیامت کے دن ان کو کھائے گی۔ اے منذر تو بے عقل اور نادان نہیں۔ تو خوب سوچ لے اور غور فکر لے۔ جو ذات کبھی جھوٹ نہیں بولتی اس کی تصدیق کرنے اور اس کو صادق اور راستباز سمجھنے میں تجھ کو کیا رکاوٹ ہے اور جو ذات کبھی خیانت نہیں کرتی اس کے امین سمجھنے میں اور جو ذات کہ اس کی بات میں کبھی خلاف نہیں ہوتا اس پر وثوق اور اعتماد کرنے میں تجھ کو کیا تردد ہے۔ اگر آپ کی ذات بابرکات ایسی ہی ہے اور یقیناً ایسی ہے تو سمجھ لے کہ وہ بلاشبہ اللہ کے نبی

marfat.com

اور اس کے رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسے رسول ہیں کہ جس چیز کے کرنے کا آپ نے حکم دیا۔ اس کے متعلق کوئی ذی عقل یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ کاش آپ اس چیز سے منع فرماتے اور جس چیز کے کرنے سے آپ نے منع فرمایا اس کے متعلق کوئی ذی عقل اور ذی ہوش یہ نہیں کہہ سکتا کہ کاش آپ اس چیز کے کرنے کا حکم دیتے۔ یا جس چیز کو جس حد تک آپ نے معاف فرمایا اس سے زائد معاف فرماتے یا جس چیز کی آپ نے جو سزا تجویز فرمائی اس میں کوئی تخفیف یا کمی فرماتے۔ اس لئے کہ آپ کا ہر امر اور ہر نہی اور آپ کا ہر ارشاد اہل عقل اور اہل نظر کی انتہائی تمنا اور آرزو کے مطابق ہے۔

حضرت عثمان غنی کا کنواں

marfat.com

شاہِ عُمّان کے نام نامۂ مبارک

نامہ مبارک کا متن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد بن عبدالله و رسوله الی جیفر وعبد ابنی الجلندی سلام علی من اتبع الهدیٰ اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام اسلما تسلما فانی رسول الله الی الناس کافة لانذر من کان حیا و یحق القول علی الکافرین و انکما ان اقررتما بالاسلام و لیتکما و ان ابیتما ان تقرابالاسلام فان ملککما زائل عنکما و خیلی تحل بساحتکما و تظهر نبوتی علیٰ ملککما.

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

یہ خط ہے محمد بن عبداللہ رسول اللہ کی طرف سے جیفر اور عبد پسران جلندی کی طرف۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے۔ اما بعد میں تم دونوں کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اسلام لے آؤ سلامت رہو گے۔ اس لئے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمام لوگوں کی طرف تاکہ ڈراؤں اللہ کے عذاب سے اس کو کہ جو زندہ ہو اور ثابت ہو اللہ کی حجت کافروں پر تم اگر اسلام کا اقرار کرو تو تم کو تمہارے منصب پر بدستور باقی رکھیں گے ورنہ سمجھ لو کہ تمہاری سلطنت عنقریب زائل ہونے والی ہے۔ اور میرے سوار تمہارے گھر کے صحن تک پہنچیں گے اور میری نبوت اور رسالت تمہارے ملک کے تمام ادیان پر غالب آ کر رہے گی۔

marfat.com

رئیسِ یمامہ ہوذہ بن علی
کے نام
نامۂ مبارک

نامہ مبارک کا متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من محمد رسول اللہ الیٰ ہوذۃ بن علی سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ و اعلم ان دینی سیظھر الیٰ منتھی الخف والحافر فاسلم تسلم واجعل لک ماتحت یدیک

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

یہ خط ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوذۃ بن علی کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے معلوم کرلو کہ میرا دین وہاں تک پہنچے گا جہاں اونٹ اور گھوڑے پہنچ سکتے ہیں اسلام لے آؤ سلامت رہو گے اور تمہارے مقبوضات پر تم کو بدستور برقرار رکھیں گے۔

marfat.com

امیرِ دمشق حارث غسانی

کے نام

نامہ مبارک

نامہ مبارک کا متن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من محمد رسول الله الی الحارث بن ابی شمر سلام علے من اتبع الهدیٰ و امن بالله و صدق فانی ادعوک الی ان تؤمن بالله وحده' لا شریک

نامہ مبارک کا اردو ترجمہ

محمد اللہ کے رسول کی طرف سے حارث بن ابی شمر کے نام۔ سلام ہو اس پر جو ہدایت کا اتباع کرے اور اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے احکام کی تصدیق کرے۔ پس میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اس بات کی کہ تو ایمان لائے اس ایک خدا پر جس کا کوئی شریک نہیں اگر تو ایمان لے آیا تو تیری سلطنت باقی رہے گی۔

marfat.com

مدینہ منورہ میں باغ حضرت سلمان فارسیؓ

سال 2000ء میں حج کے موقع پر مدینہ منورہ میں حاضری کے دوران باغ حضرت سلیمان فارسیؓ کا دیدار حاصل نہ ہوسکا کیونکہ مقامی ٹیکسی ڈرائیور پولیس کے ڈر اور خوف سے صرف چند مقامات کی زیارت کرواتے ہیں۔ ان مقامات میں زیادہ تر مشہور مساجد ہوتی ہیں۔ سال 2002ء جب عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی تو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس مقامات پر جی بھر کے حاضری ہوئی۔ ان مقامات کا دیدار نصیب ہوا۔ جنہیں حضور نبی اکرمؐ کے قدم مبارک چومنے کی سعادت نصیب ہوئی ایسے ہی مقدس مقامات میں ایک مقام باغ حضرت سلمان فارسیؓ ہے۔ اس باغ میں کھجوروں کے درخت ہیں جو عہد ماضی کی داستانیں لئے کھڑے ہیں۔ باغ کے اردگرد تراشے ہوئے پتھروں سے دیوار تعمیر کی گئی ہے۔ باغ کے قریب ہی حضرت سلمان فارسیؓ کا مکان بتایا جاتا ہے۔ جس کی اس وقت صرف چاردیواری باقی رہ گئی ہے۔ یہ مکان بھی سیاہ پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے۔ قریب ہی ٹیوب نصب ہے۔ مکان کے چاروں طرف صحن ہے جس کے چاروں طرف لوہے کی تاروں کا جنگلہ نصب کیا گیا ہے تاکہ یہ تاریخی مکان اور احاطہ محفوظ رہ سکے۔ باغ حضرت سلمان فارسیؓ اور مکان کے درمیان پختہ سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ ان مقامات پر زائرین کا داخلہ ممنوع ہے۔ دفتری اوقات کے بعد شرطے یعنی پولیس اپنے گھروں کو چلی جاتی ہے تو ان مقامات پر حاضری کا موقع مل جاتا ہے۔ ہماری خواہش تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھوں کے لگائے ہوئے پورے کھجوروں کے درخت دیکھنے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ لیکن کوئی راہنمائی کا بورڈ اویزاں نہ ہونے کی وجہ سے ایسا نہ ہوسکا نہ ہی کوئی مقامی باشندہ ملا جس سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی۔ البتہ تاریخی کتابوں میں باغ حضرت سلمان فارسیؓ کی تفصیل درج ہے۔ کتاب سیرت ابن ہشام طبقات ابن سعد میں باغ سلمان فارسیؓ کے بارے تحریر ہے۔ سیدنا سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں۔ اے ابن عباس جس طرح میں نے سارا واقعہ تمہیں تفصیل سے سنادیا ہے اسی طرح میں نے اپنی ساری روداد صحابہ کرامؓ کے مجمع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

marfat.com

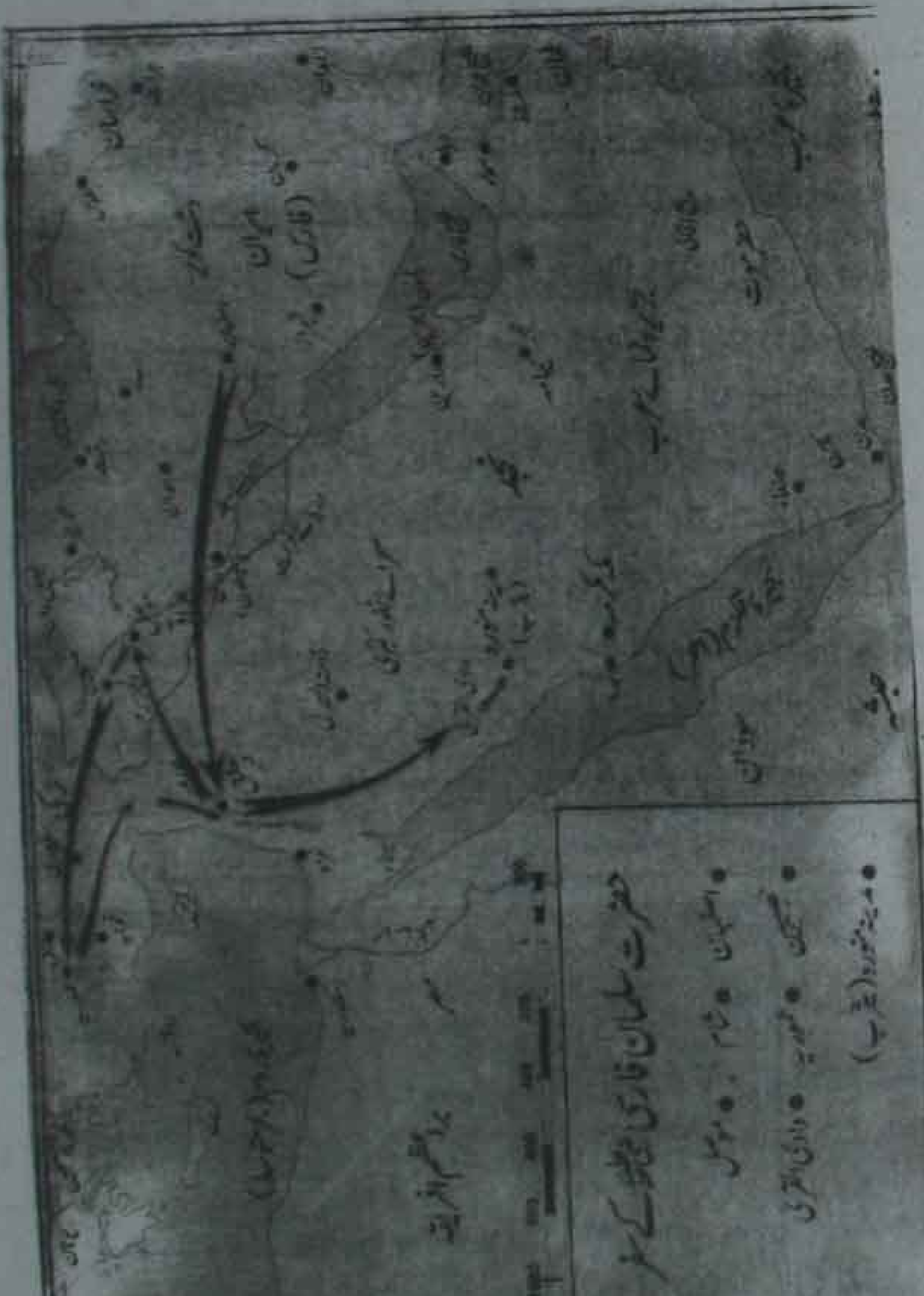

marfat.com

بیان کی۔ آپ قبول اسلام کے بعد حسب معمول اپنے مالک کے باغ میں کام کرتے رہے۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! اپنے آقا سے حساب کرلو۔ یعنی اسے کچھ معاوضہ دے دو۔ وہ تمہیں آزاد کردے۔ سیدنا سلمان نے اپنے آقا سے بات کی۔ اس نے کہا سلمان اگر حساب چاہتے ہو تو چالیس اوقیہ سونا ادا کردو اور تین سو درخت کھجور کے لگادو۔ جب وہ پھل دینے لگ جائیں تو تم آزاد ہو۔ سلمان فارسیؓ نے یہ سارا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپؐ نے صحابہ سے فرمایا، سلمان کے لئے پودوں سے امداد کرو۔ کوئی دس لے آیا، کوئی بیس۔ یہاں تک کہ تعداد پوری ہوگئی۔ سلمان فارسیؓ سے فرمایا۔ جاؤ گڑھے بنا کر رکھو۔ پودے میں خود آکر لگاؤں گا۔ گڑھے تیار ہو گئے۔ حضورؐ تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے پودے گڑھوں میں رکھ دیئے اور دعاء برکت فرمادی۔ ایک سال نہ گزرنے پایا تھا کہ باغ نے پھل دے دیا۔ تین سو پودوں میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو خشک ہو گیا۔ یا پھل نہ دیا ہو۔ درختوں کا قرض تو اتر گیا۔ ۴۰ اوقیہ سونا باقی رہ گیا تھا۔ ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہوکر سونے کی ڈلی پیش کی۔ آپ نے فرمایا سلمان کہاں ہے؟ عرض کی حاضر ہوں۔ فرمایا، یہ سونا لے جاؤ اور اپنے مالک کا یہ قرض بھی چکا دو۔ بظاہر وہ تھوڑا معلوم ہوتا تھا۔ میں نے عرض کی، سونا تھوڑا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے تمہارا قرض ادا کردے گا۔ چنانچہ سونا تولا گیا تو وہ ٹھیک چالیس اوقیہ تھا۔ اب آپ آزاد ہو گئے اور غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش کام کرتے رہے۔

کتاب مدینۃ الرسولؐ از انصر منظور احمد شاہ میں باغ حضرت سلمان فارسیؓ کے بارے تحریر ہے: حضور سید عالم ﷺ کے مقدس ہاتھوں سے لگائے گئے اس باغ میں کھجور کے دو درخت ۵ سے ۳۰ برس تک زیارت گاہ عوام وخواص بنے رہے۔ ان درختوں کی کھجوریں تمام کھجوروں سے لمبی، موٹی اور لذیذ محسوس ہوتی تھیں۔ ہر حاضری پر ان پودوں کی زیارت کا موقعہ ملتا رہا۔ ۱۹۷۶ء میں یہ دونوں درخت کاٹ دیے گے بلکہ جلا دیے گئے کہ لوگ ان کا ادب واحترام کرتے ہیں۔ ان پودوں کی کھجوریں خاصی مہنگی ملتی تھیں۔ لوگ ہاتھوں ہاتھ تبرک لے جاتے۔ مدینہ منورہ کے چند مشہور باغ یہ ہیں۔ باغ سیدنا ابوہریرہؓ ۲۔ باغ عروہ بن زبیرؓ ۳۔ باغات ابن بکرؓ ۴۔ باغ

marfat.com

مروانؓ ٥۔باغ سعید بن وقاصؓ ٥۔ثنیۃ الشرید ۔باغ سلمان فارسی کے علاوہ بھی باغات وادی عقیق میں ہیں۔باغ سیدہ فاطمۃ الزہرا روایت بیان کی کہ ترک دور میں مسجد کے صحن میں مقدس کھجوروں کے چند درخت تھے جسے اہل مدینۃ الرسولؐ باغ فاطمہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔آج سے پچاس برس پہلے کی تصویر میں کھجور کے درخت نمایاں نظر بھی آتے ہیں۔ان کھجوروں کے درختوں کی تعداد پندرہ تھی۔علامہ سمہودی علیہ الرحمہ نے وفاء الوفاء شریف میں ان کھجوروں کے درختوں کا ذکر کیا ہے۔سیارہ ڈائجسٹ صحابہ کرام کے مطابق حضرت سلمان فارسیؓ کے مسلمان ہونے کا واقع یوں ہے۔عموریہ کے مرد درویش نے اکھڑی ہوئی آواز میں کہا۔" اے حق کے متلاشی بیٹے میں تمہیں کیا مشورہ دوں؟ اس وقت ساری دنیا بحر عصیاں میں غرق ہے۔کفر و شرک کی بجلیاں چاروں طرف کوندرہی ہے۔اس دنیا میں مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کے پاس تجھے بھیجوں۔البتہ اب اس نبی آخر الزماں کے ظہور کا وقت قریب ہے جو صحرائے عرب سے اٹھ کر دین حنیف کو زندہ کرے گا اور اس زمین کی طرف ہجرت کرے گا۔جس پر کھجور کے درختوں کی کثرت ہوگی۔اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔وہ ہدیہ قبول کرے گا لیکن صدقہ کو اپنے لئے حرام سمجھے گا۔اگر تم اس پاک نبی کا زمانہ پاؤ تو اس کی خدمت میں ضرور حاضر ہونا۔" یہ کہہ کر اسقف نے آخری ہچکی لی اور مولائے حقیقی سے جاملا۔اسلام قبول کرنے سے

حضرت سلمان فارسیؓ کے نام سے منسوب کھجوروں کا باغ

marfat.com

قبل حضرت سلمان فارسیؓ کا نام مابہ تھا۔ اور نبی آخر الزماں کی جستجو۔ وہ ہر وقت اسی ٹوہ میں رہتا کہ کوئی قافلہ ملے تو اس کے ساتھ اس سرزمین میں پہنچ جائے جہاں نبی آخر الزماں کو مبعوث ہونا ہے۔ آخر ایک دن اس کی دلی مراد بر آئی۔ قبیلہ بنو کلب کا ایک قافلہ عموریہ سے گزرا۔ مابہ کو معلوم ہوا کہ اس قافلہ کو عرب جانا ہے تو وہ فوراً رئیس قافلہ کے پاس پہنچا اور اس سے ملتجی ہوا کہ میرے مویشی آپ لے لیں اور مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلیں۔ رئیس قافلہ فوراً رضامند ہو گیا اور مابہ کی گائیں اور بکریاں اپنے قبضے میں کر کے اسے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب قافلہ وادیٔ القریٰ میں پہنچا تو قافلہ والوں کی نیت اس سادہ دل نوجوان کے متعلق بدل گئی اور اسے غلام بنا کر ایک یہودی کے پاس بیچ دیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ نے کئی غزوات میں حصہ لیا۔ غزوۂ احزاب کے وقت مشرکین کا ایک لشکر گراں مدینہ پر چڑھ آیا۔ حضورؐ نے جنگ کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایران کے جنگی طریقوں سے خوب واقف تھے، عرض کیا "یارسول اللہؐ دشمن کے ٹڈی دل کے مقابلے میں ہماری تعداد بہت تھوڑی ہے اس لئے کھلے میدان میں لڑنا مناسب نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ مدینہ کے چاروں طرف خندق کھود کر شہر کو محفوظ کر دیا جائے۔"

حضورؐ نے ان کی تجویز کو بہت پسند کیا اور خندق کھودنے کا حکم جاری کر دیا۔ رسول کریمؐ کے ہمراہ

حضرت سلمان فارسیؓ کے باغ کی قدیمی کھجوروں کے درخت

marfat.com

تین ہزار صحابہؓ اس کام میں شریک ہوئے اور تقریباً پندرہ دن کی محنت شاقہ کے بعد پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق تیار ہوگئی۔ حضور نے فرمایا سلمانؓ میرے اہل بیت سے ہیں۔ غزوۂ احزاب کے بعد حضرت سلمانؓ ہر غزوہ میں شریک رہے۔ ان کا عشق رسولؐ اور شوق جہاد دیکھ کر ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا۔ "جنت تین آدمیوں کا اشتیاق رکھتی ہے۔ علیؓ۔ عمارؓ اور سلمانؓ۔ ایک اور موقع پر حضورؐ نے انہیں " سلمان الخیر " کا لقب دیا۔ سرور کائنات کی رحلت کے بعد سلمان فارسیؓ نے عرصہ تک مدینہ میں قیام کیا۔ فاروق اعظمؓ کے عہد خلافت میں انہوں نے عراق میں سکونت اختیار کرلی۔ ایران پر لشکرکشی کے وقت وہ بھی مجاہدین اسلام میں شریک ہوگئے اور کئی معرکوں میں داد شجاعت دی۔ فاروق اعظمؓ ان کے مرتبہ شناس تھے۔ انہوں نے سلمانؓ کو مدائن کی گورنری پر مقرر فرمایا اور تقریباً چار یا پانچ ہزار درہم ان کی تنخواہ مقرر کی۔ لیکن ان کو جو تنخواہ ملتی اسے مساکین میں تقسیم کردیتے اور خود چٹائی بن پر روٹی کماتے۔ چٹائی کی آمدنی کا ایک تہائی خیرات کردیتے۔ خطبہ دیتے تو ایک معمولی عبا پہن کر۔ آپ کے پاس اونٹ کے بالوں کا ایک بوسیدہ کمبل تھا۔ دن کے وقت اسے اپنے بدن پر ڈال لیتے اور رات کو سوتے وقت اوڑھ لیتے۔ ایک دن مدائن کے

باغ حضرت سلیمان فارسی میں کھجوروں کا پھل

marfat.com

بازار میں جا رہے تھے کہ ایک ناواقف شخص نے انہیں مزدور سمجھ کر اپنا سامان اٹھانے کے لئے کہا۔ حضرت سلمانؓ سامان اٹھا کر اس کے پیچھے چل پڑے۔ راستے میں لوگوں نے دیکھا تو کہا "اے امیر۔ آپ نے یہ بوجھ کیوں اٹھا رکھا ہے لائیے ہم اسے پہنچا دیں۔ سامان کا مالک ہکا بکا رہ گیا۔ نہایت شرمندہ ہو کر حضرت سلمانؓ سے معافی مانگی اور ان کے سر سے سامان اتروانا چاہا۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا! بھائی تو نے یہ سامان اٹھوا کر اپنے مکان تک لے جانے کا ارادہ کیا تھا۔ اب میں اسے منزل مقصود پر پہنچا کر ہی دم لوں گا۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت سلمان فارسیؓ کے گھر گیا۔ دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے آٹا گوندھ رہے ہیں۔ پوچھا، خادم کہاں ہے؟ حضرت سلمانؓ نے جواب دیا کسی کام سے بھیجا ہے۔ میں یہ مناسب نہیں سمجھا کہ دو دو کاموں کا بوجھ اس پر ڈالوں۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت سلمانؓ سے کہا آپ بے گھر اور بے در ہیں۔ میں آپ کے لئے ایک مکان بنانا چاہتا ہوں۔ حضرت سلمان نے انکار کیا لیکن وہ شخص پیہم اصرار کرتا رہا۔ آخر حضرت سلمانؓ نے فرمایا۔ بھائی! اگر تمہیں میرے لئے مکان ضرور ہی بنانا ہے تو اس طرح بناؤ کہ اگر لیٹوں تو پیر دیواروں سے لگیں اور اگر کھڑا ہوں تو سر چھت سے مل جائے۔ اس شخص نے ان کی خواہش کے مطابق مختصر سی جھونپڑی بنا دی۔ حضرت سلمان نے ۳۵ھ میں بعہد خلافت امیر

آب کنواں حضرت سلمان فارسیؓ

maarifat.com

المومنین حضرت عثمان ذوالنورینؓ وفات پائی۔ مرض الموت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ان کی عیادت کے لئے گئے تو سلمانؓ زار زار رونے لگے۔ حضرت سعدؓ نے پوچھا۔ "ابوعبداللہ (سلمانؓ فارسی کی کنیت) رونے کا کون سا محل ہے۔ رسول کریم تم سے راضی رخصت ہوئے۔ اب تو تھوڑے عرصے میں اپنے آقا سے ملاقات ہوگی۔ حضرت سلمانؓ نے جواب دیا، خدا کی قسم میں موت سے نہیں گھبراتا اور نہ مجھے دنیا کی خواہش ہے، بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ سرور کائنات نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ دنیا جمع نہ کرنا اور دنیا سے اس طرح جانا جس طرح میں جاتا ہوں۔ اب میرے پاس اسباب جمع ہوگیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں اپنے آقا کے جمال سے محروم نہ ہو جاؤں۔ یہ اسباب جس کی وجہ سے حضرت سلمانؓ گریہ وزاری کر رہے تھے۔ محض ایک بڑے پیالے، ایک لوٹے، ایک بوسیدہ کمبل اور ایک نسلہ پر مشتمل تھا۔ تکیہ کی جگہ سر کے نیچے دو اینٹیں رکھی ہوئی تھیں۔ آپ نے حضرت سعدؓ اور دوسرے لوگوں کو نصیحت کی کہ ہر حال میں خدا کو یاد رکھو اور کوشش کرو کہ حج یا جہاد کرتے ہوئے یا قرآن پڑھتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کرو اور خیانت کی حالت میں نہ مرو"۔ حضرت سلمانؓ کو سرور کونین سے والہانہ محبت تھی۔ وہ اپنے وقت کا بیشتر حصہ حضورؐ کی خدمت میں گزارتے تھے اور مقدور بھر فیضان نبوی سے بہرہ یاب ہوتے۔ حضرت سلمان فارسیؓ سے ساٹھ حدیثیں مروی ہیں۔

طویل عمر پانے والے صحابی حضرت سلمان فارسیؓ کا مدائن (عراق) میں مزار

marfat.com

صحابی رسولؐ حضرت ابوذر غفاریؓ

آپ دولت کی مساویانہ تقسیم کے بڑے حامی تھے

حضرت ابوذر غفاریؓ کی تعلیمات آج بھی زندہ ہیں ان کی روح آج بھی ہمارے معاشرہ کے بے رحم امراء کے خلاف احتجاج کر رہی ہے۔ یہ آواز آج بھی سچائی کی طرح اٹل ہے حقیقت ہے یہ آواز اس آواز کی ترجمانی کر رہی ہے جو غار حرا سے پوری انسانیت کے لئے پیغام بن کر اُبھری۔ حضرت ابوذر غفاریؓ دولت کی منصفانہ تقسیم کے پر جوش مبلغ اور درویش صفت صحابی رسولؐ ہیں جن کی آواز بھی مسلمانوں کو دعوت فکر دے رہی ہے۔ آپؓ زہد و تقویٰ اور حق گوئی و بے باکی میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ وہ ایک درویش صفت انسان انتہائی سادہ مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ آپؓ حضرت عثمانؓ کے عہد تک زندہ رہے انہوں نے مسلمانوں میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو بڑی شدت سے محسوس کیا کہ مسلمان ارشادات نبویؐ سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی نظر میں یہ ایک بہت بڑی خرابی تھی جو اُمت مسلمہ کے مستقبل کو تباہ و برباد کر سکتی تھی۔ اس لئے انہوں نے مسلمانوں میں بڑھتی ہوئی ہوس زر کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے حضورؐ کے ارشادات لوگوں کے کانوں تک پہنچائے۔ جب آپ نے دیکھا کہ مسلمان دولت دنیا کے دلدادہ ہو رہے ہیں دین اسلام کی سچی اور حقیقی روح ان میں ختم ہو رہی ہے رہائش کے لئے عالی شان محلات خدمت کے لئے غلاموں کا لشکر گھوڑوں، اونٹوں، بھیڑ بکریوں کے بڑے بڑے گلے، قیمتی اور فاخرہ لباس، شاندار ساز و سامان، زر و دولت کا حصول ان کا دستور بن رہا ہے حضرت عمرؓ کے عہد کی فتوحات کے نتیجے میں

marfat.com

مسلمانوں پر نچھاور ہونے والی دولت نے ان کو ان تعلیمات سے دور کر دیا ہے تو حضرت ابوذر غفاریؓ کی پرجوش اور خلوص سے لبریز آواز ہی تھی جس نے مسلمانوں کو جھنجوڑا اور ان کو ان کے اصل فرائض یاد دلائے۔ مشہور مورخ مسعودی کے بقول حضرت زبیرؓ ایک ہزار غلاموں کے مالک تھے۔ ایک ہزار گھوڑے ان کی ملکیت تھے۔ صرف عراق کی اراضی سے ان کی روزانہ ایک ہزار دینار آمدنی تھی۔ اسی طرح حضرت عبدالرحمن بن عوف ایک ہزار اونٹوں، دس ہزار بکریوں، ایک سو گھوڑوں کے مالک تھے۔ کئی قریش سرداروں نے مختلف شہروں میں عالی شان محلات تعمیر کر رکھے تھے۔

جب عوام خواص ایک ہی ڈگر پر چل رہے تھے تو حضرت ابوذر غفاریؓ پکار اٹھے۔

اے دولت کے پجاریو..... یہ سونا چاندی ایک دن پگھلا پگھلا کر تمہارے جسموں پیشانیوں پہلوؤں پیٹھوں پر لگایا جائے گا۔ ان کے داغوں سے تمہارے اعضاء جل اٹھیں گے۔ فضول خرچ لوگو خدا سے ڈرو۔ اللہ کی راہ میں خیرات کرو صرف ضرورت کے مطابق اپنے

marfat.com

پاس رکھو۔ عوام دلچسپی سے ان کا واعظ سنا کرتے تھے مگر امراء پر ان کی یہ آواز ناگوار گزری۔ آپ دمشق پہنچے وہاں کی فضا اس درویش کی آواز سے تہہ و بالا ہونے لگی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے ایک ہزار دینار کی تھیلی آپ کے پاس بھیجی۔ اگلے دن اُن سے مانگی تو فرمایا ساری تھیلی خیرات کر دی ہے امیر معاویہؓ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو واپس مدینہ بھیج دیا اور حضرت عثمانؓ کو لکھا آپ حضرت عثمانؓ کے پاس حاضر ہوئے تو یہاں بھی خلیفہ کو اخوت کے انداز میں فرمانے لگے لوگوں کو مال و دولت جمع کرنے اور حب زر سے بچائیں۔ حضرت عثمانؓ نے آپ کو نجد روانہ کر دیا۔ یہاں کچھ عرصہ درویشانہ زندگی گزار کر مالک حقیقی سے جا ملے حضرت ابوذر غفاریؓ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کی روح آج بھی بدستور ہمارے معاشرے کے بے رحم اور بے حس امراء کے خلاف احتجاج کر رہی ہے۔ جس طرح اس وقت لوگوں نے آپ کی آواز پر کان نہ دھرا آج بھی اسی طرح لوگ اس آواز پر اپنا طرز عمل بدلتے نظر نہیں آتے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ جب پیدا ہوئے ماں باپ نے آپ کا نام جندب رکھا۔ ابوذر آپ کی کنیت تھی۔ آپ کا تعلق قبیلہ غفار سے تھا۔ جو لوٹ مار میں مشہور تھے۔ ابتداء میں آپ بھی ان کاموں میں دلچسپی لیتے لیکن بعد میں آپ نے ہدایت ملنے پر یہ کام چھوڑ دیا۔ آپ پیدائش کے وقت سے ہی بتوں سے نفرت کرتے رہے۔ حضورؐ کی آمد کا چرچا سن کر مکہ تشریف لائے۔ یہاں حضرت علیؓ سے ملاقات ہوئی۔ کئی دن اُن کے ہاں مہمان رہے لیکن مدعا بیان نہ کر سکے۔ بالآخر ایک دن گوہر مقصود پا گئے۔ دیدار رسالت سے مشرف ہوئے پیغام حق ملنے پر فوراً ایمان لے آئے۔ مکہ میں قریش کی زیادتیاں سہنے کے بعد آپ واپس بنو غفار چلے گئے۔ اپنی والدہ اور بھائی کو دعوت حق دی جو فوراً ایمان لے آئے۔ آپؓ لوگوں کو اس حال میں دیکھنا چاہتے تھے جیسے وہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے وہ اس بات کی تبلیغ کرتے۔ غریب ان میں دلچسپی لیتے۔ امراء خوفزدہ رہتے۔ دمشق سے مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہوئے۔ بہت سی مشکلا[illegible]نہ کے لوگوں نے آپ

marfat.com

کا پر تپاک خیر مقدم کیا۔ کئی لوگ آپ کو مال و دولت دینے کی کوشش کرتے لیکن آپ قبول نہیں فرماتے اور کہتے دنیا کا مال اپنے پاس رکھو۔ مجھے خریدنے کی کوشش نہ کرو آپ مسجد نبویؐ میں دن رات عبادت میں مشغول رہنے لگے۔ انہوں نے دنیا کی ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور اللہ سے دل لگا لیا تھا۔ جب رات ہو جاتی تو ان اصحاب رسولؐ کے ساتھ مسجد میں رات گزار دیتے جن کا کوئی گھر بار نہ ہوتا تھا۔ رسول اللہؐ عشائیہ کے وقت ابوذرؓ کو بلا لیتے اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتے۔

آپؓ نے رسول اللہؐ سے جو کچھ سنا اسے محفوظ رکھا بلکہ حفظ کیا۔ زہد و عبادت میں رسول اللہؐ کی پوری پیروی کرتے۔ ایک بار رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے اور حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ میرے اصحاب کو بلا لاؤ آپؓ ہر شخص کے پاس گئے ابوذرؓ کو بھی جگایا سب لوگ دروازے پر جمع ہو گئے۔ اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی۔ سب لوگ داخل ہوئے کوئی تیس آدمی تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کے سامنے جو کا سالن رکھا۔ فرمایا بسم

marfat.com

اللہ کر کے کھاؤ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے آل محمدؐ کو آج اس کے سوا کچھ نصیب نہیں ہوا۔ ابوذر غفاریؓ کئی غزوات میں حضورؐ کے ہمراہ رہے۔ ایک غزوہ میں آپ کو مدینہ کا حاکم بنا کر روانہ ہوئے۔ ابوذر کا حضورؐ کے نزدیک بڑا مرتبہ تھا۔ آپ سے مشورے لیا کرتے ابوذر مسجد میں رہتے دن رات گزارتے۔ گویا مسجد نبوی میں ہی آپ کا گھر تھا ایک دن ایک شخص آیا تو آپ کے پاس کچھ نہ تھا وہ شخص بولا اے ابوذر تیرا سامان کیا ہے تو ابوذر نے کہا کہ یہی مسجد میرا گھر اور سامان ہے۔ غزوہ تبوک میں حضرت ابوذر بہت پیچھے رہ گئے تھے۔ ایک مسلمان نے دور سے ایک آدمی آتا دیکھا تو کہا یا رسول اللہؐ سامنے ایک آدمی تنہا آرہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ابوذر ہی ہوگا۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہؐ یہ تو ابوذر ہیں۔ اللہ ابوذر پر رحم فرمائے تنہا ہی جائے گا۔

حضرت عمرؓ نے ابوہریرہؓ کی دولت کا حساب لگایا۔ ان سے کہا کہ میں نے تجھے بحرین کا گورنر بنایا تھا۔ تو تیرے پاس جوتے تک نہ تھے اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے ایک ہزار چھ سو دینار میں گھوڑے خریدے ہیں۔ ابوہریرہؓ بولے یہ مال مجھے تحائف ملے ہیں۔ حضرت عمرؓ درہ لے کر اٹھے ابوہریرہؓ کو اتنا مارا کہ وہ لہولہان ہو گئے۔ حضرت ابوذر بولے عمرؓ نے ٹھیک کیا اللہ اور رسولؐ کی مرضی کے مطابق حاکم کو چاہیے کہ رعایا کی بہتری کا خیال کرے نہ کہ اپنا خیال رکھے۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ حبیب بن مسلم حاکم شام کا آدمی آیا اور ابوذر سے کہا کہ میرے آقا نے تین سو دینار آپ کی ضرورت کے لئے بھیجے ہیں۔ ابوذر نے کہا کہ واپس لے جاؤ میرے سوا کوئی نہیں ملا۔ ہمارے سر چھپانے کو بکریوں کا گلہ کافی ہے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کسی امیر خلیفہ سے ڈرنے والے نہیں تھے۔ ایک انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ نے مروان بن الحکم کو افریقہ کے خراج میں پانچواں حصہ دیا۔ حارث بن ابی العاص کو تین لاکھ درہم دیئے۔ زید بن ثابتؓ کو ایک لاکھ درہم دیئے جب آپ کو یہ کچھ معلوم ہوا آپ مسجد میں بیٹھ کر یہ آیت تلاوت کرنے لگے۔

ترجمہ: جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے

marfat.com

انہیں تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ یہ سونا چاندی قیامت کے دن گرم آگ سے تاپ کر ہم وہ داغا جائے گا۔

حضرت عثمانؓ نے آپ کو ملک شام جانے کا حکم دیا ابوذرؓ شام پہنچے تو ان دنوں حضرت امیر معاویہ اپنا محل تعمیر کر رہے تھے۔ آپ نے ان سے کہا اگر یہ خدا کا مال ہے تو خیانت ہے اور اگر تیرے مال سے ہے تو اسراف ہے۔ امراء نے اونٹنی پر سوار کر کے آپ کو ملک بدر کر دیا۔ رسول اللہ کا یہ درویش صحابی بھوک پیاس کی صعوبتیں برداشت کرتا رہا اور حضور کا یہ فرمان پورا ہوا کہ اکیلا ہی جائے گا۔ آج امراء مال و دولت کے پیچھے پڑے ہیں وہ تعلیمات جو نبی اکرمؐ نے دی تھیں ان کو بھلا دیا گیا ہے۔ عرب کے بدو جب تک ان تعلیمات پر عمل کرتے رہے وہ دنیا اور کفار پر فتح یاب ہوتے رہے۔ لیکن جب سے مسلمانوں نے ان تعلیمات سے منہ موڑ لیا ہے وہ تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ آج ایک طرف مسلمان امراء عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو دوسری جانب غریب مسلمان فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ غریبوں کو شام کا کھانا میسر نہیں اسلام نے اس غیر منصفانہ نظام کے خاتمہ کا درس دیا ہے۔ مسلمان اس پر عمل کر کے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے سینہ سپر ہو سکتے ہیں قرون اولیٰ کا وہ دور واپس آ سکتا ہے جب مسلمان دنیا پر چھا گئے تھے۔

marfat.com

قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں

marfat.com

قلعہ خیبر تاریخ کے آئینے میں

غزوۂ خیبر

خیبر کا سرسبز شاداب علاقہ مدینہ کے شمال مشرق میں 170 کلومیٹر پر واقع ہے۔ پیدل راستہ تین دن میں طے ہوتا ہے۔ یہاں ہر طرف لاوے کے جلے ہوئے 7 سے (پہاڑیاں) ہیں۔ ان کے درمیان سات وادیاں ہیں جن میں پانی کے سو چشمے ہیں یہاں کثرت سے نخلستان وسیع سبزہ زار ہیں سمندر سے 2800 فٹ بلند مقام ہے زمین زرخیز پھلوں اور اجناس کی فصلوں کے لئے بہت موزوں ہے الکتیبہ کے نخلستان میں کھجوروں کے درختوں کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ خیبر کے یہود استقلال و شجاعت اور کثرت کے لحاظ سے تمام یہودیوں میں فوقیت رکھتے تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے اوس و خزرج کی خانہ جنگیوں میں کبھی حصہ نہیں لیا۔ غیر جانبدار رہے حالانکہ ان کے ہم مذہب جو یثرب میں آباد تھے اس میں خوب ملوث تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری سے لے کر 4ھ تک بھی ان کی کوئی شرارت سامنے نہیں آئی۔ جب بنی نضیر مدینہ سے نکالے

قلعہ خیبر میں کھجوروں کا باغ

marfat.com

گئے تو انہوں نے خیبر کے قرب وجوار میں پناہ لی۔ اس کے بعد وہ سازشوں کا مرکز بن گیا۔ خیبر کے قرب وجوار میں فدک وادی القریٰ اور تیما میں بھی ان کی آبادیاں تھیں خیبر عبرانی زبان کا لفظ ہے کہتے ہیں خیبر بن قابیہ بن مہلائیل کے نام پر اس بستی کا یہی نام پڑ گیا۔ یہودیوں کی بولی میں خیبر کے ایک معنی قلعہ کے بھی ہیں۔ خیبر ایک پست اور وسیع وادی ہے۔ جس میں شہر آباد ہے۔ اس کے اطراف نخلستان ہی نخلستان ہیں۔ بلندی سے شہر نظر نہیں آتا۔ دو وادیاں نطاۃ اور الشق نامی ہیں یہاں یہودیوں کے چھوٹے چھوٹے قبائلی محلے تھے۔ ان کے اپنے کھیت، چشمے، چراگاہیں، گڑھیاں اور قلعے تھے۔ اپنی جگہ وہ خود کفیل اور حفاظتی اعتبار سے بجائے خود مستحکم تھے۔ خیبر کی آبادی میں یہودی سرداروں کے کئی بڑے اور چھوٹے قلعے بنے ہوئے تھے۔ بعض مورخوں نے ان کی تعداد سات، بارہ اور چودہ لکھی ہے۔ یہ وادی کے دونوں جانب اس طرح تعمیر کیے گئے تھے کہ بجائے خود ایک دفاعی مرکز (یونٹ) بھی تھے اور ایک دوسرے کو کمک بھی دے سکتے تھے۔ طعم (برج) کی جمع آطام ہے۔ حصن کے معنی قلعہ کے ہیں۔ کئی قلعوں کے مجموعے کا نام خیبر تھا۔ حصن ناعم (آسودہ زندگی)، حصن قموص (بے آرام شہر)، حصن الشق (ہر چیز کا آدھا)، حصن النطاۃ (کچی کھجور کا غلاف)، السلالم (حاجت پڑے پر وسیلہ)، حصن الوطیح (مٹی، کھریا)، حصن الکتیبہ (سواروں دستہ

قلعہ خیبر کا ایک مکان جو اب ویران ہو چکا ہے

marfat.com

حصن قلہ یا قلعہ الزبیر (چوٹی)، حصن صعب بن معاذ (سخت و دشوار)، حصن ابی (ابی کا قلعہ)، حصن البر (خشک زمین)، مربط (جانوروں کے باندھنے کی جگہ)، حصن نزار (نزار کا قلعہ)، حصن مصارہ (کشادہ مضبوط مکان) یہ قلعے تین حلقوں میں اس طرح واقع تھے۔ حلقہ النطاۃ۔ اس میں جو چار قلعے تھے۔ ان کے نام ناعم، نطاۃ، صعب بن معاذ اور قلعہ الزبیر ہیں۔ پانچویں قلعہ کا نام نزار تھا۔ حلقہ الشق۔ تین قلعے حصن البر، حصن ابی اور حصن شق تھے۔ حلقہ الکتیبہ۔ اس میں واقع تین قلعوں کے نام قموص، وطیح اور السلالم ان میں یہودیوں کی بیس ہزار فوج تھی۔ بعض قلعوں پر منجنیقیں بھی نصب تھیں۔ لڑائی زیادہ تر پہلے حلقے میں ہوئی دوسرے قلعے دفاعی اعتبار سے مستحکم ہونے کے باوجود زیادہ مزاحمت کے بغیر مسلمانوں کے حوالے کر دیئے گئے۔ ربیع الاول 4ھ میں بنو نضیر

قلعہ خیبر کا ایک مکان تراشے ہوئے پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے

marfat.com

نے 20 دن کے محاصرے کے بعد قتل نہ کرنے کی شرط کے ساتھ صلح کی درخواست کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اسلحہ نہ لے جانے کی شرط کے بعد ان کی جاں بخشی فرمائی۔ چنانچہ وہ لوگ اپنا تمام اثاثۃ البیت لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔ ان میں سے کچھ تو شام کی جانب چلے گئے کچھ خیبر میں جا بسے ان میں حیی بن اخطب بڑا بدنیت سازشی اور عیار سردار تھا۔ اس نے اپنا اثر ورسوخ اس درجہ بڑھایا کہ پورے خیبر کا سردار بن گیا۔ بنو قریظہ کے محاصرے کے بعد اس بدنیت اور فتنہ پرور کی گردن ماردی گئی۔ غزوۂ احزاب میں ہزیمت اور پسپائی کے باوجود یہود خیبر ایک مستقل اکائی تھے۔ بنی قریظہ کے انجام نے درپردہ انتقام پر آمادہ کیا۔ بنو نضیر کے سربراہ ابو رافع سلام بن ابی الحقیق مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوا اب خیبر کی سیاست میں ایک بہت بڑی تبدیلی آئی۔ قیادت بنو نضیر کے ہاتھوں سے نکل گئی۔ جو قریش کے حامی تھے۔ نیا سردار اسیر بن رزام منتخب ہوا۔ اس نے یہودی قبائل کو جمع کر کے کہا میرے پیشروؤں نے محمد ﷺ کے مقابلے میں جو تدبیریں اختیار کیں وہ غلط تھیں۔ صحیح تدبیر یہ ہے کہ خود محمد ﷺ کے دارالریاست (مدینہ) پر حملہ کیا جائے اور میں یہی طریقہ اختیار کروں گا۔ اس مقصد کے لئے قبیلہ غطفان کا دورہ کیا۔ انہیں خوب خوب بھڑکایا۔ ان سے معاہدہ...

میاں محمد سعید چاؤلہ الحاج ایم زمان کھوکھر خیبر کے قریب ...

marfat.com

کئی دوسرے قبائل کو بھی آمادہ کر لیا۔ اس غرض سے بیس پچیس ہزار فوج بھی جمع کر لی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ راس المنافقین عبداللہ بن ابی نے یہودیوں کو مدینہ پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ وہ مسلمانوں کے عسکری رازوں سے انہیں باخبر کرتا تھا اس طرح وہ ان کا جاسوس اور ایجنٹ تھا جب یہ اطلاعات مدینہ پہنچیں تو آنحضورﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو تحقیق کے لئے خیبر روانہ فرمایا انہوں نے چھپ کر یہودیوں کی سازشوں کو سنا اور واپس آ [illegible] تصدیق [illegible]۔ ان [illegible]ات میں مناسب

قلعہ خیبر کے چشموں سے آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے

marfat.com

سمجھا گیا کہ اس سیلاب کو امنڈ نے سے پہلے روک دیا جائے۔ حدیبیہ سے لوٹ کر ذی الحجہ میں آپ ﷺ نے کوئی بیس دن مدینہ میں قیام فرمایا۔ محرم 7ھ میں منادی کی گئی کہ صرف حدیبیہ میں حاضر لوگ جہاد کی تیاری کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں حضرت سباعؓ بن عرفطہ غفاری کو اپنا نائب مقرر فرمایا اور ہمیشہ کی طرح اپنے ہدف کو خفیہ رکھا۔ مدینہ سے شمال کی جانب کوچ کی سمت رکھی یہ راستہ ایسا تھا کہ بنو غطفان اور خیبر دونوں کی طرف جاتا تھا۔ مدینہ سے مسلمان جوں ہی نکلے عبداللہ ابن ابی نے اس کی اطلاع خیبر بھیجی اور یہ پیام بھی کہ تم لوگ سامان حرب اور تعداد میں زیادہ ہو۔ مسلمانوں سے قلعوں سے باہر مقابلہ کرو۔ سردار خیبر سلام بن مشکم نے عبداللہ سے اتفاق نہیں کیا اور قلعوں میں محصور ہونے میں عافیت سمجھی یہودان خیبر نے اپنے دو آدمیوں کو بنو غطفان کے سردار کے پاس مدد کے لئے بھیجا اور یہ بھی لالچ دیا کہ اگر خیبر میں ہم جیت گئے تو آدھی پیداوار تمہیں دیتے رہیں گے اور پہلے سے یہ بھی طے تھا کہ بنو غطفان عقب سے اسلامی لشکر پر حملہ کریں گے۔ اس طرح دو طرفہ حملہ سے انہیں مکمل طور پر ختم کرنا آسان ہوگا۔ عصر پہاڑ سے ہوتے ہوئے مقام صہبا میں قیام فرمایا یہاں آپؐ نے ستو کا کھانا تناول فرمایا۔ وضو فرما کر عصر کی نماز ادا فرمائی۔ رہبروں کو طلب کر کے فرمایا اس وقت ہم غطفان اور خیبر کے درمیان ہیں احتیاط سے

قلعہ خیبر کو تاریخی ورثہ کے طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے

marfat.com

راستہ بتاؤ۔ راستے میں نگران لشکر حضرت عبادؓ بن بشر نے یہودیوں کے ایک جاسوس کو پکڑا۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ دس ہزار غطفانی لشکر خیبر کی مدد کو چل پڑا ہے حضرت عبادؓ سے اس نے پختی کی تو اس نے جان کی امان طلب کی پھر بتایا کہ یہودی سخت خوف زدہ ہو کر قلعوں میں بند ہو گئے ہیں۔ رئیس خیبر سلام بن مشکم بیمار تھا۔ جب یہ اطلاع اس کو ملی تو اس نے کہا کہ جنگ میں قتل ہونا قیدی ہونے سے بہتر ہے۔ انتظامات کو آخری شکل دیتے ہوئے اس نے عورتوں اور بچوں کو قلعہ کتیبہ میں منتقل کیا۔ سپاہیوں کو قلعہ نطاۃ اور قموص میں جمع ہونے کا حکم دیا خوراک اور رسد کو قلعہ ناعم میں محفوظ کروادیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر رایات (رایت کی جمع) تقسیم فرمائے۔ حضورؐ کا رایت عقاب سیاہ تھا جو حضرت عائشہؓ کی ردا (چادر مبارک) سے بنایا گیا تھا اس موقع کے لئے تین خاص رایت (جھنڈے) تیار کروائے گئے۔ ایک رایت حضرت حبابؓ بن منذر، دوسرا حضرت سعدؓ بن عبادہ اور تیسرا سفید رنگ کا حضرت علیؓ کو عطا ہوا۔ مسلمانوں کا شعار اس جنگ میں یا منصور امت امت تھا۔ یعنی (فتح یاب۔۔ مارو۔ مارو) دن بھر یہودی قلعوں سے تیر اور پتھر پھینکتے رہے مسلمان ان ہی تیروں کو جمع کر کے ان کا جواب دیتے رہے۔ حضرت حبابؓ بن منذر نے عرض کیا کہ ہم جس

ایم زمان کھوکھر میاں سعید پکا نوالہ ڈاکٹر طاہر عباس مدینہ منورہ کے قریب قلعہ خیبر کے قریب کھڑے ہیں کہتے ہیں ان جالیوں کے اندر خزانہ دفن ہے

marfat.com

مقام پر ہیں وہ قلعہ نطاۃ سے بہت قریب ہے۔ بلندی سے تیر ہم تک بہ آسانی آجاتے ہیں ہمارے تیر وہاں تک نہیں پہنچ پاتے وہ اوپر سے ہماری نقل وحرکت پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے ارشاد ہوا تمہاری رائے درست ہے کوئی اور جگہ تلاش کرو انہوں نے اطراف کا جائزہ لیا مقام رجیع کو لشکرگاہ کے لئے پسند کیا۔ رسول ﷺ روزانہ لشکر کے ساتھ بنفس نفیس تشریف لاتے ان کی رہنمائی فرماتے قلعہ قموص کے محاصرے کے وقت درد سر کا عارضہ ہو گیا تھا۔ حضرت حبابؓ بن منذر نے مشورہ دیا کہ کھجوروں کے درخت کاٹ دیئے جائیں۔ حضورؐ نے اجازت دے دی قلعہ نطاۃ کے علاوہ دوسرے قلعوں کے درخت بھی کاٹ دیئے گئے۔ چار سو درخت کاٹے گئے تھے کہ یہ حکم واپس لے لیا گیا۔ رات آئی تو لشکر کو مقام رجیع پر پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا گیا۔ مقام رجیع بنو غطفان اور خیبر کے درمیان واقع تھا عسکری اعتبار سے بہت ہی موزوں جگہ تھی کہ بیک وقت دونوں دشمنوں پر نظر رکھی جا سکتی تھی۔ غطفانی اپنی چار ہزار فوج اہل خیبر کی مدد کے لئے لے جا رہے تھے کہ انہیں رجیع میں پڑاؤ کی خبر ملی اور آبادیوں کی فکر دامن گیر ہوئی تو پیش قدمی روک کر واپس چلے گئے۔ اور یہود کو اپنے حال پر چھوڑ دیا روزانہ مجاہد یہاں سے جاتے اور خیبر کے قلعوں پر یلغار کرتے یہودیوں کو بنو غطفان کے علاوہ شام کی رومی حکومت سے بھی امداد کی توقع تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے خیبر
پ

خیبر میں کھجوروں کے باغ قائم ہیں البتہ خیبر کی آبادی خیبر کے نئے شہر میں منتقل ہو چکی ہے

marfat.com

جنوب کی بجائے شمال سے حملہ کا حکم دیا۔ یہ بہت بڑی حربی تدبیر تھی اور ایک سیاسی کارنامہ بھی۔ یہود اپنے حلیفوں کی مدد سے محروم ہو گئے۔ قلعۂ ناعم۔ حضرت محمودؓ بن مسلمہ حملہ آور فوج کے افسر بنائے گئے۔ وہ مسلسل پانچ دن تک قلعہ ناعم پر حملہ کرتے رہے۔ انہیں دیکھ کر کنانہ بن الحقیق نے اوپر سے پتھر گرایا جس کی وجہ سے وہ شہید ہو گئے۔ کمان ان کے بھائی محمد بن مسلمہؓ نے سنبھالی اور قلعہ فتح کر لیا اس میں افرادی قوت کم اور مال و متاع بہت زیادہ تھا۔ قلعہ صعب بن معاذ۔ یہ دوسرا مضبوط اور مستحکم قلعہ تھا۔ محاصرہ طویل ہونے لگا تو مسلمانوں کو خوراک کی کمی کا احساس ہوا۔ آپؐ نے تمام لشکر کو ایک جگہ جمع کیا اور جھنڈا حضرت حبابؓ بن منذر کو عطا فرمایا اور یکبارگی حملہ کا حکم دیا قلعہ فتح ہو گیا اور بہت سا خورونوش کا سامان ہاتھ لگا۔ قلعہ شکن دبابے اور منجنیقیں بھی ملیں۔ قلعۂ نطاۃ۔ ایک رات حضرت عمرؓ لشکر کی نگہبانی پر مامور تھے کہ ایک یہودی گرفتار ہوا اس کا سر قلم کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا کہ مجھے اپنے نبی ﷺ کے پاس لے چلو عرض کیا کہ اگر جان کی امان پاؤں تو ایک راز بتاؤں فرمایا امن ہے عرض کیا آج رات قلعہ نطاۃ سے سب لوگ قلعہ شق میں منتقل ہو رہے ہیں صبح ہوتے ہی اس پر قبضہ کر لینا فتح کے بعد اس نے وہ تہہ خانہ بھی بتایا جہاں نقد و جنس چھپایا گیا تھا۔ یہ

قلعہ خیبر کا ایک منظر۔ مکین نئے خیبر شہر میں منتقل ہو چکے ہیں

marfat.com

بھی بتایا کہ قلعہ شق میں قلعہ شکنی کے بہت سے آلات منجنیقیں وغیرہ موجود ہیں۔ قلعہ ابی۔ قلعہ صعب بن معاذ کی فتح کے بعد حضرت حباب بن منذر نے قلعہ ابی پر حملے شروع کیے۔ اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں حضرت ابو دجانہ مسلمانوں کو لے کر قلعہ کی دیواروں پر چڑھ گئے۔ قلعہ کے اندر زبردست دو بدو لڑائی ہوئی۔ قلعہ فتح ہو گیا۔ بھیڑ، بکریاں، کپڑا اور بہت سا سامان ہاتھ آیا۔ قلعہ البر۔ قلعہ ابی کو فتح کر کے مسلمانوں نے قلعہ البر کا محاصرہ کر لیا اندر سے بے شمار پتھر اور تیر برسائے گئے۔ یہ دیکھ کر قلعہ صعب بن معاذ سے منجنیقوں کو لایا گیا ان سے قلعہ کی دیواریں گرائی

میاں سعید پگانوالہ ایم زمان گھوکھر ابو عادل قلعہ خیبر کے اس مقام کے قریب کھڑے ہیں یہاں خزانہ دفن ہے

marfat.com

نے یہ قلعہ بھی فتح ہو گیا۔ قلعہ قلہ یا حصن زبیر۔ یہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا۔ قلعہ تک نہ پہنچ سکے۔ مسلمان تین دن تک اس کا محاصرہ کیے رہے۔ لیکن قلعہ فتح نہ کر سکے ایک یہودی آیا اور کہا ان کے چشمے زمین کے نیچے ہیں اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو یہ مجبور ہو جائیں گے۔ بالآخر قلعہ سر ہو گیا۔ قلعہ قموص۔ خیبر کے قلعوں میں یہ سب میں مستحکم تھا۔ جن دنوں اس کا محاصرہ جاری تھا حضور اکرم ﷺ کو آدھے سر کا درد (صداع دردِ شقیقہ) لاحق تھا۔ محاصرہ طویل ہوا۔ لیکن قلعہ تھا کہ فتح نہ ہوتا تھا۔ ایک رات جب لشکر لوٹا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کل صبح جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا جو اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ بھی اسے دوست رکھتا ہے اور انشاء اللہ اس کے ہاتھ سے یہ قلعہ فتح ہو گا۔ صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا۔ کسی نے بتایا کہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ فرمایا انہیں لاؤ آپؐ نے دعا فرمائی اور اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا۔ حضورؐ نے انہیں زرہ پہنائی علم عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا قتال سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر ان میں سے ایک شخص بھی ہدایت پا گیا تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ قلعہ قموص مرحب کے زیر کمان تھا وہ ہزار سواروں کے برابر بہادر سمجھا جاتا تھا۔ بیس روز سے وہ قلعہ فتح ہونے نہ دیتا تھا۔

تراشے ہوئے پتھروں سے تعمیر کردہ رہائش گاہیں

marfat.com

یک دب رجز پڑھتا ہوا نکلا۔ حضرت علیؓ نے رجز پڑھا میں وہی ہوں جس کی ماں نے نام حیدر رکھا حیدر (معنی شیر) جنگل کے شیر کی طرح نہایت مہیب دونوں برق و بلا کی طرح پینترے بدل بدل کر تے رہے۔ شیر خدا نے تلوار تول کر مرحب پر ایک بھرپور وار کیا دیکھتے ہی دیکھتے غرور نخوت کا پہاڑ مین پر ڈھیر تھا مرحب کا بھائی یاسر منہ سے کف تھوکتا تلوار لہراتا بڑھا تو حضرت زبیر بن عوام مقابلہ کے لئے نکلے اور بالآخر حضرت زبیرؓ نے اسے شمشیر کی نوک پر دھر لیا اب جو شیر خدا نے قموص پر دھاوا لیا تو قلعہ کا دروازہ گرا دیا۔ مسلمانوں نے فلک آسا اور ناقابل تسخیر قلعے کی اینٹ بجادی۔ حضورؐ ہت خوش ہوئے۔ حضرت علیؓ جب میدان جنگ سے واپس آئے تو حضور اکرم ﷺ نے بڑی گرم وشی سے آپ کا استقبال کیا۔ فرمایا اے علی میں تجھ کو راضی ہوں۔ اسی قلعہ سے سردار بنی نضیر حی ن اخطب کی بیٹی اور کنانہ بن ربیع کی بیوی صفیہ اور ان دونوں چچا زاد بہنیں گرفتار ہوئیں۔ عنرت صفیہ کو ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا۔ قلعہ نزار کی فتح۔ یہ بھی مضبوط قلعوں میں شمار وتا تھا کہ اس علاقہ کا مستحکم قلعہ تھا اسی لئے اس میں حفاظت کی خاطر ہوں بچوں اور عورتوں کو رکھا گیا ما۔ مسلمان مجاہد بھی بڑھ بڑھ کر حملہ کر رہے تھے۔ جب فتح کی اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو مجاہد ظم نے قلعہ صعب بن معاذ سے حاصل شدہ منجنیقیں اور دبابوں کو کام میں لانے کا حکم دیا ان سے ھر برسائے گئے تو قلعہ کی دیواروں میں شگاف پڑ گئے۔ مجاہدین داخل ہوئے اور بڑی سخت دست ست لڑائی ہوئی۔ بالآخر انہیں شکست فاش ہوئی۔ عورتوں اور بچوں کو مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ ر خیبر کے دوسرے حلقہ کتیبہ میں جا کر پناہ لی۔ کتیبہ، وطیح اور سلالم۔ دیگر قلعوں پر قبضہ ہو گیا۔ مسلمان آخر میں وطیح اور سلالم کی جانب بڑھے۔ یہود ہر طرف سے سمٹ سمٹا کر یہاں جمع گئے۔ چودہ دن تک محاصرہ رہا۔ آخر حضورؐ نے منجنیقیں استعمال کرنے کا حکم دیا۔۔ یہود کو اپنی ہی صاف نظر آئی تو مجبور ہو کر صلح کی درخواست کی جو منظور کر لی گئی۔ اب یہودیوں نے التجا کی کی ھی پیداوار کی بٹائی پر انہیں بطور کاشت کار زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپؐ تے تو شریعت موسوی کے مطابق [illegible] فرمائی۔ ان سے ایک

marfat.com

معاہد کیا۔ یہ محاصرہ کوئی ایک ماہ جاری رہا اس میں دشمن کے تقریباً 93 آدمی ہلاک ہوئے جن میں ان کے بڑے بڑے سردار بھی تھے۔ مسلمان شہدا کی تعداد 15 بتائی جاتی ہے۔ مختلف قلعوں سے کثیر اموال، مویشی، نقد و جنس اور سیم و زر غنیمت میں حاصل ہوا۔ قلعہ نطاۃ سے ہر قسم کے ہتھیار کے علاوہ منجنیقیں بھی ملیں۔ قلعوں کو توڑنے والے دو دبابے بھی مجاہدین کے قبضے میں آئے۔ قلعہ قموص سے ایک سو زرہ بکتر، چار سو تلواریں ایک ہزار نیزے، پانچ سو عربی کمان معہ ترکش حاصل ہوئے۔ قلعہ صعب بن معاذ سے سامان رسد کے علاوہ گائے، بھیڑ، بکریاں، گدھے اور دیگر مویشی روزمرہ کی اشیاء ہاتھ لگیں۔ خاندان ابی الحقیق کا دفینہ قلعہ سلالم سے حاصل ہوا جن میں طلائی کنگن، جڑاؤ زیور، کڑے، انگوٹھیاں، بالیاں اور دیگر زیورات تھے۔ خیبر کی فتح مملکت مدینہ کے سیاسی استحکام اور ملکی سالمیت کا باعث بنی۔ اسلام کے سیاسی نقطہ نظر سے دو جانی دشمن خاموش ہو گئے۔ مشرکین مکہ حدیبیہ کے معاہدے میں جکڑے گئے۔ یہودیوں کی جڑیں کٹ گئیں مال غنیمت کے جمع ہو جانے کے بعد حضرت زید بن ثابت کو لشکر کی گنتی کا حکم ہوا۔ کل 1400 سو مجاہد شمار ہوئے پیدل کو ایک حصہ اور سوار کو دو حصے دیئے گئے۔ خمس نکالنے کے بعد زمین خیبر کے 36 حصے کئے گئے۔ 18 حصے مسلمانوں کی آئندہ ضرورت کے لئے محفوظ کر دیئے گئے۔ باقی نصف پیداوار کے عوض یہودیوں کو دیئے گئے۔ جو کچھ پیدا ہوتا مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جاتا تا این کی عہد فاروقی میں یہودیوں کو خارج البلد کر کے تمام زمینیں مسلمانوں میں ان کے حصہ کے مطابق تقسیم کر دی گئیں۔

قلعہ خیبر میں ایم زمان کھوکھر سابق مزدور رہنما کے ہمراہ کھڑے ہیں

marfat.com

مدینہ منورہ کے قریب قلعہ خیبر میں حاضری اور معرکہ خیبر کی تفصیل

اسلامی تاریخ میں قلعہ خیبر جو سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ اور دوسرے صحابہ کرام کے ہاتھوں فتح ہوا آپ نے اس معرکہ میں بہادری کے جو ہر دکھائے ان پر تاریخ اسلام ناز کرتی ہے۔ مدینہ منورہ میں آٹھ روز قیام کے دوران کئی قدیمی تاریخی اور روحانی مقامات دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی لیکن قلعہ خیبر دیکھنے کی دیرینہ خواہش کو میاں محمد سعید پگانوالہ نے پورا کر دیا۔ مدینہ منورہ میں ان کے دوست ابو عادل قیام پذیر ہیں بہت ملنسار شفقت کرنے والے انسان ہیں چار شادیاں کر چکے ہیں پانچویں شادی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگرچہ ان کا تعلق پاکستان سے ہے مگر شکل وصورت، لباس اور گفتگو سے عربی معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے مورخہ 28 نومبر 2002ء کو اپنی گاڑی پر قلعہ خیبر دیکھنے کے لئے بعد از ظہر جانے کا پروگرام بتایا۔ قلعہ خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً دو سو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ قلعہ خیبر جانے والی سڑک تبوک کی طرف جاتی ہے۔ خیبر سے اُردن کا فاصلہ 628 کلومیٹر ہے۔ سڑک شاندار اور جدید انداز میں تعمیر کی گئی ہے۔ مدینہ منورہ کی سڑکوں پر دن رات بہت زیادہ ہلکی اور بھاری گاڑیاں رواں دواں رہتی ہیں۔ مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے طریق خطار رالقدم طریق حمزہ اور طریق سلطانہ سے گزرتے ہوئے تبوک روڈ پر رواں دواں تھے۔ ابو عادل اور میاں سعید بتا رہے تھے وہ سامنے پہاڑ پر سعودی عرب کے حکمران شاہ فہد کا محل ہے۔ یہ محل پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر کیا گیا ہے۔ ملک فہد ہسپتال قرآن مجید شائع کرنے والی عمارت کا سرسری جائزہ لیا اور اپنی منزل مقصو قلعہ خیبر دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ سڑک کے دونوں طرف خشک پہاڑیاں ہیں۔ پہاڑوں کے دامن میں کھجوروں کے باغ دیکھے۔ کھجوروں کے باغ میں اُونٹ گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ اس سڑک پر میلوں تک کوئی شہر یا آبادی سبزہ کے آثار نہیں ملتے۔ ابو عادل نے بتایا کہ مدینہ منورہ کے گرد و نواح جو پہاڑ اور باغ تھے اب یہاں جدید عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔ جتنے رقبہ میں کبھی مدینہ منورہ تھا وہ سب اب مسجد نبوی کی توسیع میں آ گیا ہے۔ خیبر روڈ پر ٹریفک کم چلتی ہے۔ تقریباً گھنٹہ کی مسافت کے بعد ہم پرانے شہر خیبر

marfat.com

میں داخل ہوئے۔ پورے خیبر میں کھجوروں کے باغ ہیں۔ ماضی میں اس بستی کا دارومدار قدرتی چشموں پر تھا جو یہاں پہاڑوں کے دامن سے نکلتے ہیں اور پورے خیبر کی بستی کو سیراب کرتے ہیں۔ ان چشموں کا پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ بستی میں پانی کی سپلائی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے کی گئی ہے۔ وادیٔ خیبر کو سیاہ پہاڑوں نے اپنے دامن میں لے رکھا ہے۔ اس علاقہ میں سیام فام باشندے کہیں کہیں نظر آتے ہیں جو اس چشمہ پر گاڑیوں کی سروس کرتے ہیں۔ قلعہ خیبر میں داخل ہوتے چشمہ کی ابتداء ہوتی ہے وہاں گاڑی روک کر ہم نے چشمہ کے پانی سے وضو کیا۔ گاڑی کچے راستہ سے گزرتی ہوئی بستی خیبر میں داخل ہوئی۔ تنگ اور چھوٹی گلیاں دیواروں کی تعمیر پتھروں سے کی گئی۔ ہر مکان کے صحن میں کھجوروں کے باغ ہیں۔ پرانا خیبر کے نزد خیبر نام کا نیا شہر آباد کیا گیا ہے۔ پرانے شہر کی تمام آبادی اب نئے خیبر میں منتقل ہوگئی ہے۔ پرانا خیبر اب ویران اور غیر آباد ہو چکا ہے۔ عہد نبویؐ میں خیبر یہودیوں کا شہر تھا۔ پہاڑوں کے دامن میں ہونے کی وجہ سے یہ قلعہ بند شہر تھا۔ جسے پہاڑوں نے چاروں طرف اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ خیبر شہر میں بازار بھی ہے۔ پہاڑیوں کی چوٹیوں پر قلعہ بند مکان ہیں۔ مکانوں کی چھتیں کھجور کی لکڑی سے بنائی گئی ہیں۔ دیواروں میں کھجور کی ٹہنیاں استعمال کی گئی ہیں۔ مین سڑک کے ساتھ ساتھ مکانوں تک جانے کے لئے چھوٹی چھوٹی گلیاں ہیں۔ خیبر کا یہ شہر کافی رقبہ میں ہے۔ اس شہر کا حفاظتی قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر

موجودہ شہر خیبر کا باب الداخلہ

marfat.com

ہے۔ قلعہ تک جانے کے لئے مضبوط دروازہ ہے جو پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے۔ قلعہ کی تمام تعمیرات تراشے ہوئے پتھروں سے کی گئی ہیں۔ قلعہ کی چوٹی پر تیر اندازوں کے لئے چھوٹے چھوٹے سوراخ رکھے گئے ہیں۔ قلعہ کے چاروں طرف دیواروں کے ساتھ ساتھ حفاظت کے لئے بڑے بڑے پتھر رکھے گئے ہیں تا کہ حملہ کی صورت میں وہ پتھر نیچے پھینک دیے جائیں۔ قلعہ کے علاوہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چھوٹے چھوٹے قلعہ نما مکان ہیں۔ ان کی دیواروں پر تیر اندازوں کے لئے چھوٹے چھوٹے سوراخ رکھے گئے ہیں۔ دیواروں میں طاقچے بھی بنائے گئے ہیں۔

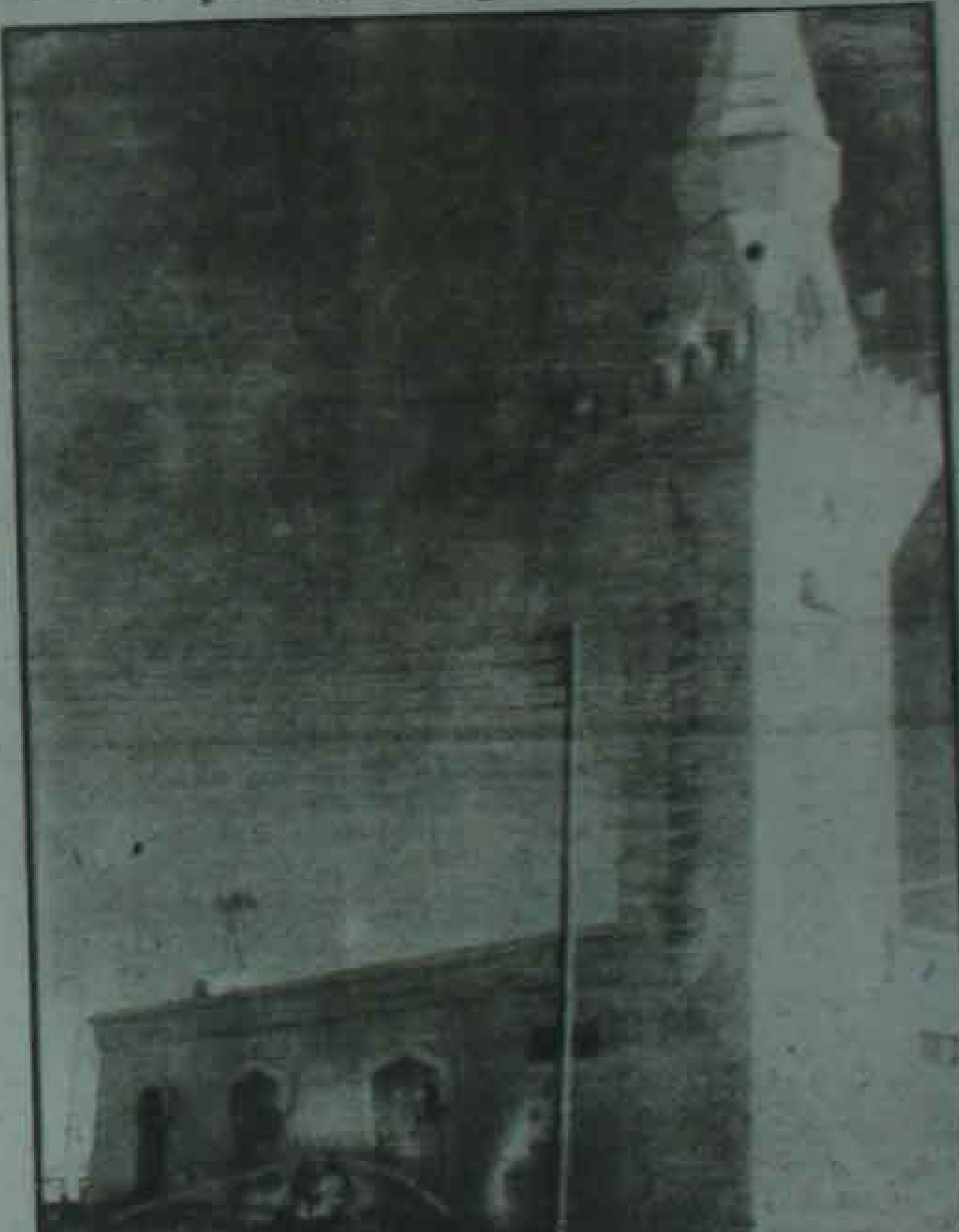

قلعہ خیبر کے سامنے شہر کی مسجد

marfat.com

پوری بستی میں ہر طرف کھجوروں کے درخت ہی درخت ہیں۔ ابو عادل زرگر پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں ساون کے اندھے کو ہریالی ہی نظر آتی ہے نے بتایا کہ خیبر شہر میں کئی خزانے ہیں اور زمین میں سونا دفن ہے۔ ایک مقام پر خاردار تار لگائی گئی ہے شاید اس کے نیچے کوئی خزانہ ہو۔ قلعہ خیبر دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط بنایا گیا ہے کہ اسے آسانی سے فتح نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جو شہر یا قلعے بلندی پر ہوں وہ حملہ آور کی زد سے محفوظ رہتے ہیں قلعہ خیبر بھی اسی انداز سے تعمیر کیا گیا ہے۔ پہاڑ پر چڑھنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ مورچہ بند تیر انداز جو اہم حفاظتی دفاعی پوزیشن میں ہوں ایسے قلعہ میں داخل ہونا بھی مشکل ہوتا ہے۔ خیبر کے اس ناقابل تسخیر قلعہ کو سیدنا حضرت علی مرتضیٰؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ نے فتح کر کے اسلامی تاریخ میں ایک درخشاں باب کا اضافہ کیا۔ آپؓ کو اللہ تعالیٰ کی تلوار "سیف اللہ" کا خطاب ملا۔ راقم نے قلعہ کا مشاہدہ کیا قلعہ خیبر کی چوٹی کو دیکھا جائے تو سر کی ٹوپی نیچے گر پڑتی ہے۔ دفاعی نقطہ نظر سے ایسی تعمیرات کیں بڑے دروازہ کے علاوہ کوئی اور راستہ قلعہ تک جانے کے لئے نہیں ہے۔ وادی خیبر کا قلعہ چشمے کھجوروں کے باغ قدیم دور کے مکان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل خیبر کے منتظر ہیں ابھی آجائیں گے۔ مکان قطار در قطار تعمیر کئے گئے ہیں جو اب غیر آباد ہیں۔ آبادی نئے آباد شدہ خیبر شہر میں منتقل ہو چکی ہے۔ نیا خیبر شہر پرانے خیبر کے قریب ہے۔ خیبر کے پرانے شہر کے کھنڈرات دیکھ کر خوف آتا ہے۔ کیونکہ پرانے شہر خیبر

قلعہ خیبر کا دروازہ

marfat.com

میں آبادی بالکل نہیں ہے۔ سیاہ فارم لوگ گھومتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ پرانی بستی خیبر کی گلیاں کشادہ ہیں جو پوری بستی کو آپس میں ملاتی ہیں۔ مکانوں کی دیواریں پتھروں اور کھجوروں کے پتوں سے تعمیر کی گئی ہیں۔ مکان کھجور کے تنے اور پتوں سے تعمیر کئے گئے پتھروں کے ساتھ گارا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ پوری وادی خیبر میں چشموں کا جال بچھا ہوا ہے۔ چشموں کا پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں کے ذریعے گھروں تک لایا گیا ہے۔ واٹر سپلائی کا اچھا انتظام ہے۔ نئے خیبر شہر کو جدید انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ پولیس اسٹیشن کے علاوہ عالی شان مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ ہمارے قافلے نے عصر کی نماز اس مسجد میں ادا کی۔ راقم نے اس مسجد کا فوٹو بنایا تو مسجد کا انچارج سیاہ فارم مولوی نے راقم سے کیمرہ چھیننے کی کوشش کی۔ وہ مجھے عربی میں کچھ کہتا رہا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ فوٹوگرافی منع ہے۔ راقم انگریزی میں بتارہا تھا اب جدید دور ہے اس نے میری شلوار پکڑلی اور کیمرہ کا تقاضا کرتا رہا۔ ابوعادل نے اس سے میری جان چھڑائی کہ اب نماز کا وقت ہے کہہ کر مسجد میں داخل ہوئے سیاہ فارم سے خلاصی پائی۔ خیبر میں بڑے قلعے کے علاوہ چھوٹے قلعے ہیں۔ خیبر مدینہ طیبہ سے ملک شام کی جانب اٹھ برید کے فاصلہ پر ہے۔ ایک برید عموماً بارہ میل کے برابر ہوتا ہے۔ اس دور میں تین دن رات کا سفر تھا۔ خیبر مدینہ سے اسی میل کے فاصلہ پر ہے ایک بہت بڑا علاقہ جس میں

marfat.com

بہت سے قلعے اور مزروعہ زمینیں ہیں۔ کتاب سیرت سیدنا علی مرتضیٰ از مولانا محمد نافع کے مطابق یہود ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف رہتے اور کفار قریش اور منافقین کی حمایت میں ان کی مخالفانہ سازشیں ہمیشہ جاری رہتی تھیں۔ یہ لوگ اہل اسلام کے خلاف مخاصمت وعداوت میں پیش پیش رہتے تھے۔ خیبر میں ان کے بہت سے حفاظتی مراکز موجود تھے۔ جن میں یہ اپنے قبائل کے ساتھ آباد تھے۔ یہودی بنی نضیر کو ۴ھ میں مدینہ طیبہ کے جوار سے بحکم خداوندی نکال دیا گیا تھا۔ اور بعض دوسرے یہود یہاں خیبر میں آباد ہوئے تھے۔ ان سب کے لئے یہ قلعے جائے پناہ تھے۔ گویا اہل اسلام کے لئے یہ قلعے، فسادات کا باعث بنے ہوئے تھے۔ خیبر میں بسنے والے اپنی مرکزی مضبوطی کی بنیاد پر کسی سے خائف نہ ہوتے تھے۔ مسلمانوں کے تحفظ کے لئے یہودیوں کی مرکزی حیثیت اور بنیادی استحکام کو یہاں سے ختم کرنا ضروری تھا اس بناء پر سرکار دوعالم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ایک لشکر (کہ کم وبیش چودہ سو افراد پر مشتمل تھا) کو ساتھ لے کر خیبر کی جانب اقدام فرمایا۔ آپ نے انہیں صحابہ کرامؓ کو ساتھ لیا جو صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے اپنی مالی وجانی قربانیاں پیش کی تھیں۔ یہود کے اس مرکزی مقام میں نہایت مستحکم متعدد قلعے تھے۔ ان قلعوں کے نام ۱۔ حصن ناعم ۲۔ حصن صعب ۳۔ الشق اور اس کے ذیلی قلعے ۴۔ حصن ابی ۵۔ حصن النزار ۶۔ حصن الصعاۃ اور اس کے ذیلی قلعے ۷۔ حصن

marfat.com

الصعب بن معاذ ۸۔ حصن الزبیر ۹۔ حصن الکتیبہ اور اس کے ذیلی قلعے ۱۰۔ حصن القموص ۱۱۔ حصن الوطیح ۱۲۔ حصن السلام۔ قلعہ ناعم فتوحات خیبر کے لحاظ سے پہلا قلعہ ہے یہاں سخت جنگ ہوئی۔ محمود بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے۔ وہ اس طرح کہ شدت گرمی کی وجہ سے محمود بن مسلمہ قلعہ کی دیوار کے سایہ میں کچھ آرام کرنے لگے تو اس وقت ایک یہودی نے قلعہ کے اوپر سے ان پر پتھر پھینک دیا اور محمود بن مسلمہؓ اس کی چوٹ کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ آپ اسلام کے بہترین مجاہد تھے۔ دین کی خاطر اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ قلعہ ابی "الشق" اس پر اہل اسلام کا یہودیوں کے ساتھ شدید مقابلہ ہوا اور یہودیوں کے کئی بہادر یکے بعد دیگرے للکارتے ہوئے نکلے۔ ایک یہودی کے مقابلہ میں حضرت لاحباب بن منذرؓ نکلے اور اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور جب یہودی بھاگنے لگا تو ایک شدید وار کر کے اسے ختم کر دیا۔ پھر دوسرا جنگجو یہودی مسلمانوں کو للکارتے ہوئے نکلا تو حضرت ابو دجانہؓ نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے اور پھر اسے ختم کر دیا۔ مسلمانوں نے اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے ہوئے یکدم حملہ کر دیا اور قلعہ کو فتح کر ڈالا۔ اس قلعہ میں بہت سا اثاثہ اور متاع سامان خوراک اور مال مویشی وغیرہ مسلمانوں کو حاصل ہوئے۔ النطاۃ بھی فتح ہوا۔ اور حکم نبوی ﷺ کے تحت مرکزی مقام کی صحابہ کرام باری باری نگرانی کرتے تھے۔ ان ہفت ایام کی چھٹی شب میں حضرت محمد ﷺ نے حضرت عمرؓ کو دیگر

marfat.com

قلعہ خیبر کا چشمہ

ہمرائیوں کے ساتھ حفاظت ونگرانی کے لئے متعین فرمایا۔ حضرت عمرؓ اپنے ساتھیوں سمیت رات کو جنگی مقامات کی طرف چکر لگا رہے تھے کہ نصف شب کے قریب یہود خیبر میں سے ایک شخص کو مشتبہ حالت میں پایا۔ حضرت عمرؓ نے اسے گرفتار کر کے گردن اڑانے کا قصد کیا تو اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے اپنے پیغمبرؑ کے پاس لے جایئے میں ان سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اس بناء پر حضرت عمرؓ نے اسے قتل نہ کیا اور اسے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لائے۔ اسی وقت آنجنابؑ نماز میں مصروف تھے۔ جب حضرت عمرؓ بن الخطاب کی آواز سنی تو آنحضورﷺ نے نماز ختم فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے حاضری کے لئے عرض کیا۔ آنحضورﷺ نے اندر آنے کی اجازت فرمائی۔ حضرت عمرؓ اس یہودی کو لے کر حاضر خدمت ہوئے تو سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے حالات دریافت فرمائے تو وہ عرض کرنے لگا کہ مجھے امان دیجیے۔ حضرت محمدﷺ نے اسے امان دی۔ اس کے بعد اس نے اپنی قوم کے خاص خاص احوال بیان کئے اور بعض خفیہ معلومات اور مقامات کی نشاندہی کی اور بتلایا کہ فلاں فلاں مقام پر زمین دوز مقامات میں اسلحہ کے ذخائر ہیں۔ اس نے پھر اپنے اور اپنی زوجہ کے لئے خون کی معافی طلب کی اور یہ معافی اس کو دے دی گئی۔ حصن الصعب قلعہ النطاۃ کے ذیلی قلعوں میں سے ہے۔ یہ قلعہ

marfat.com

الصعب (بن معاذ) کے نام سے مشہور تھا اس قلعہ پر چند یوم محاصرہ قائم رکھا گیا۔ سردار دو جہاں ﷺ نے اس قلعہ کی فتح کے لئے خصوصی دعا فرماتے ہوئے الحباب بن منذرؓ کو علم عنایت فرمایا اور جنگ کے لئے روانہ کیا۔ الحبابؓ نے اس مہم کو سر کرنے کے لئے کمال سعی فرمائی اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں "قلعہ الصعب" فتح فرمایا۔ اس قلعہ سے بہت سا سامان خورد و نوش حاصل ہوا۔ اس قلعہ کے حصول میں قتال کے موقع پر یوشع کافر کو حضرت حباب بن منذرؓ نے اور الدیال کافر کو عمارۃ بن عقبہؓ صحابی نے قتل کیا۔

قلعہ قموص خیبر میں الکتیبہ کے ذیلی قلعوں میں سے ایک مضبوط قلعہ تھا۔ الکتیبہ کے تین ذیلی قلعے تھے۔ القموص، والوطیح اور والسلالم۔ قلعہ قموص کیلئے یہودیوں نے مسلمانوں کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور کئی ایام صرف ہوئے۔ اہل اسلام نے اس قلعہ کا محاصرہ جاری رکھا پھر آخر میں نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر اس قلعہ کو فتح فرمائیں گے۔ دوسرے روز ارشاد فرمایا کہ علی ابن ابی طالبؓ کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا تھے مگر خیبر میں دوسرے صحابہ کرامؓ کے ساتھ پہنچے ہوئے تھے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی

marfat.com

اللہ علیہ وسلم ابن ابی طالبؓ کو آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہے اور اس وجہ سے وہ اپنے مقام میں ٹھہرے ہوئے ہیں تو آپؐ نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کو لائیں تو سلمہ بن اکوعؓ گئے اور حضرت علیؓ کو ساتھ لا کر خدمت میں حاضر کیا۔ نبی اقدس ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰؓ کی آنکھوں پر لعاب دہن لگا کر دعا فرمائی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس طرح شفاء کاملہ بخشی کہ گویا کوئی عارضہ پہلے لاحق ہی نہ تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت علی مرتضیٰ کو پرچم عطا فرمایا۔ ساتھ ہی دعائیہ کلمات اور نصائح ارشاد فرمائے۔ ان حالات میں مسلمانوں نے یہود کے ساتھ سخت مقابلہ کیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حضرت علیؓ کی امارت میں شاندار فتح نصیب فرمائی جو فتوح خیبر کے اعتبار سے آخری فتح تھی اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے حق میں اعلیٰ اعزاز کی حامل تھی۔ یہودیوں کا سردار مرحب جو ایک مشہور بہادر جنگجو پہلوان تھا اس کے ساتھ اسی موقع پر سخت مقابلہ ہوا تھا اور اسے مسلمانوں نے قتل کر ڈالا تھا۔ قلعہ قموص کی شدید جنگ حصون خیبر کے فتوح کے لئے اختتامی جنگ ثابت ہوئی اس کے بعد یہود خیبر کا غرور ختم ہوا۔ جب انہیں اپنی ناکامی کا پختہ یقین ہو گیا تو بقایا مقامات مثلاً وطیح اور سلالم وغیرہ مضبوط قلعے انہوں نے صلحاً پیش کر دیئے اور یہ مقامات مصالحت کے طور پر بغیر جنگ کے فتح ہوئے۔ قموص قلعے کا ایک دروازہ حضرت علی المرتضیٰؓ نے پکڑ کر بطور ڈھال استعمال کیا تھا اور وہ اس قدر وزنی تھا کہ اسے چالیس آدمی بھی اٹھانے سے عاجز تھے۔ صحابہ کرامؓ میں سے جن کی اس مقام میں نمایاں خدمات پائی گئیں ان میں سے صرف چند ایک کے اسمائے گرامی درج

marfat.com

ل ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت خباب بن منذرؓ، عکاشہ بن محصن الاسدیؓ، جابر بن عبداللہؓ، حضرت ابودجانہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مغفلؓ، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ، حضرت براء بن عازبؓ، حضرت عمارہ بن عقبہؓ، حضرت سلمہ بن اکوعؓ، حضرت سعد بن عبادہؓ، حضرت محمد بن مسلمہؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ، حضرت عاصم بن عدیؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ وغیرہم۔ سترہ مجاہدین نے واقعہ خیبر میں جام شہادت نوش کیا۔ یہود خیبر کے مقتولین کی تعداد ترانوے بیان کی جاتی ہے۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کو بھی خصوصی طور پر علم عنایت فرمایا گیا جو فتح و کامرانی کا موجب بنا۔ اس طرح معرکہ خیبر کا اختتام ہوا۔ وادی خیبر کا مطالعاتی دورہ مکمل ہوا واپسی پر کئی مقامات پر ہمیں سڑک کے کنارے افطاری کا سامان دیا گیا۔ سڑک کے کنارے نماز مغرب ادا کی۔ دوران نماز مسجد کے قریب ایک کار آکر رکی۔ انہوں نے ہمارے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ ہمیں ڈھیروں افطاری کا سامان پیش کیا۔ پہاڑوں کے دامن میں سنسان ویران جگہ پر نماز ادا کرنے کا منظر کچھ اور ہی ہوتا ہے۔

قلعہ خیبر مسجد علی جہاں مرحب کو قتل کیا گیا

marfat.com

قلعہ خیبر قلعہ صعب بن معاذ

marfat.com

قلعہ قموص کی چوٹی پر فوج کی چوکیاں جہاں سے نیزہ بازی اور تیراندازی کی جاتی تھی۔

پہاڑ کی چوٹی پر قلعہ قموص جسے تاریخی یادگار کے طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے

قلعہ قموص سے نیچے وہ مسجد جس میں دوران محاصرہ حضرت علیؓ امامت فرماتے رہے

marfat.com

قلعہ کعب بن اشرف یہودی جس کو رسول اللہؐ نے قتل کرنے کا حکم دیا

مدینہ منورہ کے بازار میں سبزی کی دکان

marfat.com

حضرت امیر معاویہ

حضرت امیر معاویہ پہلے اسلامی بحری بیڑے کے موجد ہیں اور آپ نے 19 سال تک 64لاکھ مربع میل پر حکمرانی کی اور آپ کی بہن حضرت سیدہ ام حبیبہؓ کو حضور کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہے امیر معاویہؓ کے والد ابوسفیانؓ سرداران قریش میں سے تھے اور فتح مکہ کے موقع پر حضورؐ نے ان کے گھر کو بھی دارالامین قرار دیا قرآن مجید کی حفاظت میں ایک اہم سبب کتابت وحی حضورؐ نے جلیل القدر صحابہ کرام پر مشتمل ایک جماعت مقرر کر رکھی تھی جو کاتبین وحی تھے ان میں حضرت امیر معاویہؓ کا چھٹا نمبر تھا حضرت امیر معاویہؓ وہ خوش قسمت ہیں کہ جن کو کتابت وحی کے ساتھ ساتھ حضور کے خطوط تحریر کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی حضرت امیر معاویہؓ سے حضورؐ کی 163 احادیث مروی ہیں حضرت امیر معاویہ نے اپنی وفات سے قبل گھر والوں کو دیگر وصیتوں کے ساتھ یہ وصیت بھی فرمائی کہ ایک مرتبہ میں سفر میں حضور کے ساتھ تھا جب حضورؐ نے دیکھا کہ میرا کرتا کاندھے سے پھٹا ہوا ہے تو آپؐ نے مجھے اپنا کرتا قمیض عنایت فرمایا اور میں نے ایک مرتبہ

حضرت امیر معاویہؓ کا مقبرہ جو دمشق میں ہے

marfat.com

سے زیادہ نہیں پہنا وہ میرے پاس محفوظ ہے ایک دن حضورؐ نے بال اور ناخن مبارک ترشوائے میں نے تھوڑے سے بال مبارک اور تراشے ہوئے ناخن لے لیے تھے وہ بھی میرے پاس محفوظ ہیں دیکھو جب میں مرجاؤں تو غسل دینے کے بعد یہ ناخن اور بال میری آنکھوں کے حلقوں، نتھنوں اور سجدے کے مقام پر رکھ دینا اور پھر حضور کا عنایت کردہ کرتا مبارک میرے سینہ پر رکھ دینا اور اس پر کفن پہنا دینا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کی ان مبارک چیزوں کی برکت سے میری مغفرت فرما دینگے حضرت امیر معاویہؓ 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے حضرت ضحاک بن قیس نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دمشق کے باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔

حضرت ابراہیم نے جبرائیل کے بتانے پر حدود حرم کے یہ نشان

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ عظیم الشان مسجد کی تعمیر اس مقام پر حاضرین کو بحالت بیداری حضور نبی اکرم ؐ کی زیارت نصیب ہوئی زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ کا حصہ اول کتاب خواجہ معین الدین المعروف خواجہ غریب نواز امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حضور اولیائے کرام کی سرزمین دہلی میں ملاحظہ فرمائیں

marfat.com

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ عظیم الشان مسجد کی تعمیر

اس مقام پر حاضرین کو بحالت بیداری حضور نبی کریمؐ کی زیارت نصیب ہوئی

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ کے بارے پہلی قسط ہفت روزہ آئینہ گجرات اور راقم کی تحریر کردہ کتاب خواجہ معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نواز امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے حضور اولیائے کرام کی سرزمین دہلی میں شائع ہو چکی ہے۔ پڑھنے والوں کے مسلسل اصرار پر زیارت گاہ و مسجد پاک وگھہ کے بارے دوسری قسط شائع کی جائے۔ معزز پڑھنے والوں کی اپیل پر زیارت گاہ پاک وگھہ کے بارے دوسری قسط شائع کی جا رہی ہے 31 مارچ 2006ء بروز جمعہ زیارت گاہ ومسجد پاک وگھہ میں راقم کی دوسری حاضری ہوئی۔ مین گیٹ کے قریب فری آئی کیمپ کا آخری روز تھا استقبالہ صحن میں میز کرسیاں بچھی ہوئی تھیں دور دور سے آئے ہوئے آنکھوں کے مریض اور ان کے لواحقین علاج معالجہ کے لئے یہاں مقیم تھے راقم نے زیارت گاہ و مسجد پاک وگھہ کے مقام پر تعمیر ہونے والی مسجد میں حاضری دی جس کی اب تک بنیادوں تعمیر ہو چکی ہیں اور تقریباً تین کروڑ سے

marfat.com

زیادہ خرچ آ چکا ہے جب یہ مسجد مکمل ہو گی دنیا کی مثالی مسجد ہو گی جب پتھر ختم ہوتا ہے خود بخود آجاتا ہے۔ ایک ٹرک میں چھ سوٹن پتھر لایا جاتا ہے چالیس روپے فی من کرایہ دیا جاتا ہے کرایہ صرف پچاس ہزار روپے ادا کیا جاتا ہے جو کاریگر پتھروں کو تراش کر نقش نگار کرتے ہیں۔ وہ پاکستان میں فن سنگ تراشی کے بہترین کاریگر ہیں ان کو معاوضہ ادا کیا جاتا ہے پتھر کاٹنے کے لئے مشنری نصب ہے۔ دیواروں میں استعمال ہونے والا پتھر بھی یہیں پر تیار کیا جاتا ہے دریائی روڑ پکانے کی بھٹیاں اور پیسنے والی چکیاں بھی یہاں نصب ہیں زیارت گاہ پاک وگھہ کے لئے زمین خرید گئی مالکان ان کو منہ مانگے دام ادا کیے گئے ہیں مسجد کی بنیاد اس انداز سے رکھی گئی ہے کہ ایک ہزار سال تک اس کے خراب ہونے کا خدشہ نہ ہوگا دیواروں کی بنیادیں 72 فٹ 48 فٹ ہال کی بنیادیں دس فٹ اوپر دیوار تین فٹ چوڑی ہے بھرائی مسالہ سے کرائی گئی ہے مسجد کی اندر باہر تمام تعمیرات سنگ مرمر سے ہوں گیں چار انچ موٹا بلاک استعمال کیا جا رہا ہے صرف ایک بلاک کی قیمت نو سو روپے ہے مسجد پاک وگھہ پانچ کنال میں تعمیر ہو رہی ہے جگہ گرد نواح ٹوٹل رقبہ تیس کنال ہے

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں صاحبزادہ وڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ صاحب ہر جمعہ و نماز مغرب سے پہلے تشریف لاتے ہیں نماز اور وظائف کے بعد آنکھوں کے مریضوں کو چیک کرتے ہیں اور مسجد پاک وگھہ کی تعمیرات دیکھ بھال کرتے ہیں تمام کام کمپیوٹر میں محفوظ کر کے نگرانی کی جاتی

marfat.com

صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ صاحب نے بتایا یہ تعمیرات حضور نبی اکرمؐ کی خصوصی مہربان سے ہو رہی ہیں مالک ہی اس مسجد کو بنوا رہا ہے وہی راہنمائی کر رہا ہے میں تو فن تعمیر سے واقف نہیں ہوں دو جہاں کا والی ذرا سے غلطی ہو راہنمائی فرما دیتے ہیں مسجد پاک وگھہ لال قلعہ دہلی میں شاہ جہاں کی تعمیر کردہ مسجد کے نقشہ کے مطابق تعمیر کی جا رہی ہے صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ کو حضور نبی اکرم سے والہانہ عقیدت ہے یہ مسجد ان کی ہدایت کے مطابق تعمیر ہو رہی ہے حضور نبی اکرمؐ ہر عاشق کے دل میں رہتے ہیں اس کی مثال چاند کی طرح ہے چاند کی روشنی پورے عالم کو منور کرتی ہے رات کے وقت مکان کی چھت پر کھڑے ہوں چاند آسمان پر نظر آئے گا۔ اگر کراچی رابطہ کریں تو یہی جواب آئے گا چاند میرے سامنے ہے اگر پاکستان کے کسی بھی شہر میں رات کے وقت فون کریں تو یہی جواب آئے گا چاند میرے سامنے چمک رہا ہے حضور نبی اکرمؐ کی محبت ہمارے دلوں میں موجزن ہے چاند کی مانند ہر عاشق کے دل میں روشن ہے چراغ سے چراغ جلتے ہیں ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن کیے جا سکتے ہیں پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی فرق نہیں آئے گا صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ صاحب عاشق رسولؐ ہیں حضور پاک کے روضہ مبارک پر حاضری کے دوران آپؐ سے فرمایا۔ مسجد پاک وگھہ آپ لیے ہے اس روز سے میری یہ ڈیوٹی لگ گئی ہے ہر

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ کی مسجد کے ستونوں کی بنیادیں تراشے ہوئے سنگ مرمر سے تعمیر کی جا رہی ہیں نقشے بھی نمایاں نظر آ رہے ہیں

marfat.com

وقت بے چین رہتا ہوں کب مسجد مکمل ہو گی اس وقت میری پوری توجہ مسجد کے لئے وقف ہے مسجد کی تعمیر میں ذراسی غلطی ہو راہنمائی مل جاتی ہے صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ پر داتا سرکار کی خصوصی نظر کرم ہے ایک وقت تھا نماز فجر سے پہلے اٹھ کر شاہدولہ سرکار کے آستانہ پر حاضری دیتے حاضری کے بعد پھر واپس آستانہ کودھر شریف پر آجاتے کئی سال یہ آپ کا معمول رہا ہے لاہور قیام کے دوران آپ بلا ناغہ داتا سرکار کے حضور حاضری دیتے رہے صاحبزادہ ڈاکٹر فرخ حفیظ صاحب اولیائے کرام کے سلسلہ سے ہیں وہ گیارویں پشت سے ہیں۔

ف فخر نوں کرنا سلام چنگا بھادیں حالوں بے حال ہووے

ایہہ نہ سمجھیں ایدے وچ کنج ممکن متاں اس دا بیر کمال ہووے

فخر چودویں پیڑی تائیں پہنچ چاندا بھادیں کسی فقیر دا بال ہووے

احمد شاہ گودڑی نہ پھولیں ویکھیں متاں گھوڑی وچ کوئی لعل ہووے

تعمیرات کے لیے روڑ جمع کر رکھے ہیں

marfat.com

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ مسجد کے دروازہ کے قریب نصب بورڈ پر فارسی کا ایک شعر
جو صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ صاحب کو بہت پسند ہے

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ کی عظیم الشان مسجد کی تعمیر کے لئے کاریگر سنگ مرمر تراش رہے ہیں

بھٹی میں روڑ یک کر تیار ہو چکے ہیں

marfat.com

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں چارروزہ فری آئی کیمپ

صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ صاحب پاکستان کے واحد آئی سپشلٹ ہیں آنکھوں کے اپریشن کے دنوں میں ان کو جہاں سے فری آئی کیمپ میں مریضوں کے اپریشن کے لئے دعوت آتی ہے وہ اپنے عملہ کے ہمراہ فری آئی کیمپ لگا کر آنکھوں کے مریضوں کے فری اپریشن کرتے وہ پاکستان بھر میں مختلف مقامات پر فری آئی کیمپ لگا چکے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق اب تک سوا دولاکھ مریضوں کی آنکھوں کا اپریشن کر چکے ہیں مریضوں کو دوائیوں کے علاوہ عینک بھی مفت یہاں مہیا کی جاتی ہے ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ باوضو ہو کر اپریشن کرتے ہیں مارچ 2006 چارروزہ فری آئی کیمپ جو 28 مارچ سے لے کر 31 مارچ تک زیارت پاک وگھہ نزد کیرانوالہ سیداں منگوال غربی منعقد ہوا۔ اپریشن کے بعد داخل ہونے والے مریضوں کے لئے شاندار کمرے تعمیر کے گئے اپریشن روم کے علاوہ آوٹ ڈور مریضوں کے لئے کمرے ہنگامی بنیادوں پر تعمیر کیے گئے صاحبزادہ ڈاکٹر فرخ حفیظ کے تشریف لانے سے قبل مریض ٹوکن حاصل کرتے ہیں ڈاکٹر فاروق علوی، ڈاکٹر ناصر چوہدری فری آئی کیمپ کے دنوں میں یہاں فری خدمات سرانجام دیتے ہیں زیارت پاک وگھہ میں انگریزی مہینے کے پہلے سوموار کو پوراان مریضوں کو چیک کیا جاتا ہے تمام پروگراموں میں جمشید رسول ایڈووکیٹ ہمراہ ہوتے ہیں چارروزہ فری آئی کیمپ میں دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کی جانچ پڑتال کی گئی گورنمنٹ ہائی سکول کیرا نوالہ کے اسکاوٹ کی خدمات بھی مثالی تھیں معصوم لڑکے دوڑ دوڑ کر مریضوں کی خدمات سرانجام دیتے رہے فیضان ویلفیر ارگنائزیشن گجرات وانتظامیہ مسجد پاک وگھہ کی جانب سے بینراویز کیے گئے اس کیمپ سے فقط اللہ تعالیٰ کی رضا منظور ہے اس کا کوئی سیاسی تجارتی وفرقہ وارنہ پس نظر نہیں ہے زندگی دا مزہ آوے سرکار دے بوہے تے موت آوے تے سر ہووے سرکار بوہے تے۔

marfat.com

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں چار روزہ فری آئی کیمپ

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں آنکھوں کے اپریشن میں استعمال ہونے والے آلات کو مخصوص بھاپ دے کر صاف ستھرا رکھا جاتا ہے صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ تفصیلات سے بتا رہے ہیں

marfat.com

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں نصب اسپتال میں آنکھوں کے معائنہ کے لئے بیڈ کے ساتھ جدید مشینری نصب ہے

صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ فرخ حفیظ صاحب نے زیارت گاہ پاک وگھہ میں آنکھوں کے اسپتال کے لئے جدید مشینری نصب کر رکھی ہے

زیارت پاک وگھہ کا تندور مریضوں اور مسجد کی تعمیر کے کاریگروں کو مفت لنگر ملتا ہے

marfat.com

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں آنکھوں کے قائم اہسپتال میں خدام مریضوں کی خدمت

میں پیش پیش رہتے ہیں

زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ میں فری آئی کیمپ

کے دوران مریضوں میں لنگر تقسیم کیا جارہا ہے

marfat.com

اولیائے کدھر شریف

یہ آستانہ ڈیرہ میاں صاحب کے نام سے مشہور ہے

ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل پھالیہ سے تقریباً بارہ تیرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر مشہور معروف آستانہ عالیہ کدھر شریف جو ڈیرہ میاں صاحب کے نام سے مشہور ہے آستانہ عالیہ کے موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ حافظ ڈاکٹر محمد فرخ حفیظ صاحب ہے جو عہد حاضر کے ولی اللہ اور روحانی دولت سے مالا مال ہونے کے علاوہ امراض چشم کے سرجن ہیں اب تک تقریباً اڑھائی لاکھ انسانوں کی آنکھوں کے اپریشن کر کے ان مریضوں کو بینائی دے رہے ہیں داتا گنج بخش لاہور کے آستانہ سے فیض یافتہ صاحبزادہ حافظ ڈاکٹر محمد فرخ حفیظ صاحب جن پر شاہدولہ سرکار کی خصوصی نظر کرم ہے آستانہ عالیہ ڈیرہ میاں صاحب پر ڈیوٹی بڑے اچھے طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں ہر روز سینکڑوں عقیدت مند آستانہ پر حاضری دیتے ہیں دینی دنیاوی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ کدھر ایک قدیم بستی ہے گاؤں ٹبہ پر ہے جانب شمال بھی ٹبہ پر کسی قدیم بستی کے تباہ ہونے کے آثار ملتے ہیں۔ ٹبہ پر مٹی کے برتنوں ٹکڑے چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں۔ آستانہ عالیہ حضرت میاں صاحب کدھر گاؤں سے قدرے فاصلہ پر ہے۔ آستانہ کے گردونواح صرف چند مکانات ہیں لیکن یہاں ظاہری اور باطنی فیوض کے چشمے جاری ہیں۔ حضرت میاں صاحب کا خاندان عرصہ ساڑھے تین سو سال سے سلسلہ روحانیت سے وابستہ ہے۔ آپ حضرت میاں نور محمد آف راجیکی کی اولاد سے ہیں صاحبزادہ ڈاکٹر محمد فرخ حفیظ صاحب موجود سجادہ نشین گیارھویں پشت سے ہیں۔ آستانہ عالیہ ڈیرہ میاں صاحب میں حضرت میاں عبدالحفیظ ان کے بزرگ حضرت میاں عبدالرحیم اور حضرت میاں محمد سعید کے مزارات ہیں۔ سلسلہ قادری نقشبندی ہے سیال شریف سے فیض یافتہ ہیں آستانہ عالیہ پر عرس مبارک 27 ویں شب معراج کو ہوتا ہے عرس کے موقع پر سینکڑوں ارادت مند حاضری دیتے ہیں عرس پر نماز ظہر سے عصر تک قرآن خوانی ہوتی ہے۔ نماز عصر سے مغرب تک حمد وثناء اور نعت خوانی

marfat.com

ہوتی ہے مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں ہی لنگر تقسیم کیا جاتا ہے عرس کے موقع پر باورچی داتا دربار سے لنگر پکانے کے لئے حاضر ہوتے ہیں داتا صاحب کے دربار سے لائی چادروں سے مزاروں پر چادر پوشی کی جاتی ہے آستانہ عالیہ پر تعمیر کردار، تعلیم قرآن، رفاعی مرکز اور خدمت خلق کا فریضہ سر انجام دیا جاتا ہے۔ رات دن لنگر کا سلسلہ جاری رہتا ہے لاتعداد طلباء کو مفت تعلیم کے علاوہ رہائش، کھانا اور لباس بھی مہیا کیا جاتا ہے آستانہ عالیہ ڈیرہ میاں صاحب میں چندہ سسٹم یا نذرانہ قبول کرنے کا سلسلہ نہیں اس آستانہ عالیہ کی سب سے انوکھی بات یہ ہے کہ صاحبزادہ حافظ محمد فرخ حفیظ پاکستان کے بہت بڑے ڈاکٹر ہیں ماہر امراض چشم ہیں جب سے آستانہ کے فرائض سنبھالے ہیں آرام و آسائش کو خیر باد کہہ دیا ہے اب تک سوا دو لاکھ مریضوں کا مفت اپریشن کر چکے ہیں روزانہ سینکڑوں آنکھوں کے مریض کو مفت چیک کیا جاتا ہے ان مریضوں سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی بلکہ دوائیاں بھی مفت مہیا کی جاتی ہیں داخلہ بھی مفت ہوتا ہے راقم جب آستانہ پر پہنچا تو رفاعی ادارہ میں سینکڑوں مرد او خواتین جو آنکھوں کے مریض تھے بہت بڑے برآمدے کے علاوہ صحن اور دیگر کمروں میں اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر محمد فرخ حفیظ سادگی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ شاہانہ زندگی کو ترک کر کے بوریا نشین ہیں۔ پاکستان کے دوسرے سرجنوں ڈاکٹروں کی طرح وہ عالی شان رہائش گاہ میں نہیں رہتے۔ صرف چند فٹ کے کمرے میں رہائش پذیر ہیں جب

marfat.com

صرف ایک ہی چارپائی آسکتی ہے۔ ایمبولیس گاڑی ان کے ہمسفر ہوتی ہے جو ادویات سے بھری رہتی ہے یہ دوائیاں مریضوں میں مفت تقسیم ہوتی ہیں۔ آپریشن کے دنوں میں مریضوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ ہر طرف آنکھوں کے مریض ہی مریض نظر آتے ہیں باوضو ہو کر راتوں کو جاگ جاگ کر ایک رات میں سینکڑوں مریضوں کی آنکھوں کا آپریشن کرنا ایک درویش کا ہی کارنامہ ہو سکتا ہے خدمت خلق کا یہ جذبہ ہمیشہ درویشوں فقیروں کی میراث رہا ہے اس میراث کو صاحبزادہ محمد فرخ حفیظ سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ اور دکھی مخلوق کو روشنی بخش رہے ہیں وہ جمعہ کی نماز خود پڑھاتے ہیں اگر آستانہ عالیہ پر موجود ہوں تو فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں خود ہی پڑھاتے ہیں درس بھی دیتے ہیں جمعرات کی رات ملنے والے عقیدت مندوں سے ملاقات کی جاتی ہے۔ ایک بار حکومتی ادارہ کے ایک ذمہ دار شخص نے آستانہ عالیہ کے لئے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔ صاحبزادہ صاحب نے فوراً اٹھ کر سٹیج پر کھڑے ہو کر وہ رقم لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ حکومت کا خزانہ صرف غریب عوام کے لئے ہوتا ہے۔ آستانوں کے لئے فقیر یا درویش جب حکومت سے نذرانے وصول کرے گا۔ تو وہ حق بات نہیں کہہ سکتا۔ راقم پاکستان کے بڑے بڑے

صاحبزادہ فرخ حفیظ سجادہ نشین [illegible] شریف
الحاج [illegible]

marfat.com

آستانوں پر حاضری دے چکا ہے۔لیکن خدمت خلق کا جذبہ آستانہ عالیہ میاں صاحب آف کدھر شریف کے علاوہ کہیں نہیں دیکھا۔آنکھوں کا آپریشن مارچ ،اپریل ،اکتوبر اور نومبر کے مہینوں کیا جاتا ہے ان دنوں ڈاکٹر صاحب کم بیش ہزاروں نسخے روزانہ لکھتے ہیں کئی بار لکھتے لکھتے انگلیاں جواب دے دیتی ہیں لیکن یہ روحانی طاقت ہی ہے جو مدد کرتی اور یہ کام سرانجام دیتی ہے میرے اندازہ کے مطابق پاکستان کے آنکھوں کے کسی ڈاکٹر نے سوا دو لاکھ آنکھوں کے آپریشن نہیں کیے یہ بات ورلڈ گنیز بک آف ریکارڈ میں تحریر کرنے کے قابل ہے آستانہ عالیہ کدھر شریف کے اولیاء کرام کا تعلق سندھ کے سومرد خاندان سے ہیں جو سندھ پر کئی سال حکمرانی کرتے رہے۔

آستانہ عالیہ حضرت میاں صاحب کے رفاعی مرکز میں آنکھوں کے مریض کا مفت علاج کیا جاتا ہے دوائیاں بھی مفت دی جاتی ہیں آپریشن کے دوران مریضوں کو سات آٹھ روز تک داخل رکھا جاتا ہے ان سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔بلکہ عینک بھی مفت دی جاتی ہے ڈاکٹر صاحب بعض اوقات دوسرے علاقوں کے فری آئی کیمپوں میں مریضوں کے مفت آپریشن کرتے ہیں پاکستان کے ایک بہت ہی بڑے مفت علاج کرنے والے لاکھوں انسانوں کو آنکھوں کی روشنی دینے والے آستانہ عالیہ کدھر شریف کا عظیم کارنامہ ہے۔

marfat.com

خوشبوئے مدینہ میوزیم

فاروق آباد

ضلع شیخوپورہ

marfat.com

خوشبو مدینہ میوزیم فاروق احمد ضلع شیخوپورہ

حاجی محمد ریاض شاہد سچے عاشق رسول ہیں فاروق آباد میں اڑھت کا کاروبار کرتے ہیں انہوں نے اپنے گھر کی بالائی منزل میں خوشبو مدینہ میوزیم قائم کر رکھا ہے میوزیم میں حجاز مقدس کے تبرکات حرمین شریفین کے ماڈلز انتہائی نایاب تصویریں اور مقدس مقامات کے تبرکات سجا رکھے ہیں حاجی ریاض شاہد کو ماڈل بازی کا شوق بچپن سے ہے مٹی سے مسجدوں درباروں کا ماڈلز بنانا اور لڑکوں کو بلا کر ان کی نمائش کرنا یعنی اپنے فن کا مظاہرہ کیا جاتا یہ میوزیم دو کمرہ پر مشتمل ہے جبکہ تیرے کمرہ میں سیرت النبی پر لکھی گئی کتب رکھی ہیں مہمان خانہ بھی ہے خوشبو مدینہ میوزیم روزانہ دو گھنٹے شام کو عاشقان مصطفےٰ کے لئے کھولا جاتا ہے خوشبو مدینہ میوزیم پہلا شاپ چونگی نمبر 3 فاروق آباد میں قائم کیا گیا ہے راقم نے خوشبو مدینہ میوزیم میں حاضری دی ماڈلز اور تبرکات کی تفصیل حسب ذیل ہے سال 200ء میں میوزیم کی نئی عمارت کا افتتاح ہوا اور ماڈلز تبرکات نئی عمارت میں منتقل کیے گئے موئے مبارک حضرت محمد رسول ﷺ، بال مبارک حضرت عثمان غنیؓ، بال مبارک حضرت بلالؓ مختلف صحابہ کرام کی خطاطی قرآن مجید کے نمونہ جات آقا کریم ﷺ کے خطوط مبارک میدان بدر کا پتھر: میدان احد جبل رماۃ کا پتھر مسجد فتح کا پتھر، گنبد خضرا کے اوپر روشن دان کی لکڑی اور پلستر، خانہ کعبہ کی چھت کی مٹی، آب غسل کعبہ، خانہ کعبہ کی بارش کا پانی، جعرانہ کے کنویں کا پانی، خیبر کے چشمہ

marfat.com

کا پانی، بیئر غرس کا پانی، پتھر غار ثور گنبد خضرا میں 300 سال لگا رہنے والا کیل، لکڑی جو کہ 700 سال خانہ کعبہ کی چھت پر لگی رہی، مسجد الحرام کے فرش کا پتھر، مواجہ شریف کے اندر کا پتھر زمزم کے کنوئیں سے ملنے والی صراحی، مسجد نبوی شریف سے ملنے والی مشابہ نعلین شریف کے چپل مدینہ منورہ سونے کی کان کا پتھر، خانہ کعبہ کے تہہ خانہ کی سیڑھیوں کا پتھر، مدینہ منورہ میں چلنے والی ٹرین کی لکڑی، خاک شفاء، جبل رحمت پر برجی کا مصالحہ، گنبد خضرا کا رسہ، ریاض الجنۃ کا قالین، پتھر پر لفظ محمد لکھا ہوا، سٹیل کا تھال، فرش پر گھسنے سے اللہ اور محمد لکھے گئے۔ قرآنی واقعات کی تاریخی مقامات کی تصاویر، مختلف تبرکات، تاریخی مقامات کے پتھر اور منسوب اشیاء، انبیاء کرام صحابہ کرام اہل بیت اور اولیائے کرام کے ذاتی استعمال کی اشیاء، سیرت لائبریری، شہرہ آفاق کتب پر مشتمل آڈیو ویڈیو نعت لائبریری تاریخی فلمیں اور نامور نعت خواں حضرات کی آواز کا خزانہ، لوکر مسجد نبوی شریف پنکھا ریاض الجنۃ مسجد نبوی شریف، ماڈل شاہراہ ہجرت، گنبد خضراء اور مینار، مسجد نبوی کی ایک دوپہر

فاروق آباد میں قائم خوشبوئے مدینہ میوزیم میں خانہ کعبہ اور روضہ رسولؐ کے ماڈل

marfat.com

کا منظر، ماڈل عمامہ شریف، ماڈل مسجد الحرام خانہ کعبہ، ماڈل مسجد نبوی شریف، ماڈل تاریخ توسیع مسجد الحرام، ماڈل تاریخ توسیع مسجد نبوی شریف، ماڈل تاریخ گنبد خضرا، ماڈل تاریخ خانہ کعبہ ماڈل اندرون خانہ کعبہ، ماڈل منبر نبوی شریف، ماڈل محراب النبی ﷺ، ماڈل رمی (شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا پل)، ماڈل حجر اسود (فضائل تاریخ موادت)، ماڈل منظر قدیم مسجد نبوی شریف ماڈل مسجد نبوی شریف ترکی تعمیر، ماڈل خانہ کعبہ کا ایک گوشہ، قدیم منظر مدینہ منورہ 1905، قدیم منظر مسجد نبوی شریف، ماڈل نقش نعلین شریف، نقشہ گھر مبارک حضرت سید عبداللہؓ والد گرامی حضور ﷺ، نقشہ گھر مبارک حضرت سیدہ خدیجہؓ لکڑی سرکنڈے مٹی پر کام کرتے ہوئے مختلف ماڈلز بنائے، تاریخی، اسلامی عمارات کا موضوع، موجودہ ماڈلز تھرما پور شیٹ سے بنائے گئے ہیں، خانہ کعبہ کا مکمل ماڈل سعودی توسیع کی ساتھ، مسجد نبوی شریف کا ماڈل مکمل سعودی توسیع کے ساتھ قبلہ اول مسجد اقصیٰ کا مکمل ماڈل، ماڈل روضہ حضرت امام حسینؓ، ماڈل مسجد قباء اسلام کی پہلی مسجد جنت البقیع کا ماڈل، باب مسجد نبوی شریف، باب خانہ کعبہ مقام ابراہیم کا ماڈل، مواجہ شریف کی جالیوں کا ماڈل کے علاوہ میوزیم میں لاتعداد تبرکات سلیقے سے سجائے ہوئے ہیں

فاروق آباد خوشبوئے مدینہ میوزیم میں رکھے ہوئے تبرکات اور مقدس مقامات کے ماڈل

marfat.com

خوشبوئے مدینہ مسجد نبوی کا توسیع کا نقشہ حجر اسود کا ماڈل اور تبرکات

marfat.com

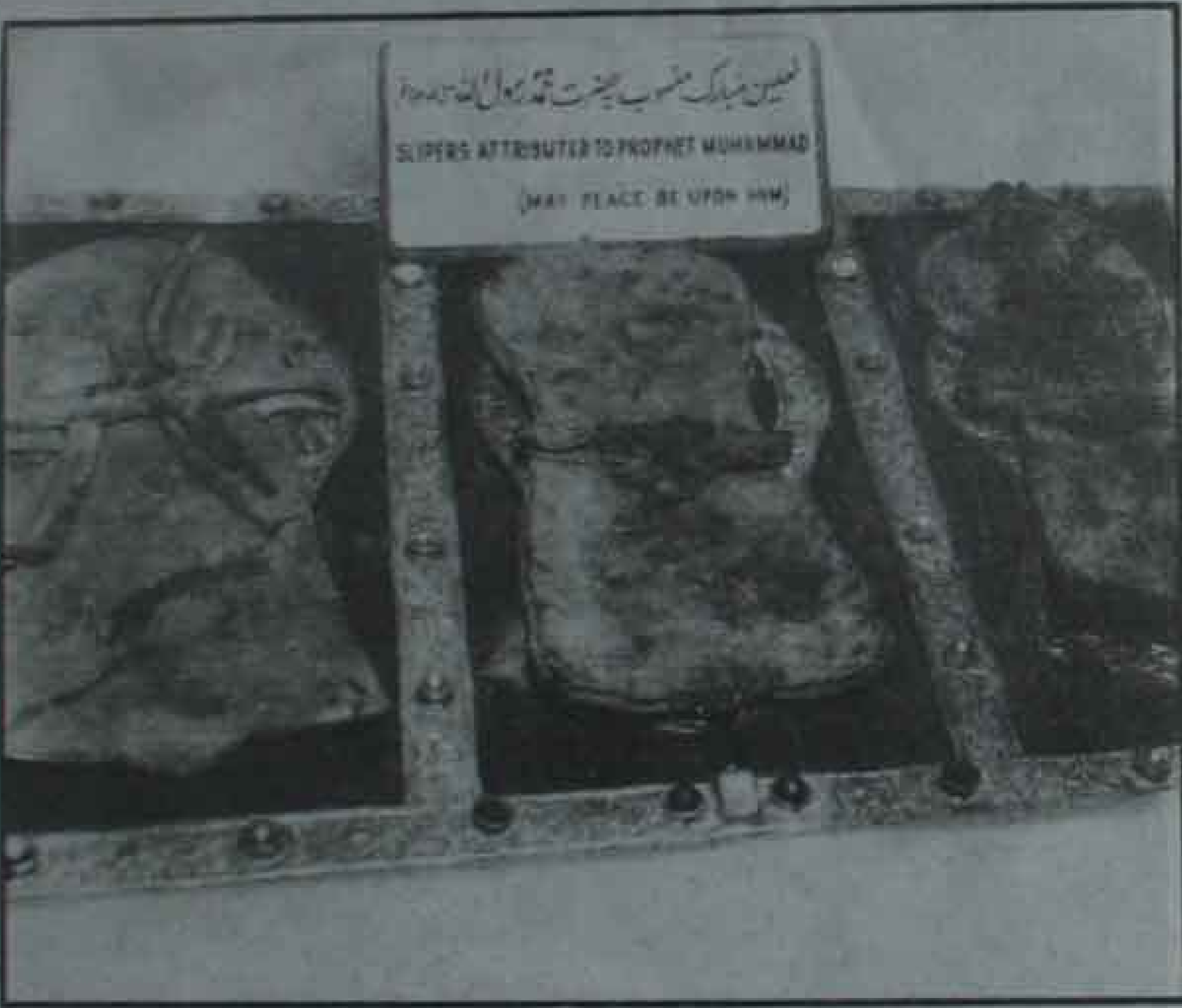

نبی پاکؐ کے زیر استعمال رہنے والی تلواریں

marfat.com

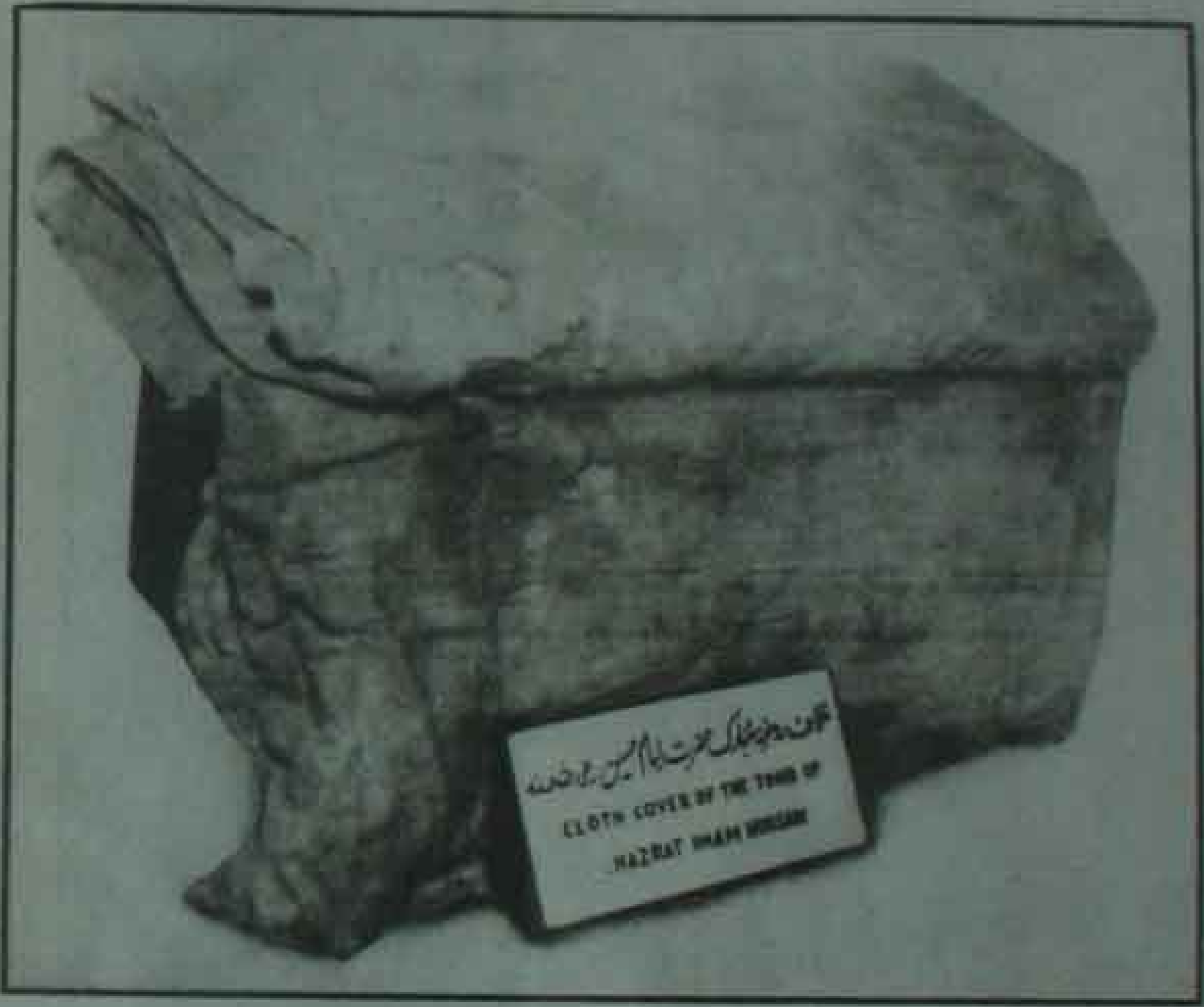
CLOTH COVER OF THE TOMB OF
HAZRAT IMAM HUSSAIN

کلاہ مبارک منسوب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
KULLAH (LONG CAP) ATTRIBUTED TO
HAZRAT IMAM HUSSAIN

marfat.com

marfat.com

پتھر کا چراغ
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رض

مقدس چراغ
حضرت بلال حبشی رض

marfat.com

marfat.com

marfat.com

marfat.com

مقدس چراغ
منسوب بہ
گھر مبارک
ام المومنین حضرت سیدہ خدیجہ

تیل ڈالنے کا برتن
منسوب بہ
سیدہ عائشہ

marfat.com

marfat.com

marfat.com

خوشبوئے مدینہ میں سجے ہوئے تبرکات

marfat.com

ار۔ عراق کے مقام پر حضرت ابراہیمؑ کے مکان کے آثار

صحرائے سینا مصر میں حضرت موسیٰ کے [illegible] سے ایک کنواں

marfat.com

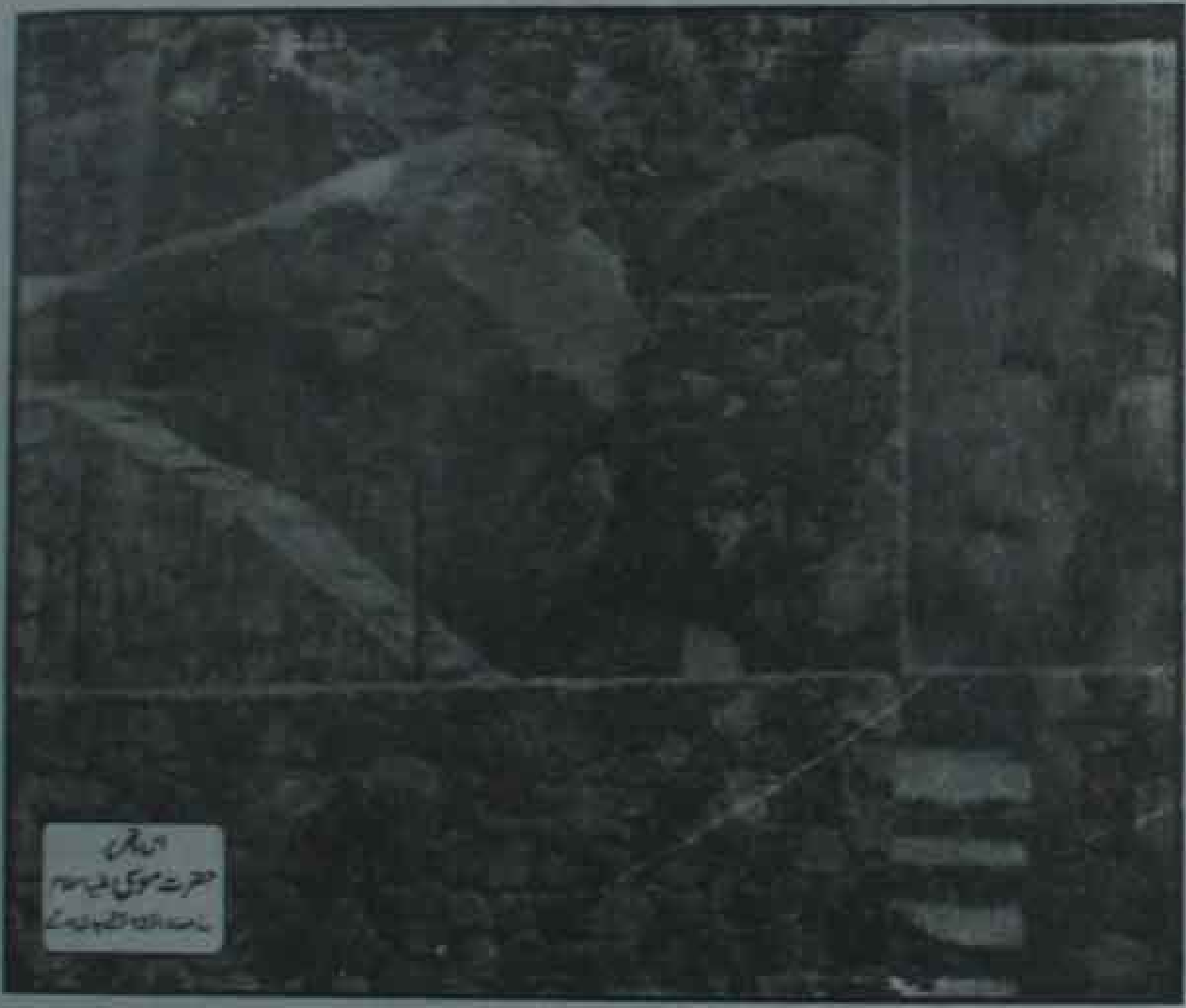

اس پتھر پر حضرت موسیٰ نے عصا مارا تو 12 چشمے جاری ہو گئے

یمن کے شہر صنعا میں اس جگہ ابرہہ نے مصنوعی کعبہ بنایا

marfat.com

بیت المقدس میں گنبد صخرہ میں چٹان جس پر شب معراج براق کا قدم لگا ہوا ہے

ذوالقرنین کی یاجوج ماجوج کو روکنے کے لیے بنائی گئی تعمیر کی دیوار کا کچھ حصہ

marfat.com

کوہ طور مصر میں وادی سینا میں پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ کو نبوت عطا ہوئی

مدین وہ کنواں جس میں حضرت شعیب کی صاحبزادیاں بکریوں کو پانی پلاتی تھیں

marfat.com

نہر یوسف حضرت یوسفؑ نے مصر میں اپنے دور حکومت میں بنوائی

marfat.com

جودی پہاڑ طوفان کے بعد حضرت نوحؑ کی کشتی اس چوٹی میں آ کر رکی

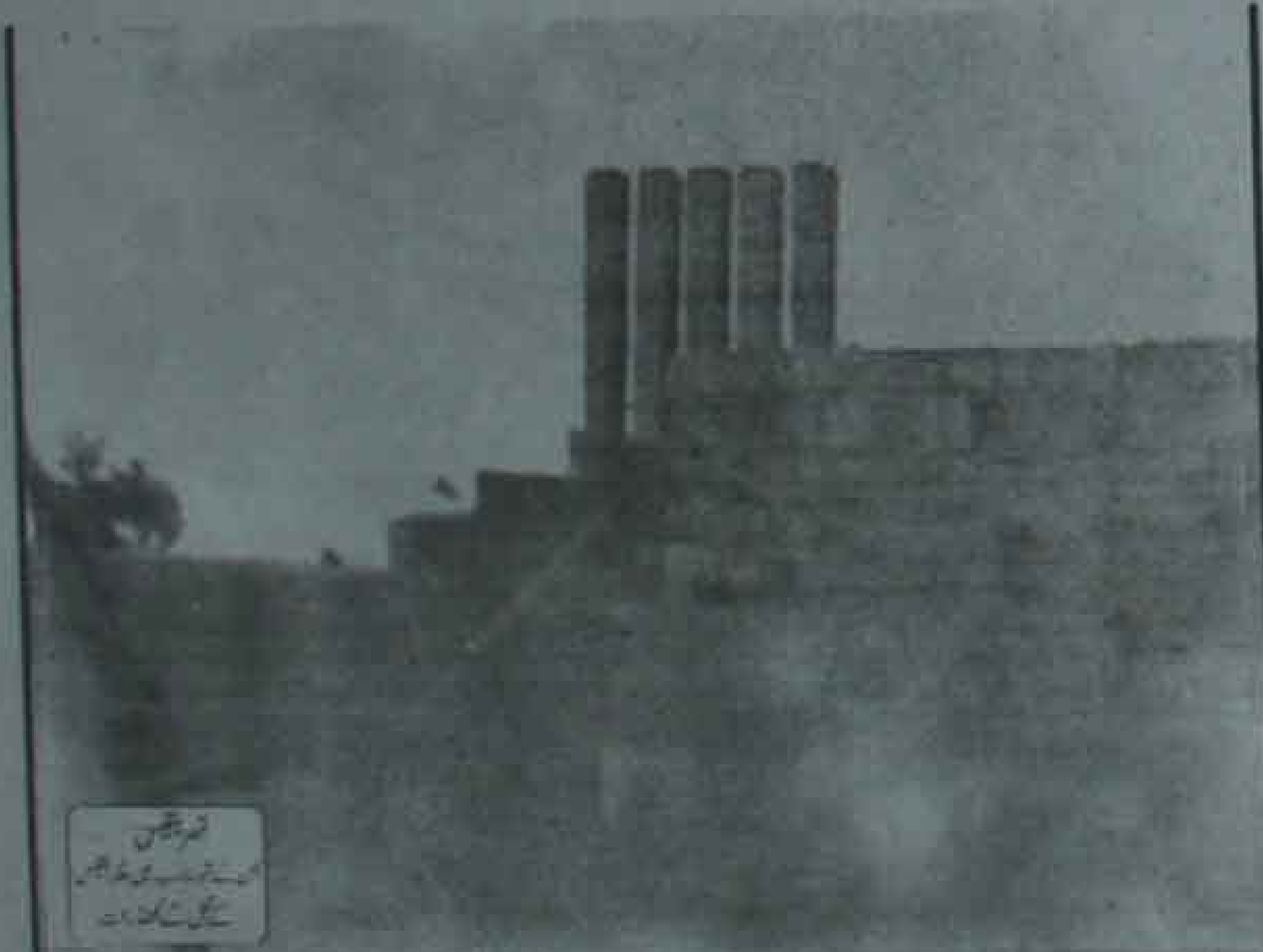

قصر بلقیس یمن کے شہر میں ملکہ بلقیس کے محل کے کھنڈرات

marfat.com

اس جگہ قارون کا محل جو زمین نے نگل لیا (مصر)

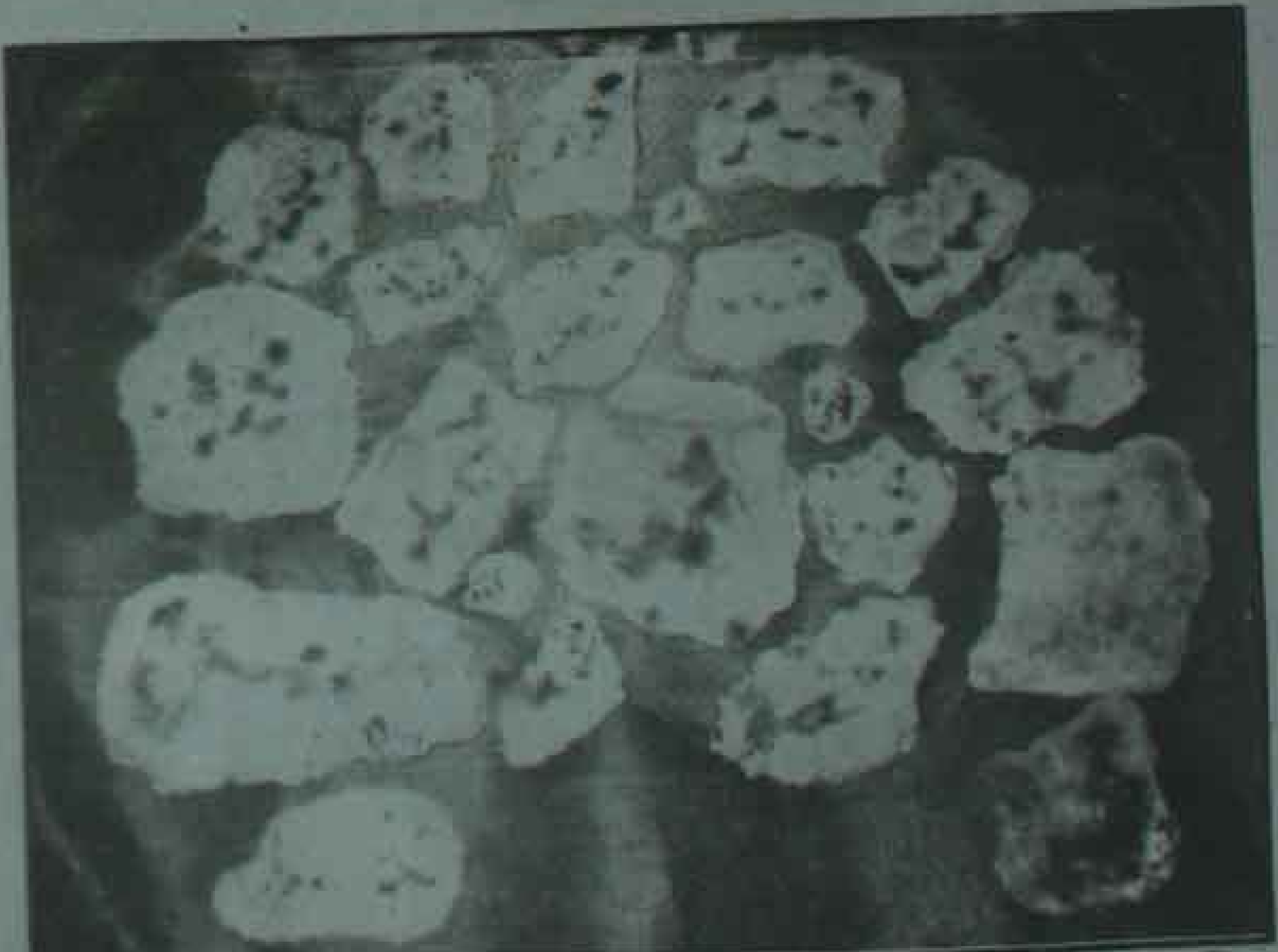

خوشبو سے [illegible]

marfat.com

فرعون مصر کا بادشاہ عمیس دوم جو اپنے آپ کو خدا کہلاتا دریائے نیل میں غرق ہوا
1881ء میں اس کی لاش دریائے نیل سے ملی جو کہ قاہرہ کے میوزیم میں محفوظ ہے

فاروق آباد خوشبوئے مدینہ میوزیم میں حاجی محمد ریاض شاہد ماسٹر عبدالقیوم سید کلیم احسن ،
ایم زمان کھوکھر احسان اللہ محسن امجد نبیل حافظ خالد تبرکات دیکھ رہے ہیں

marfat.com

فاروق آباد خوشبوئے مدینہ میوزیم میں سجائے ہوئے تبرکات

الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ خوشبوئے مدینہ کے منتظم حاجی محمد ریاض شاہد کو اپنی تحریر کردہ کتب پیش کر رہے ہیں

marfat.com

فاروق آباد خوشبوئے مدینہ میں الماریوں میں رکھے ہوئے تبرکات اور ماڈل

میں ممنون ہوں

جناب حاجی محمد ریاض شاہد منتظم خوشبوئے مدینہ میوزیم فاروق آباد ضلع شیخوپورہ اور جناب حاجی محمد حسین گوہر 135 شادباغ لاہور کا ممنون ہوں جنہوں نے کتاب ریاض الجنت کے لئے اپنے میوزیم میں سجے ہوئے تبرکات کی تصویریں اور سی ڈی مہیا کیں بالخصوص حاجی محمد ریاض شاہد نے عمرہ کا فریضہ ادا کرنے کے موقع پر حجاز مقدس کے متبرک مقامات کی سی ڈی روانہ کی مکہ مکرمہ کے قریب میوزیم میں قدیمی تبرکات اور نوادرات کی تصویروں کی سی ڈی مہیا کیں میں ان دونوں حضرات کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے عاشقان رسولؐ کے لئے یہ محفل سجا رکھی ہے۔

marfat.com

خوشبوئے حرمین شریفین

135 شادباغ لاہور

خوشبو حرمین شریفین میوزیم کی عمارت

marfat.com

خوشبوئے حرمین شریفین میوزیم 235 شادباغ لاہور

الحاج محمد حسین گوہر سے فون پر رابطہ ہوا کہ راقم خوشبوئے حرمین شریفین میوزیم دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے الحاج محمد حسین گوہر نے وقت دے کر مہربانی فرمائی اردو بازار میں اپنی دکان پر کار بھیج دی میوزیم میں الحاج محمد حسین گوہر میرے منتظر تھے میوزیم میں داخل ہوتے ہی حجاز مقدس کا منظر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے شوکیس الماریوں میں تبرکات بڑے سلیقے سے سجائے ہوئے ہیں تبرکات کے ساتھ ساتھ ان کی تاریخ بھی لکھی ہوئی ہے میوزیم کی تاریخ کئی سالوں پر محیط ہے یہ صرف الحاج محمد حسین گوہر کی حضور پاک سے عقیدت اور لگن کی عکاسی ہے اس نفسانفسی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے الحاج محمد حسین گوہر جیسے انسان بھی پیدا کیے ہیں جنھوں نے برسوں کی محنت کے بعد ارض پاک سے تبرکات اکٹھے کر کے ایک شاندار میوزیم قائم کر کے ایک بہترین مثال قائم کی ہے راقم نے ان

marfat.com

تبرکات کی ایک ایک چیز عقیدت سے دیکھی۔ خوشبوئے حرمین شریفین میوزیم میں موجود تبرکات کی تفصیلات۔ پرانی مسجد نبویؐ میں بچھے ہوئے قالین کا ٹکڑا، ریاض الجنۃ کا قالین، غلاف کعبہ کا وہ ٹکڑا جو حجر اسود کے گرد لپٹا ہوتا ہے، روضہ رسولؐ کی جالی کی صفائی والا برش، ڈائمنڈ جو حرم پاک مکہ کے فانوس کی زینت رہا، پیالہ، خاک شفا سے تیار کردہ، پتھر جو حرم پاک مکہ کے برآمدے کے فرش پر لگا ہوا تھا، وہ تسبیح جو مجھے مسجد نبویؐ سے ایک بزرگ نے تحفتاً عنایت کی، مسجد نبویؐ میں بچھے ہوئے قالین کی بُر، سیمنٹ کا ٹکڑا جو خانہ کعبہ کے دروازے اور دیوار کی درز میں لگا ہوا تھا، مٹی اور ریت جو آب زم زم کے کنویں سے لی گئی، وہ نگ جو روضہ رسولؐ کے فانوس سے 1988ء میں ٹوٹ کر گرا ہے، وہ دھاگے جو غلاف کعبہ پر سونے کی تاروں سے لکھے گئے حروف کے نیچے ہوتے ہیں، اماں حوا (جدہ) کے قبرستان کی مٹی، وہ پتھر جو آب زم زم کے کنویں سے لئے گئے، وہ سونے کے تار جن سے خانہ کعبہ کے غلاف پر لکھا جاتا ہے، روغن گنبد خضرا کا وہ رنگ جو روضہ رسولؐ کے گنبد سے اترا، میدان مزدلفہ سے لی گئی کنکریاں جو شیطان کو ماری جاتی ہیں، ترکی کے زمانے کے بنے ہوئے اندر کے

marfat.com

حضور نبی اکرمؐ کی ذاتی جھاگر

برآمدے میں استعمال ہونے والا پتھر، میدان منیٰ کی مٹی، جبل توبہ کا پتھر اور مٹی (میدان عرفات میں

- یہ وہ پہاڑی ہے جہاں حضرت بابا آدم علیہ اسلام کی دعا قبول ہوئی اور پھر بابا آدم علیہ اسلام اور اماں حوا آپس میں مل گئے)، اس مبارک جھاڑو کے تنکے جنہیں مسجد نبویؐ میں صفائی کے لئے استعمال کیا گیا، میدان عرفات کی مٹی (یہ وہ میدان ہے جہاں حشر کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی اس میدان میں سب کو جمع ہونا ہے) لکڑی جو مسجد نبویؐ میں استعمال ہوئی، خاک پاک، جنت البقیع، مدینہ منورہ کے قبرستان کی مٹی، خاک پاک جنت معلیٰ مکہ مکرمہ کے قبرستان کی مٹی، قالین کا ٹکڑا جو رسول پاکؐ کے حجرہ مبارک کے دروازے کے سامنے بچھا رہا، نہر زبیدہ کی ریت اور مٹی یہ وہ نہر ہے جسے خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے خواب دیکھنے پر تعمیر کروایا اس نہر سے مکہ مکرمہ شہر کو پانی پہنچایا گیا تھا، پرانی مسجد نبویؐ میں بچھے ہوئے قالین کا ٹکڑا، اس قالین کا ٹکڑا جو کئی سالوں تک مسجد نبویؐ میں بچھا رہا، ریاض الجنہ میں بچھے ہوئے قالین کا ٹکڑا، روغن بلیسان پیدا کرنے والے پودے کی ٹہنیاں، پتھر بئر ناقہ (اونٹنی کے کنویں کا پتھر) جنگ تبوک سے واپسی پر پانی ختم ہو گیا اور آپؐ نے اونٹنی کو پانی تلاش کرنے کا حکم دیا اونٹنی پہاڑوں کے درمیان ایک مقام پر بیٹھ گئی۔ وہاں کھودا گیا تو پانی نکل آیا اس کنویں کے پانی کو آب شفا بھی کہتے ہیں، مٹی جو حرم پاک کے صحن سے لی گئی، پتھر (سیمنٹ) جو روضہ رسولؐ سے ٹوٹا، پتھر جو مسجد نبویؐ کے فرش میں لگا رہا، پتھر جو حرم خانہ خدا کے پلروں (ستونوں) میں لگا رہا، حضرت نبی اکرمؐ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کی قبر پاک کا ایک

marfat.com

پتھر، پتھر جو ترکی کے زمانے میں خانہ خدا کے اندرونی برآمدے کے محرابوں میں استعمال ہوا، پتھر جو مسجد نبویؐ کے فرش میں لگا رہا، احد پہاڑ کے اس غار کا مبارک پتھر، جہاں رسول کریمؐ نے زخمی حالت میں تین دن گزارے تھے، حرم پاک خانہ کعبہ کا بلب، ریاض الجنہ کے فرش مبارک کا ایک پتھر (جنت سے آئی ہوئی زمین کا وہ ٹکڑا جو واپس جنت میں جائے گا) ریاض الجنہ کی مٹی، مسجد نبویؐ اور خانہ کعبہ میں استعمال ہونے والے گلاس، اس قالین کا ٹکڑا جو کئی سالوں تک خانہ کعبہ میں بچھا رہا، رسول کریمؐ کے روضہ طیبہ کے غلاف مبارک کے دھاگے، پتھر اور مٹی جو حجر اسود کے پیچھے کی دیوار کے مرمت کے وقت لی گئی، رسول کریمؐ کے والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کی گلی (مدینہ منورہ) کی خاک پاک ،شہدائے بدر کے قبرستان کا پتھر، میدان بدر کی ریت یہ ریت اس مقام سے لی گئی ہے جہاں جنگ بدر کے موقع پر فرشتوں کے پروں سے ریت اڑ کر کفار کی آنکھوں میں پڑ گئی تھی اور وہ دیکھنے کے

پیالہ منسوب حضرت علیؑ

marfat.com

قابل نہ رہے تھے، اس مقام مبارک کی پتھریلی مٹی جہاں حضورؐ نے جنگ احد میں زخمی ہونے پر آرام فرمایا تھا، خاک شفا مدینہ شرف کی وہ مٹی جس کے لگانے سے زخموں وغیرہ کو شفا ملتی ہے، خانہ کعبہ کے اندرونی حصے کے غسل کا پانی، مسجد نبویؐ کے ستون پر لکھے "اللہ" کو روشن کرنے والی ٹیوب لائٹ، وہ سوئیاں اور دھاگے جن سے غلاف کعبہ سلا اور رفو کیا گیا، رسول پاکؐ کے روضہ مبارک کی جالیوں اور فانوس کو صاف کرنے والے پروں کا برش، خانہ کعبہ کے بیرونی حصے کے غسل کا پانی، مسجد نبویؐ میں صفائی کے لئے استعمال ہونے والے وائپر کے دھاگے اور روضہ رسولؐ کی صفائی کرنے والے وائپر کے دھاگے، مطاف کا ایک پتھر جہاں ہر سال کروڑوں مسلمان طواف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں، آب زم زم، جنگ احد کے میدان کی اس پہاڑی کی مٹی اور پتھر جہاں رسول کریمؐ نے تیر انداز مقرر فرمائے تھے تیر اندوزوں کے وہاں سے ہٹنے سے فتح شکست میں تبدیل ہو گئی تھی، بارش کا وہ مقدس پانی جو خانہ کعبہ پر برسا اور غلاف کعبہ سے بہتا ہوا نیچے آیا، غار حرا کا مبارک پتھر اس غار مبارک میں رسول کریمؐ عبادت فرماتے تھے یہیں آپؐ پر وحی نازل ہوئی، اس کنویں کا پانی جو پہلے کڑوا تھا جب رسول کریمؐ نے اپنا لعاب دہن مبارک اس میں ڈالا تو پانی میٹھا ہو گیا، خانہ کعبہ کی چھت کی مٹی، خانہ کعبہ میں بچھے ہوئے قالینوں کی رُو جو صفائی کے دوران اڑی، اس جھاڑو کے تنکے جو خانہ کعبہ کی صفائی میں استعمال ہوا، خانہ کعبہ کی مبارک مٹی اس مٹی کو سینکڑوں برس خانہ کعبہ کی دیوار کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کا مشرف حاصل رہا ،مبارک لکڑی خانہ کعبہ کے شہتیر مبارک کی لکڑی جس کے ذریعے سینکڑوں برس تک خانہ کعبہ کی

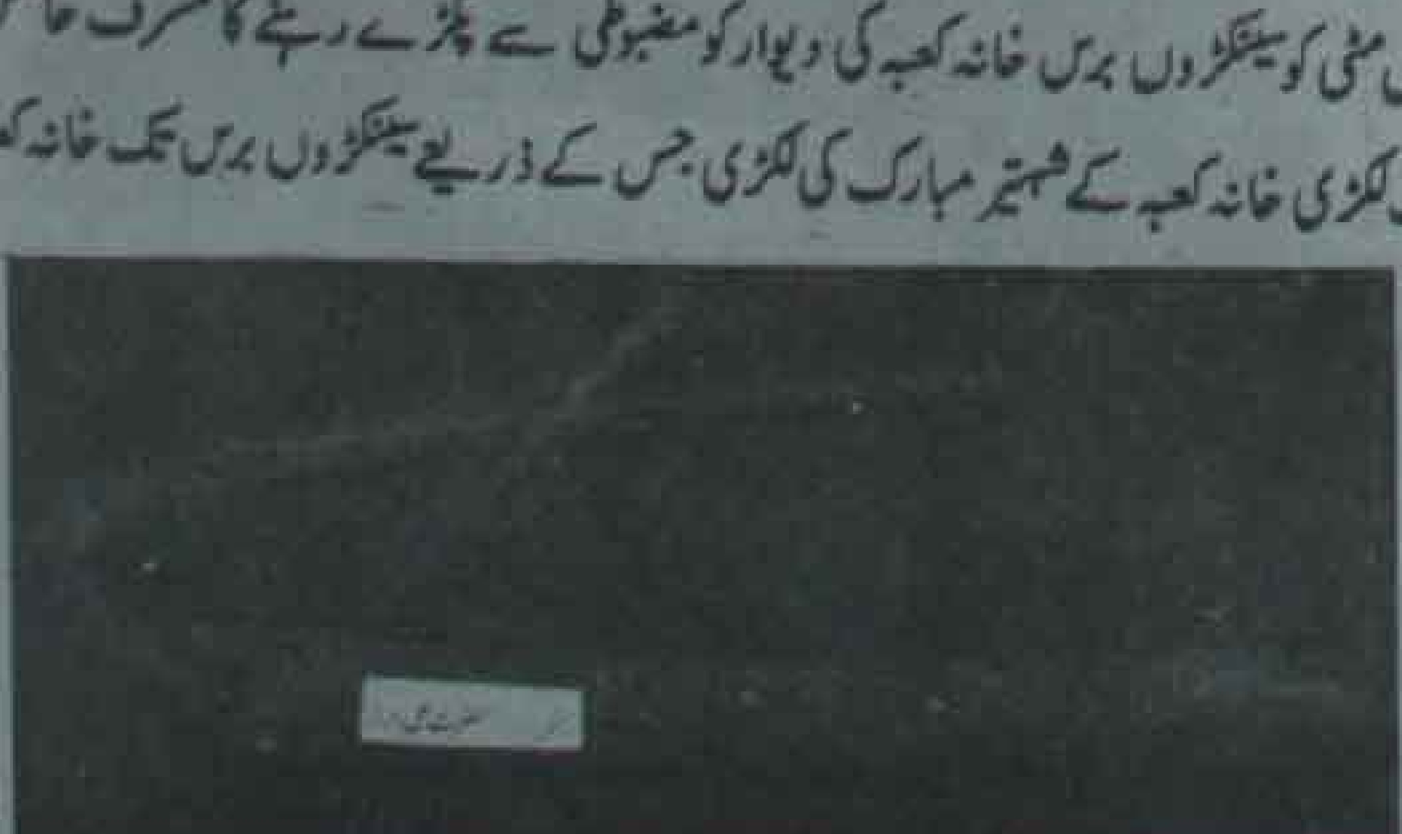

ہنر منسوب حضرت علیؓ

marfat.com

چھت کو سہارا حاصل رہا، خانہ کعبہ کے اندر کے فرش کا پتھر، رسول کریمؐ کی قبر مبارک کی خاک پاک
، وہ خوشبو جو خانہ کعبہ کو لگائی جاتی ہے۔

ڈھال حضرت امام حسینؓ

marfat.com

پیالہ منسوب حضرت امام حسین

پیالہ منسوب حضرت ابوبکر صدیق

marfat.com

چراغ منسوب حضرت عثمان غنیؓ

حضرت سلیمان فارسیؓ کے باغ کی کدال

حضرت عمر فاروقؓ کی مسجد کا کنڈا

marfat.com

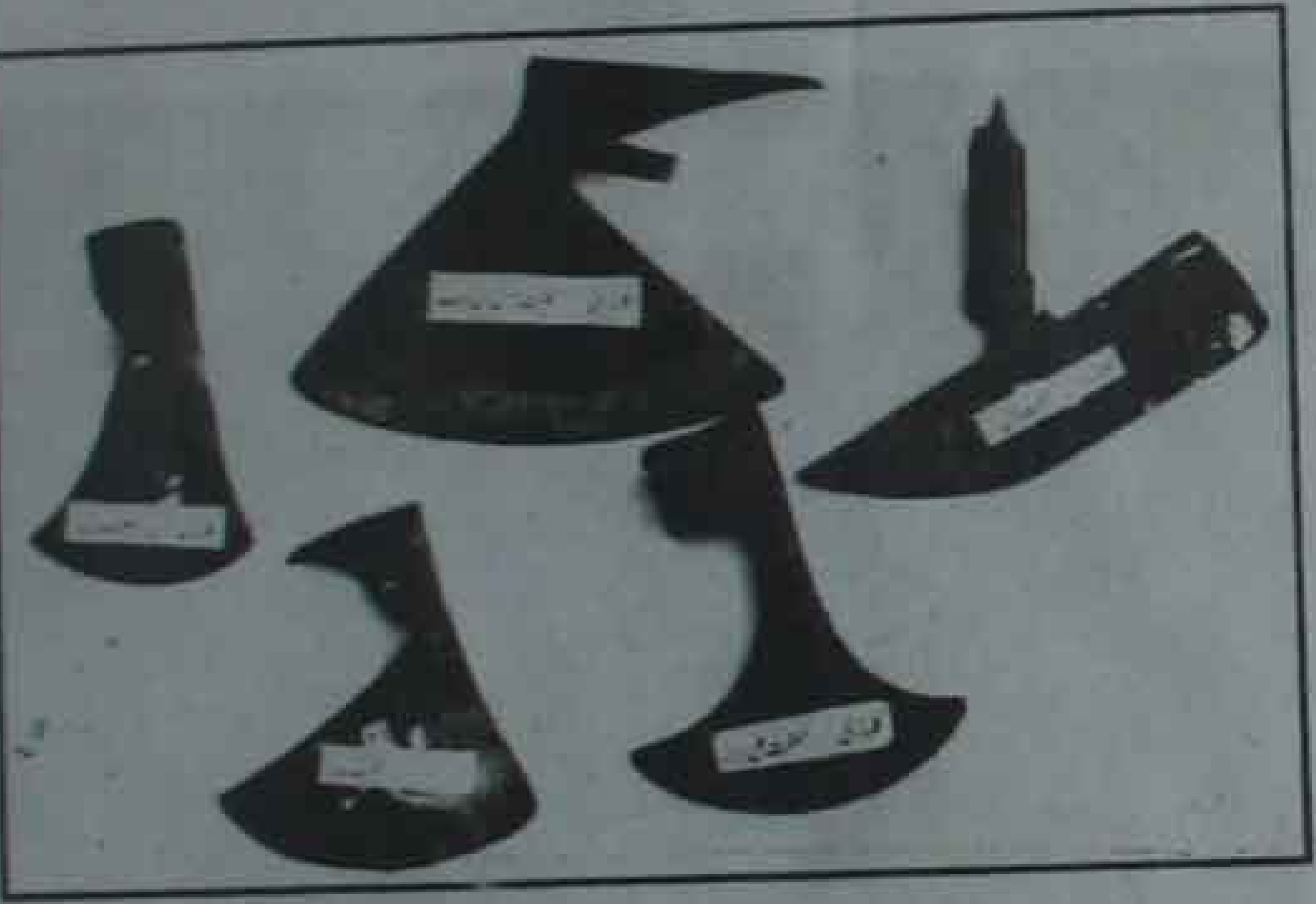

اوزار حضرت بلال 2 کلہاڑی حضرتِ انس بن مالک

کلہاڑی حضرت بلال، کلہاڑی منسوب حضرت علی کلہاڑی منسوب حضرت جابر

اوپر والا چھرا منسوب حضرت مسلم بن عقیل

دوم خنجر منسوب حضرت زکریا

سوم نیزہ منسوب حضرت علی

چہارم خنجر حضرت علی

marfat.com

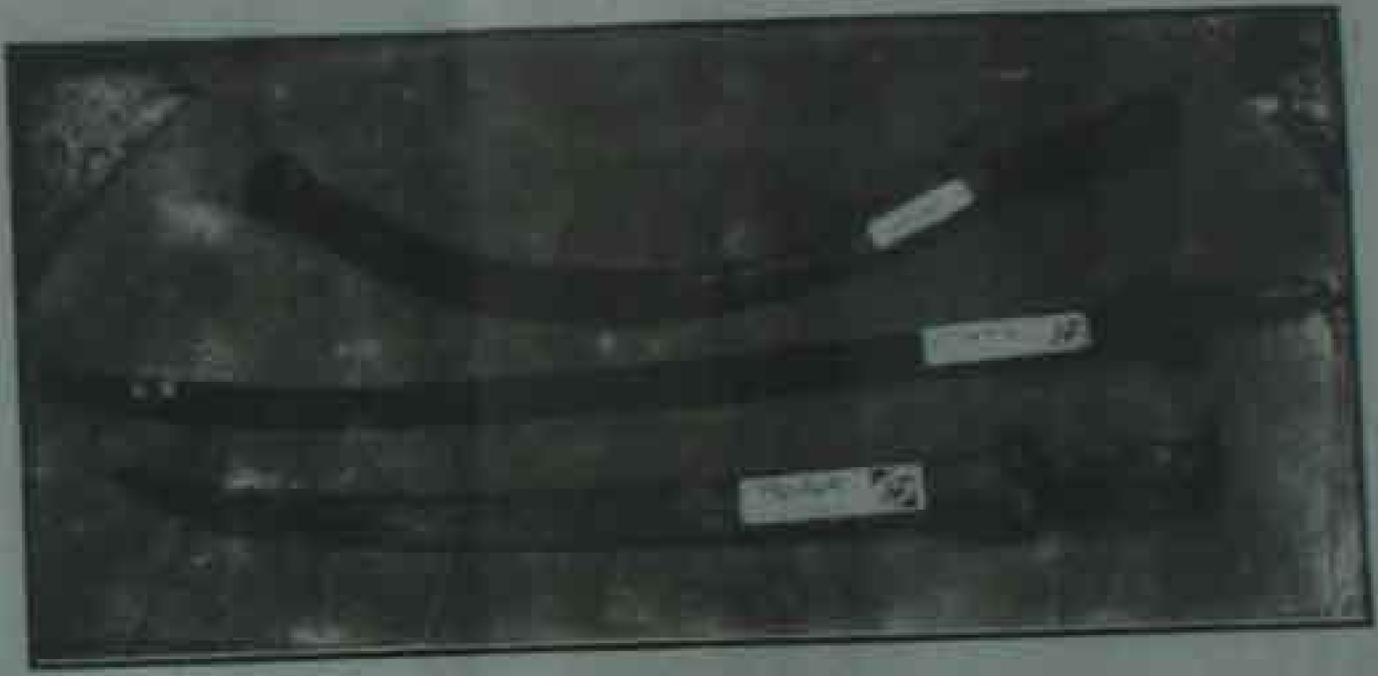

اوپر والی تلوار حضرت امام زین العابدینؓ
درمیان والی منسوب سیدنا حضرت امام حسینؓ
نیچے والی تلوار منسوب محمد بن قاسم

حضرت فاطمہ بی بی کے آٹا گوندنے والا برتن

marfat.com

دائیں طرف نعلین مبارک سلطان صلاح الدین ایوبی
درمیان نعلین حضرت حسن عسکری
بائیں طرف نعلین حضرت امام حسن بصریؒ

حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر کا برتن

marfat.com

اوپر والی ڈوئی منسوب حضرت فاطمۃ الزہرہ
درمیان والی حضرت بی بی زینب
نیچے والی حضرت ام کلثوم

اوپر والا عصا مبارک حضور پاک
نیچے والا حضرت امام زین العابدینؒ

marfat.com

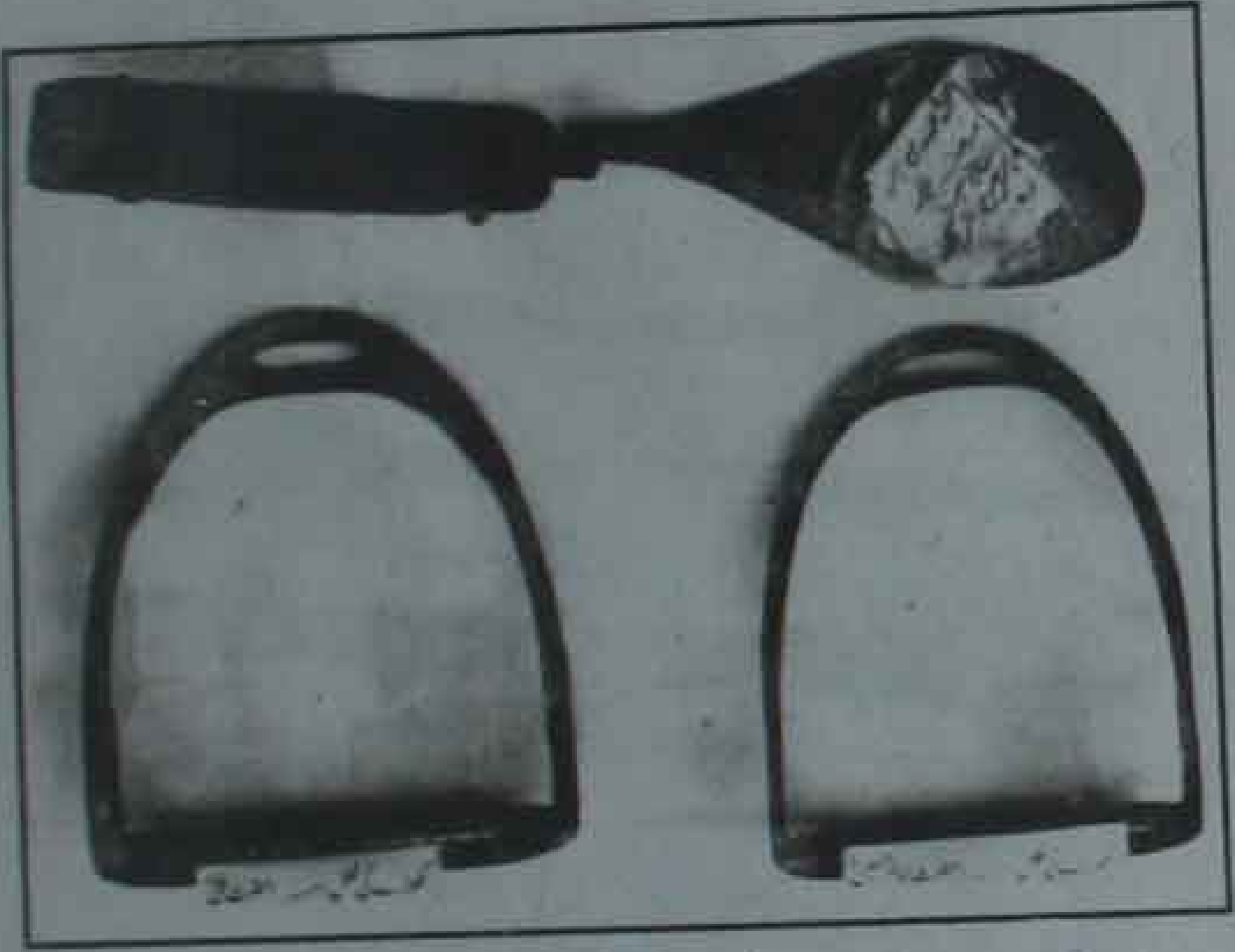

دائیں طرف گھوڑے کی نعل منسوب حضرت امام حسینؓ

بائیں طرف گھوڑے کی نعل منسوب حضرت علیؓ

گنبد خضریٰ کے مرمت کے لئے استعمال ہونے والی کانڈی

مشک حضرت اویس قرنیؓ

marfat.com

حضرت ایوبؑ کے مزار کا کپڑا (اومان)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سرمہ دانی

marfat.com

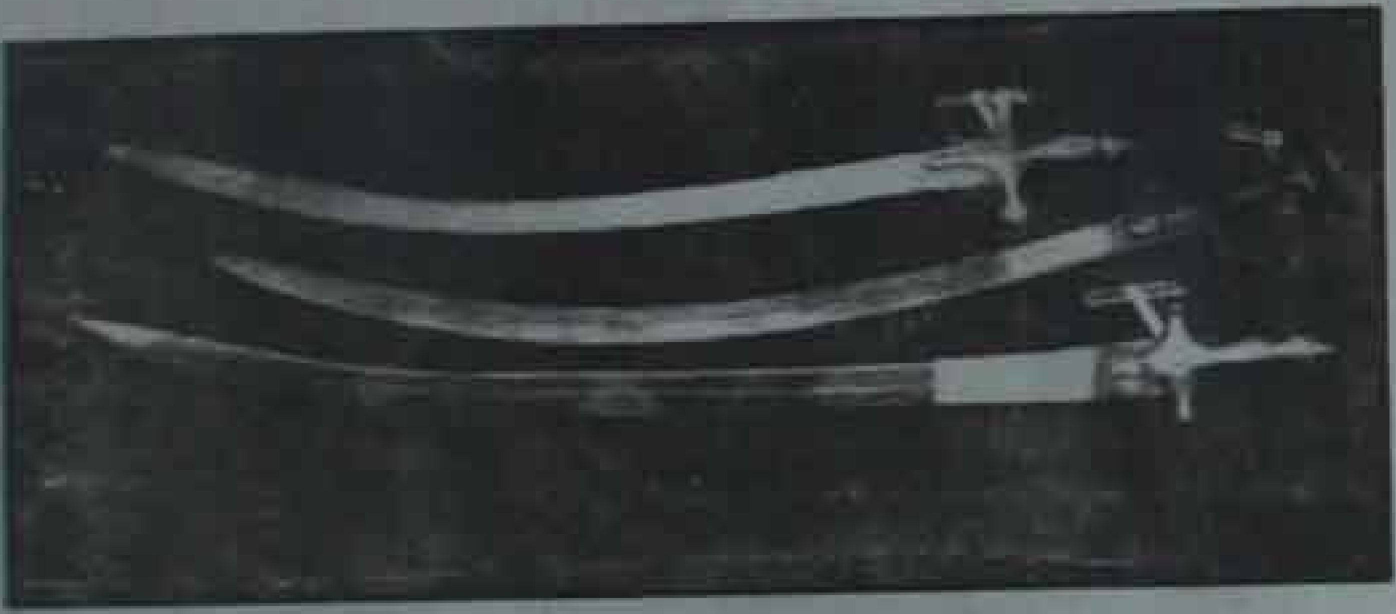

اوپر والی حضرت بلال حبشیؓ کی تلوار

درمیان والی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تلوار

نیچے والی حضرت امام حسینؓ کی تلوار

غوث پاک کی سرمہ دانی

marfat.com

دو عاشقانِ رسول ﷺ آمنے سامنے حاجی محمد حسین گوہر لاہور حاجی محمد ریاض شاہد فاروق ۔
خوشبوئے حرمین شریفین میوزیم لاہور میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں

الحاج ایم۔ [illegible] جوہر ایڈووکیٹ خوشبوئے حرمین شریفین کے منتظم الحاج محمد حسین گوہر کو
[illegible] پیش کر رہے ہیں

marfat.com

نعل رسول الله ﷺ
المحفوظه توب كابى
نعل شریف بند
حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے بائیں قدم مبارک کا
پتھر پر نشان
نعل شریف کا تلوا
نعل شریف

marfat.com

نقشۂ غزوات النبی ﷺ

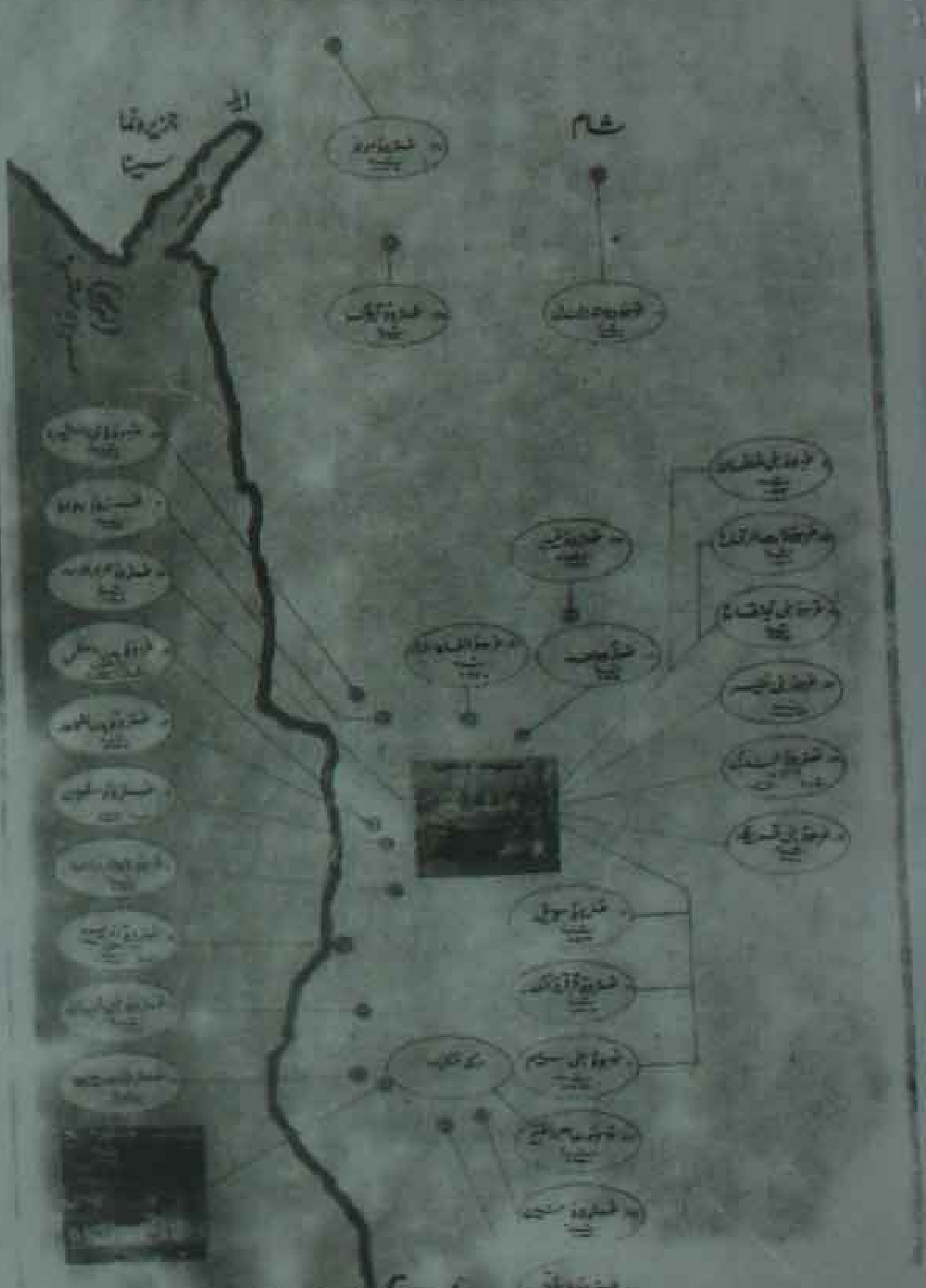

marfat.com

غزوۂ اُحد

marfat.com

marfat.com

مصور افقي تاريخي للمسجد النبوي الشريف والزيادات التي طرأت عليه

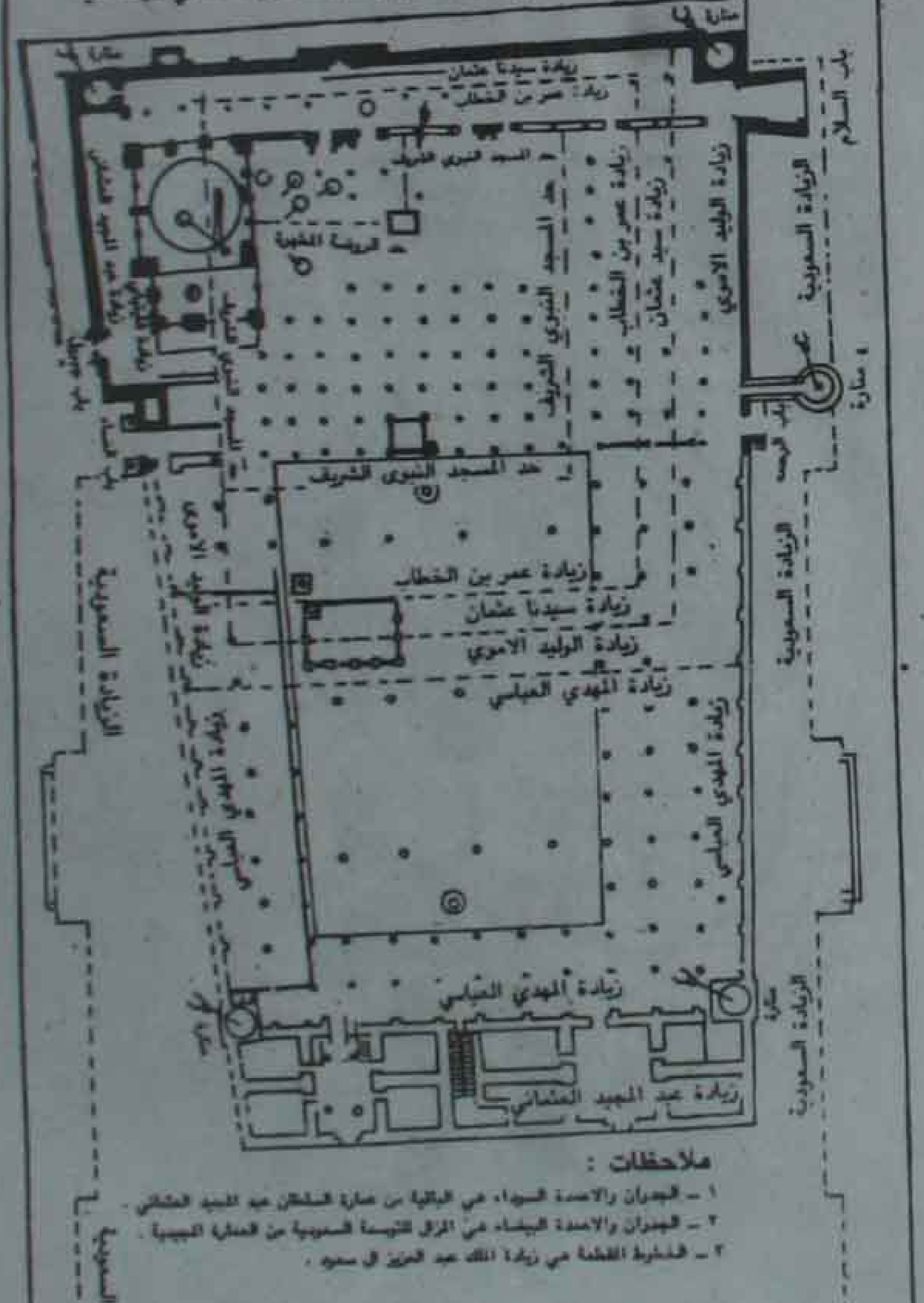

ملاحظات :

١ ـ الجدران والاعمدة السوداء هي الباقية من عمارة السلطان عبد المجيد العثماني .
٢ ـ الجدران والاعمدة البيضاء هي الزائل للتوسعة السعودية من العمارة المجيدية .
٣ ـ الخطوط المقطعة هي زيادة الملك عبد العزيز آل سعود .

marfat.com

قدیمی تاریخی روحانی مقامات کی تصویریں

marfat.com

عقبہ منیٰ وہ جگہ جہاں اہل مدینہ نے حضور کے ہاتھ پر بیعت اول اور بیعت ثانی کی

سعی کی جگہ بیرونی منظر

marfat.com

رہائش گاہ سیدہ آمنہؓ والدہ ماجدہ رسول اللہ ﷺ

مزار اقدس ام المومنین حضرت میمونہؓ

marfat.com

شبیکہ قبرستان کفار مکہ نے مسلمانوں کو اپنے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت نہ دی تو ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے اپنی یہ زمین قبرستان کے لئے وقف کر دی

حدیبیہ کا کنواں یعنی وہ کنواں جہاں صلح حدیبیہ ہوئی پس منظر میں ببول کے درخت
[illegible]

marfat.com

مقام سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
المزار / الکرک

حضرت زیدؓ ابن حارثہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر لشکر بنایا جن کا مزار اردن میں ہے۔

marfat.com

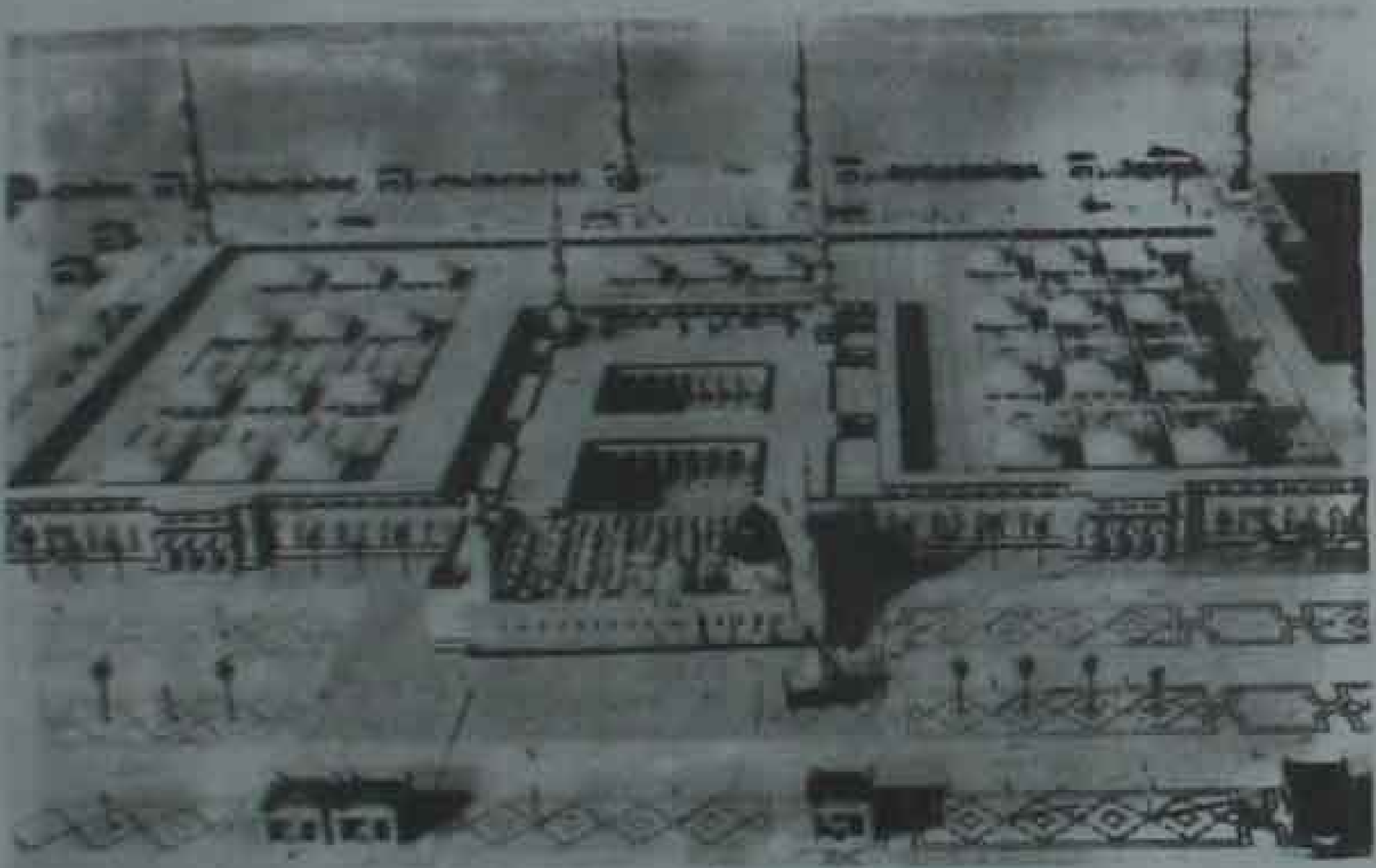

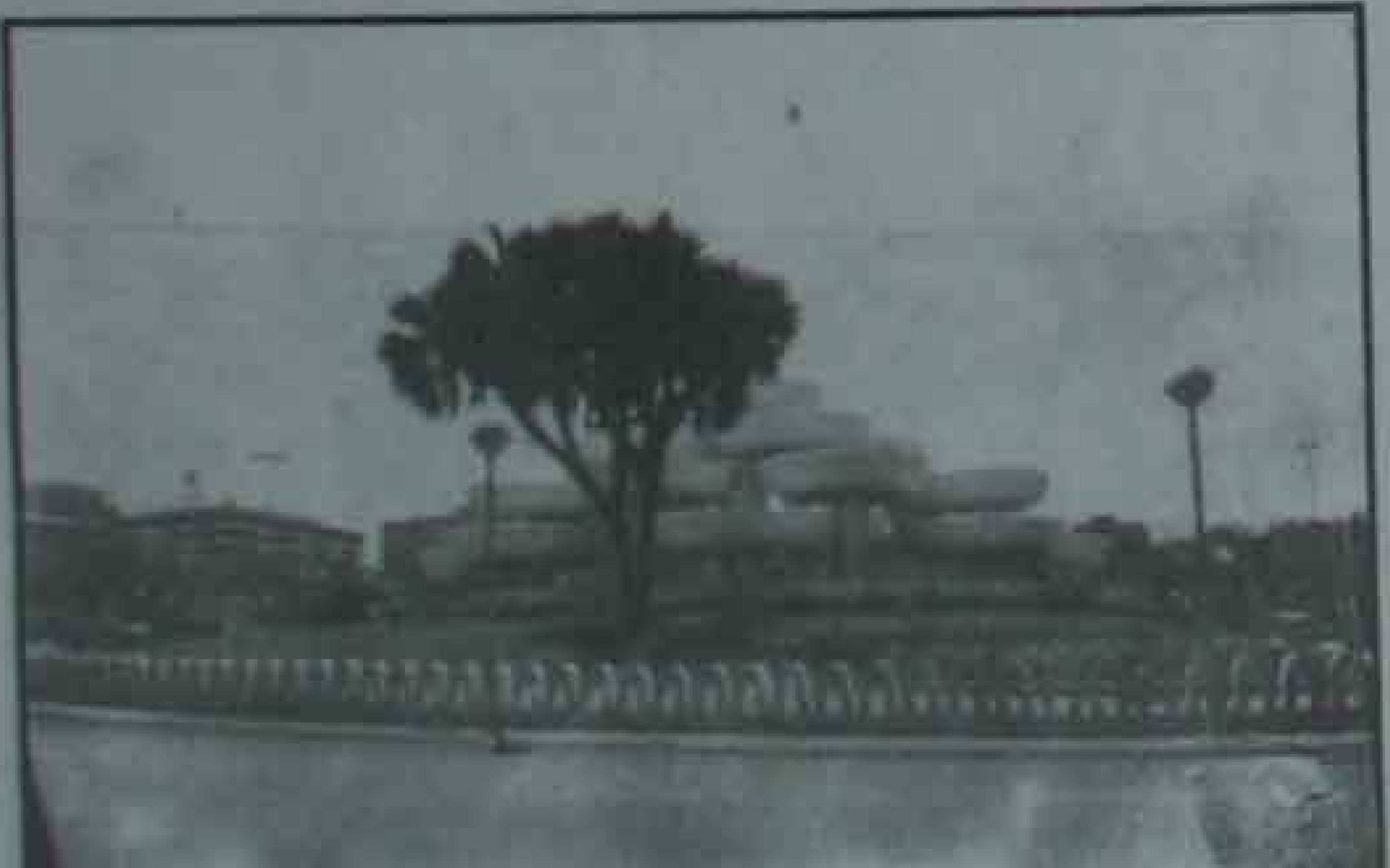

اور جدہ کے راستہ میں ایک چوک کا منظر

marfat.com

تبوک کا خوبصورت چوک

افطاری کا سامان فروخت ہو رہا ہے

marfat.com

مسجد خالد۔ حضرت خالد بن ولید کا اس جگہ گھر تھا اور فتح مکہ کے روز اس جگہ کفار سے مڈبھیڑ بھی ہوئی

marfat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ

marfat.com

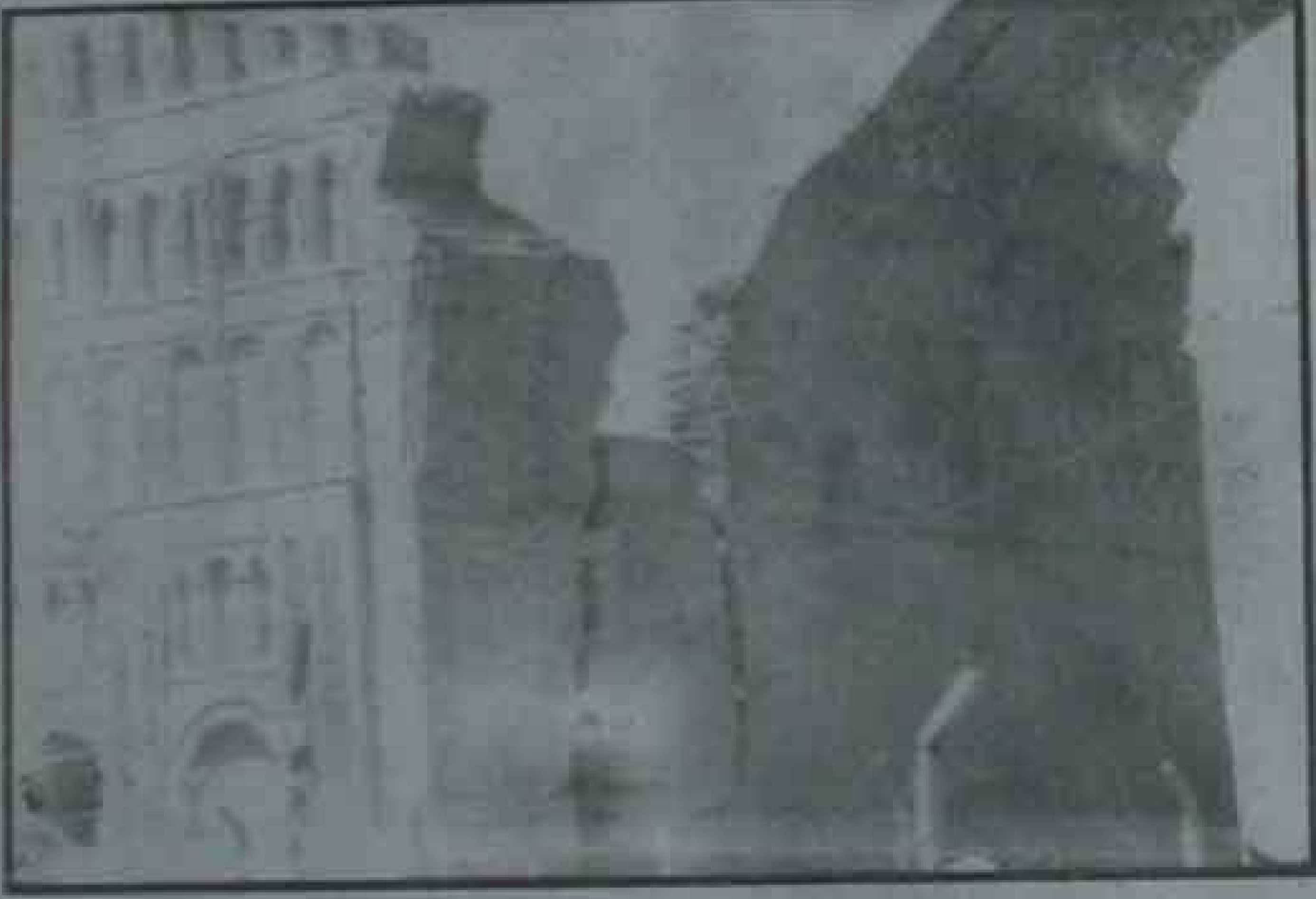

کسریٰ بادشاہ کا محل آپ کی پیدائش پر پڑنے والی دراڑیں آج بھی دیکھی جا سکتی ہیں

شاہ فارس کسریٰ کا وہ محل جس میں آپ کی پیدائش کے موقع پر دراڑیں پڑ گئیں اور کنگرے گر گئے

marfat.com

مسجد عائشہ

مسجد السقیا

marfat.com

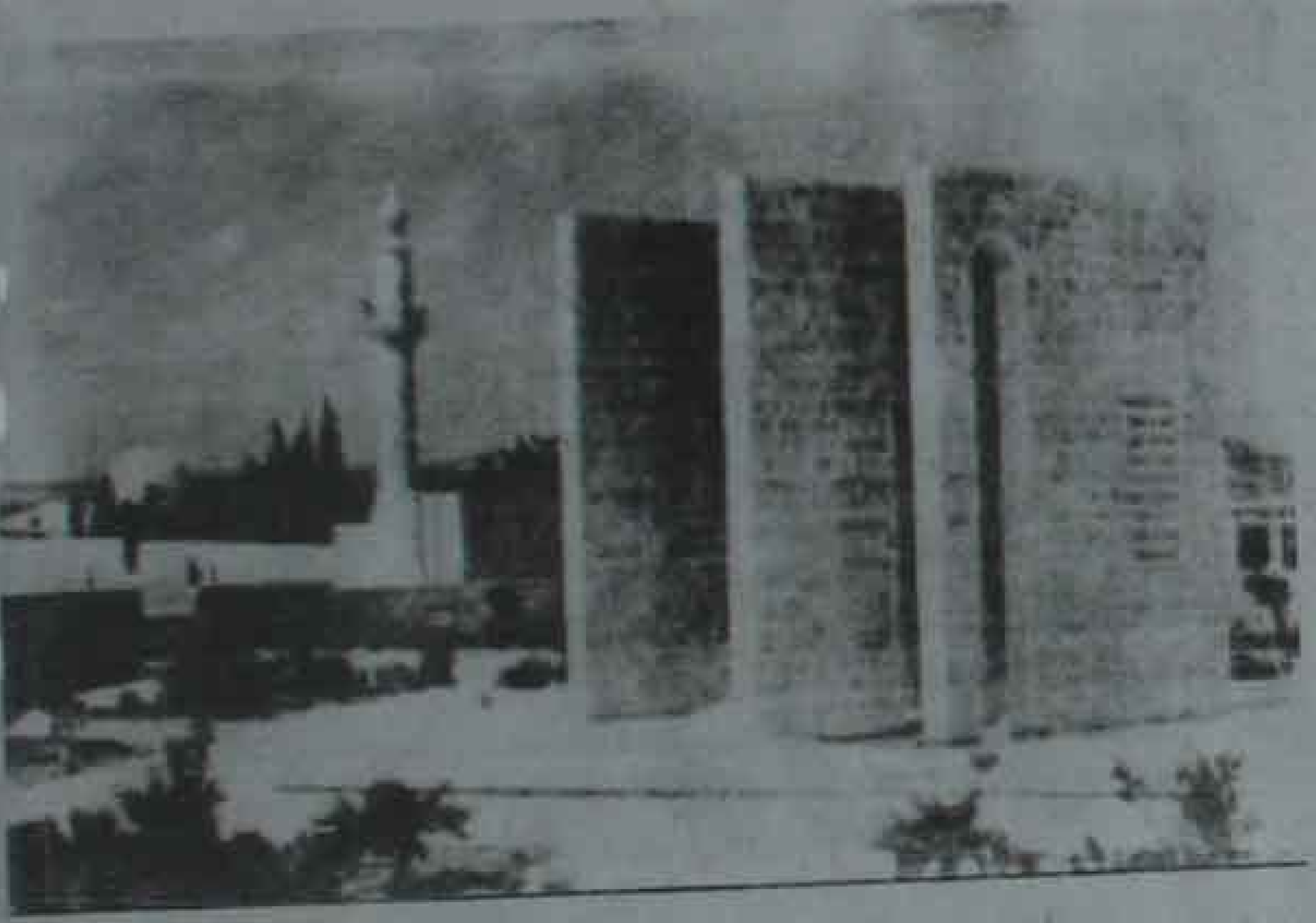

موتہ جو اب سلطنت اردن میں ہے وہاں میدان میں یادگار بنادی گئی۔ امیر لشکر حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کا مزار اس مسجد میں ہے جو ان کے نام سے موسوم ہے

مسجد و مزار حضرت معاذؓ ابن جبل

marfat.com

مسجد جعرانہ یہاں سے عمرہ شروع ہو جاتی ہے حضور نے یہاں سے آخری حج کا احرام باندھا

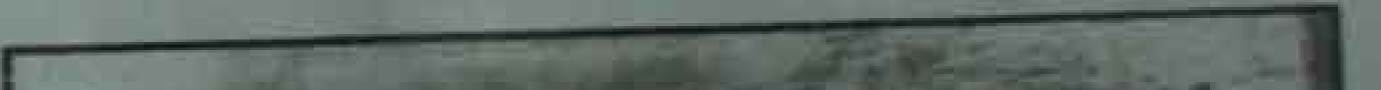

جعرانہ آپ کو اس کنواں کا پانی پسند تھا اس کنواں سے پانی پینے سے پتھری اور گردے کی
صفائی ہو جاتی ہے

marfat.com

مسجد و مزار حضرت ابو عبیدہ عامر بن الجراح

مسجد عبداللہ ابن زبیرؓ

marfat.com

مسجد الراية بالجودرية

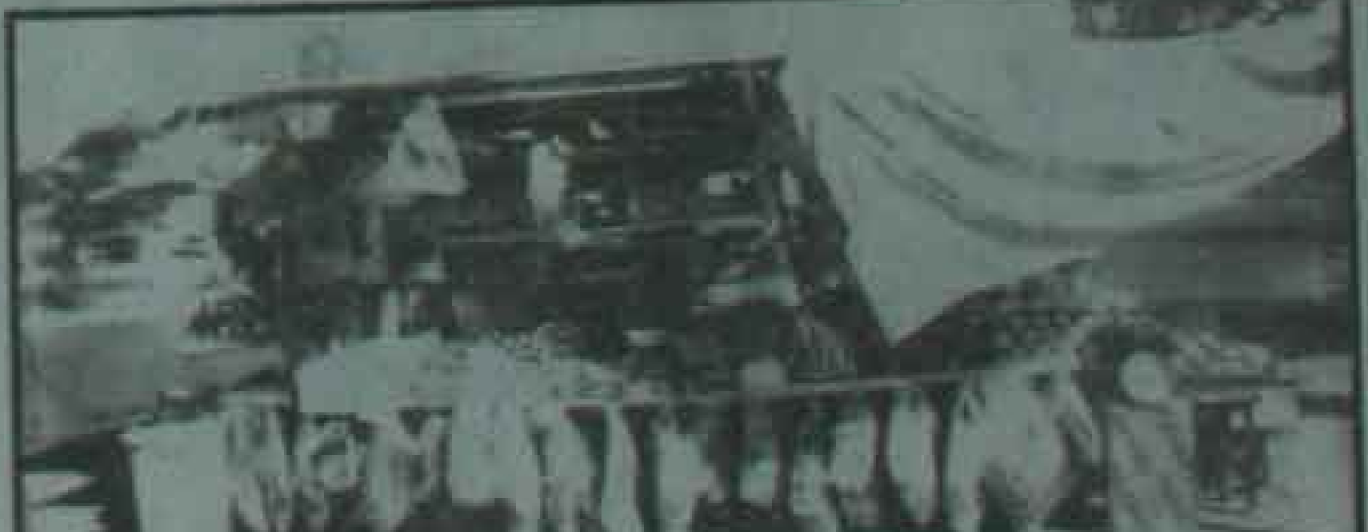

marfat.com

مقام مسجد فضیخ جہاں شراب حرام ہوئی

حضرت جبرائیل کی نشاندہی پر حدود حرم کا نشان

marfat.com

مدینہ منورہ جدید عمارتوں کے درمیان پتھروں سے تعمیر کردہ قدیمی عمارت

گورنر ہاؤس مدینہ منورہ

marfat.com

میدان بدر کا وہ اونچا مقام جہاں پر مجاہد اعظم کا عریشہ (سائبان) تھا۔ وہاں مسجد عریش بنائی گئی۔

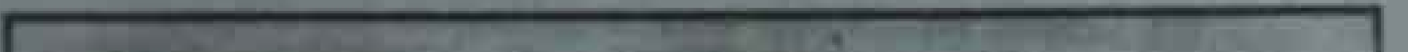

ملکہ زبیدہ کی قبر بغداد میں جس نے مکہ معظمہ کے لئے طائف کے چشموں سے نہر نکالی اہل مکہ
حاجیوں کے لئے بے حد سہولت پیدا کی۔

marfat.com

ہر کمرہ میں اے سی نصب ہے

[illegible] تے ہیں

marfat.com

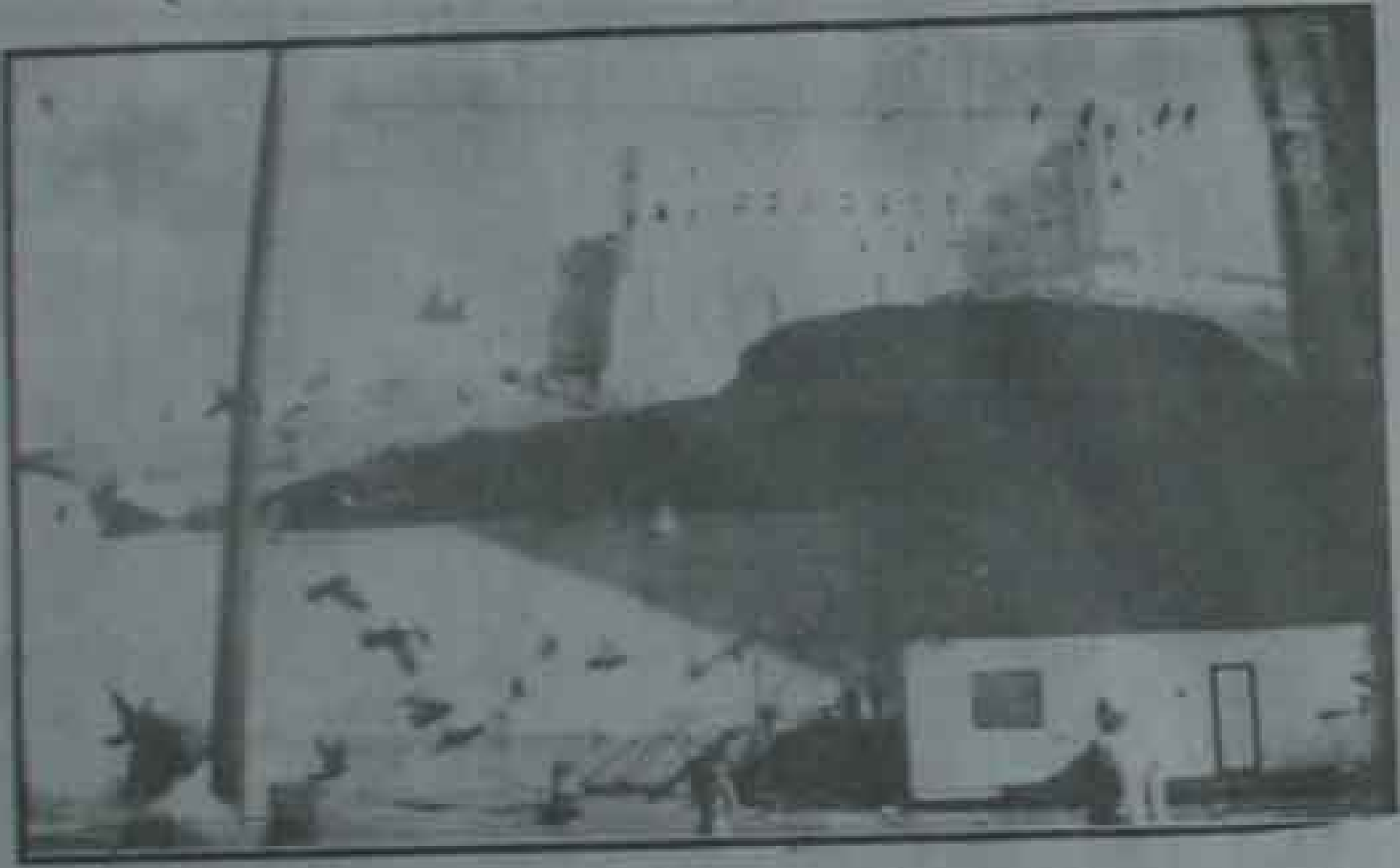

خانہ کعبہ کے قریب باب عبدالعزیز کے قریب پہاڑ پر ترکوں کے دور قدیمی قلعہ جواب مسمار کر دیا گیا ہے

ترکوں نے اپنے عہد میں یہاں شاندار یادگار تعمیر کی جو مسجد علی کے نام سے مشہور ہے

marfat.com

حج اور عمرہ کے دوران افریقی ممالک کی سیاہ فام مسلمان عورتیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ آجاتی ہے
سیاہ فام عورتیں بچوں کو چادر سے کمر میں لپیٹ رہتی ہے معصوم بچہ کمر کے ساتھ سو رہا ہے

marfat.com

کلس ـــــ قریب سے

marfat.com

مقام سرف مدینہ، روضہ مزار اقدس سیدہ میمونہؓ زوجہ رسولؐ

• حضورؐ کے راز دار جنگ خندق کے موقع پر جاسوسی کے فرائض سرانجام دینے والے جید صحابی حذیفہ بن یمان کی مدائن

marfat.com

مزار حضرت شرحبیل بن حسنہ

عراق میں بابل کے مقام پر نمرود کے محل کے کھنڈرات

marfat.com

وہ جگہ جہاں ابابیلوں نے ابرہہ کی فوج کو کنکریوں سے تباہ کر ڈالا

موتہ جو اب سلطنت اردن میں ہے وہاں میدان میں یادگار بنادی گئی۔ امیر لشکر حضرت جعفر بن ابی طالب کا مزار اس مسجد میں ہے جو ان کے نام سے موسوم ہے

marfat.com

حضرت عبداللہؓ ابن رواحہ صاحب قلم اور صاحب سیف دونوں حیثیتوں میں ممتاز ہیں۔ یہ ان کا مزار ہے

جدہ کے ایک چوک میں سائیکل کا بہت بڑا ماڈل نصب ہے سادہ لوح لوگوں کو مذاق کے طور پر بتایا جاتا ہے یہ حضرت آدمؑ کا سائیکل ہے

marfat.com

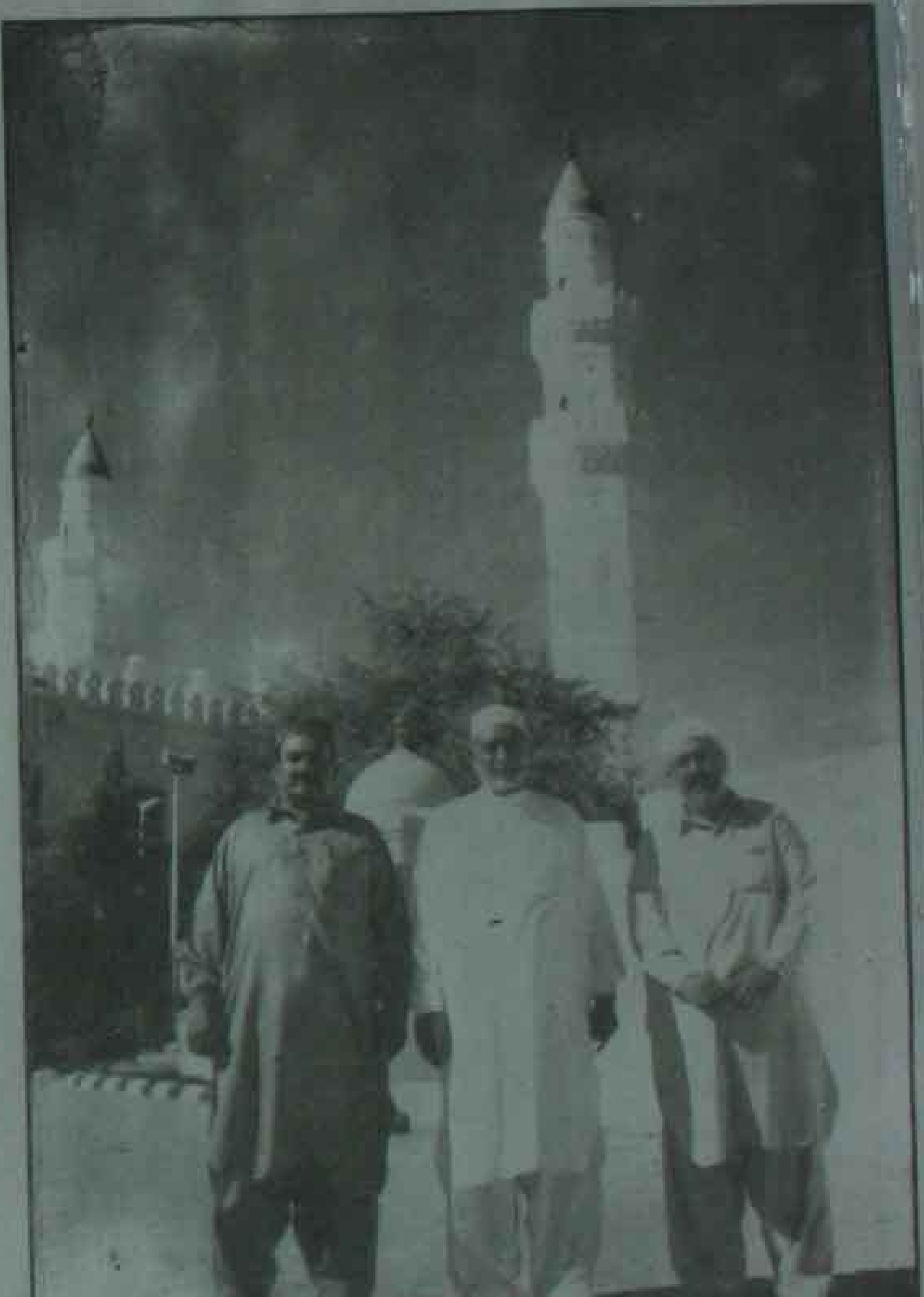

میاں سعید بگانوالا ایم زمان کھوکھر ڈاکٹر طاہر عباس عمرہ کے دوران مدینہ منورہ میں عقیدت
کا اظہار کر رہے ہیں

marfat.com

مدینہ منورہ کے ایک بازار میں شیشے کی شاندار عمارت

مسجد حضرت عبداللہ ابن عباس۔ اس پرانی مسجد کے احاطہ میں کبھی ان کا مزار تھا

اب نام باقی ہے نشان غائب

marfat.com

بنی سعد کی بستی میں حضرت حلیمہ کے گھر کے پیچھے کنواں

حضرت حلیمہ سعدیہ کے حجرے کا منظر

marfat.com

مسجد اقصیٰ میں داخلے کا بیرونی دروازہ

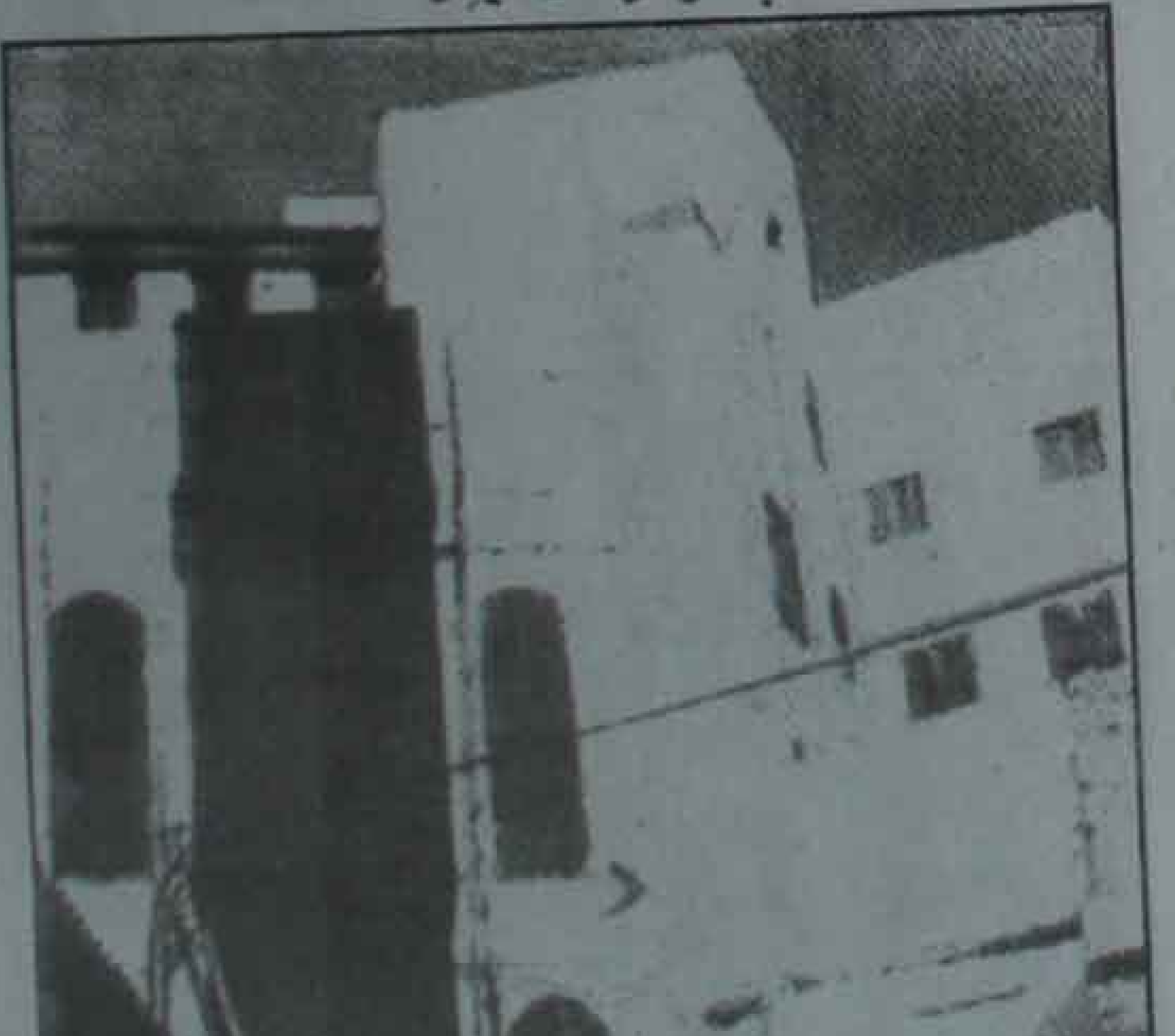

شعیب بنی ہاشم کے قدیم مکان

marfat.com

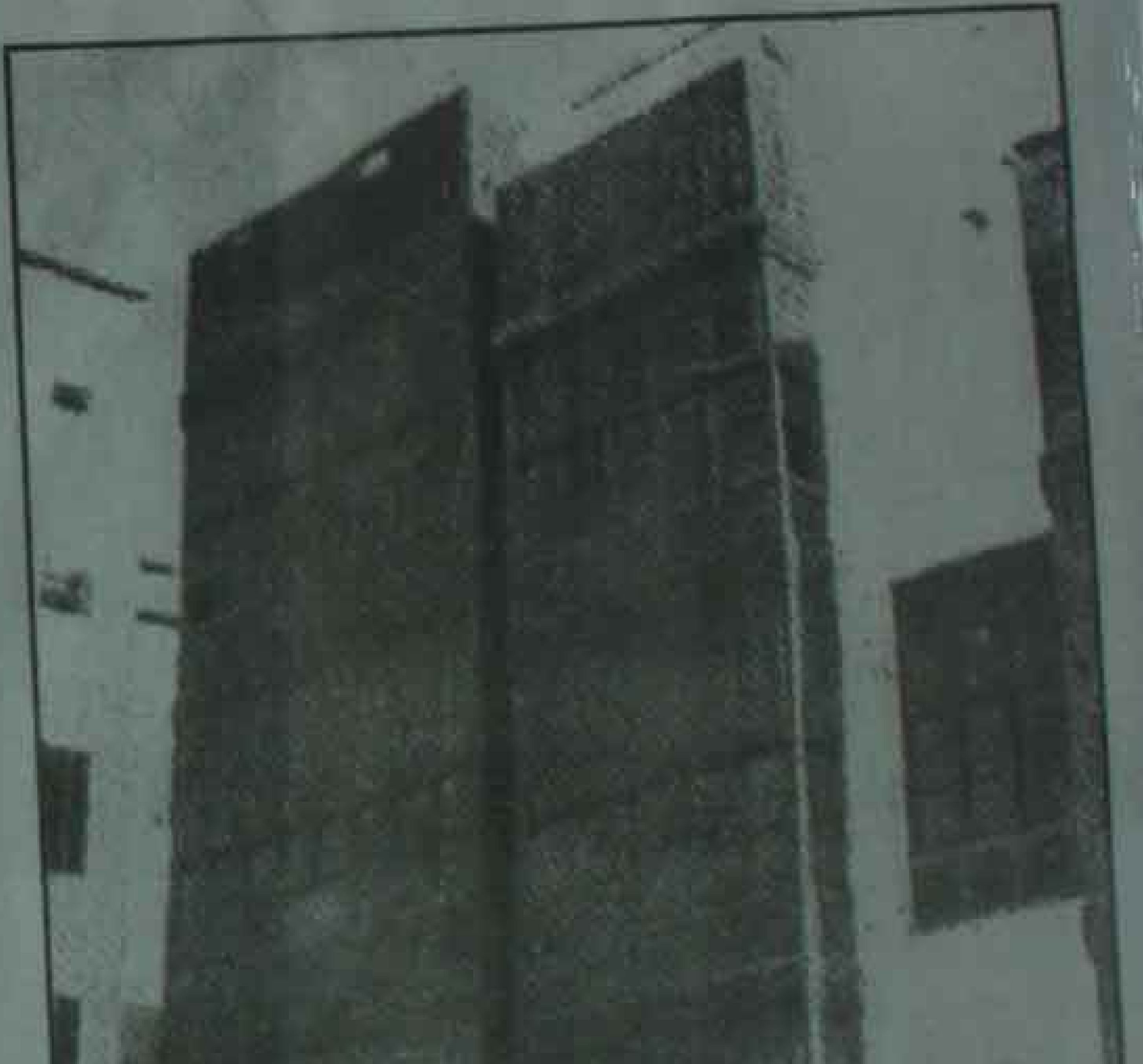

شعب بنی ہاشم کے قدیم مکانات

marfat.com

استنبول کے توپ قاپی عجائب گھر میں نوادرات

استنبول کے توپ قاپی کے عجائب گھر میں حضور نبی اکرم کی تلواریں محفوظ ہیں/

marfat.com

استنبول کے توپ قاپی میوزیم میں نقش کف پائے رسولؐ

marfat.com

قباء میں بئر اریس بئر خاتم جس میں حضور کی انگوٹھی گر گئی

مسجد حرام میں نماز جمعہ کے خطیب کا منبر

marfat.com

مسجد اقصیٰ کا وہ حصہ جسے 1969 میں تباہ کر دیا گیا

جدہ سے نخلستان کوئی اہلحدیث کے لیے

marfat.com

حضرت خدیجہ کا مکان جہاں حضورؐ شادی کے بعد ہجرت تک مقیم رہے

الخلیل میں مسجد ابراہیمی حضرت اسحٰق حضرت یعقوب اور ان کی بیویاں دفن ہیں

marfat.com

کوہ طور کے دامن میں چرچ اور سلطان سلیم کی مسجد

marfat.com

مسجد قبۃ الصخرہ کے صحن میں سلطانی تکایاتی بنائی ہوئی عمارتیں

مسجد الحمیدیہ الشمس

marfat.com

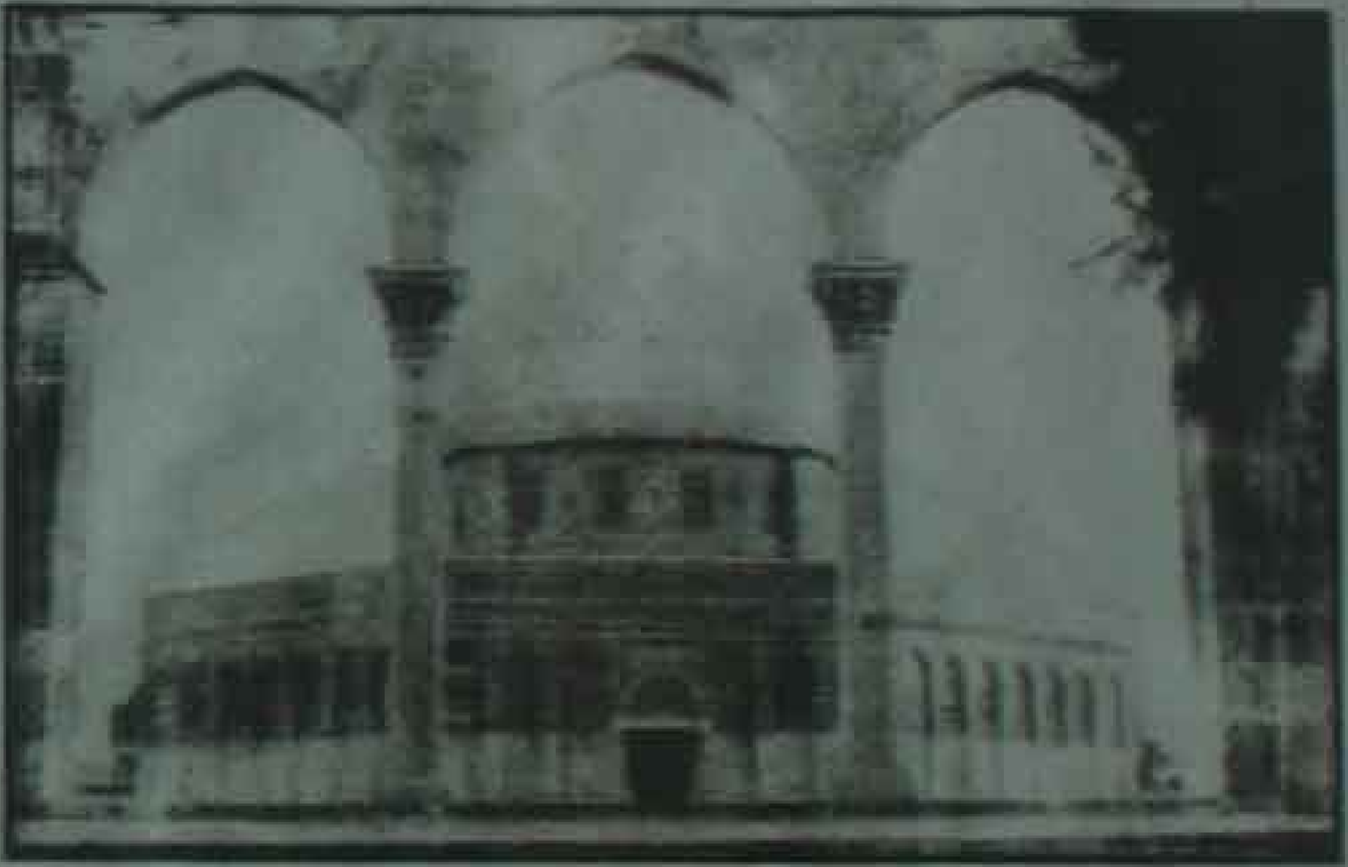

مغربی سمت سے مسجد صخرہ کا گنبد کا خوبصورت نظارہ

ایران کے شہنشاہ کسریٰ کا وہ محل جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے موقع پر دراڑیں پڑ گئیں

marfat.com

مدینہ میں صحابہؓ میں رسولؐ کے خیمہ کی جگہ مسجد تعمیر کی گئی ہے

کعب بن اشرف یہودی کے محل کے کھنڈرات

marfat.com

التاريخ : ١٤٢٠/١١/٠٦

رقم الاستيكر : ٥٠٢٣٦٤

اسم الحاج : محمد زمان راج

الجنسية : باكستاني

رقم الجواز : ١١٣٣١٣

تاريخ الجواز : ١٤٢٠/٠٩/٠١

تاريخ الوصول : ١٤٢٠/١١/٠٧

رقم المحضر : ٢٣٥

رقم وزارة الحج : ١٠٠٠٤٨٣٧٧٠

موديا فرع / تغير : ٢٩٧٩

قادم من : لاهور

نوع الجواز : حج

مصدر الجواز : اسلام اباد

ميناء الوصول : مطار جدة

رقم الكمبيوتر : ٦١٧٠٩٣٦٠٧٠

السكن : ٩ -

الرحلة : ٣٥٠٢

مؤسسة مطوفي حجاج جنوب آسيا

مدة البطاقة تحمل بيانات
مع واقع جواز سفر الحاج المحفوظ
لدى مكتب الخدمة
تنتهي صلاحيتها بنهاية شهر محرم لعام ١٤٢١هـ

مكتب الخدمة رقم : ٥٠

المطوف : عبد الرحمن محمد امين كاتب

هاتف : ٥٣١٦١٨٣ (مكة المكرمة)

العنوان بمكة : المسفلة - شارع الهجرة - أمام الدفاع المدني

العنوان بمنى : مخيمات مؤسسة مطوفي حجاج جنوب آسيا

العنوان بعرفة : مابين الخط الدائري القديم والجديد

حج کے موقع پر جاری کردہ شناختی کارڈ

marfat.com

KINGDOM OF SAUDI ARABIA

Date : 29/10/02 — 23/08/23 :تاريخها — الرقم : 2100147387

Validity : — صلاحيتها : نهاية رمضان

Name : Muhammad Zaman Khokhurraj Khan

مدة الإقامة : منتصف شوال

المرافقون :0

المتعهد : عيسى زكريا بشقي

رقم الترخيص :105

Omra Visa (Free) — Non Employment Visa — تأشيرة عمرة (مجانا)

V<SAUKHAN<<MUHAMMAD<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<

KE016836<5PAK4501011M0702061<<<<<<<<<<<<<<<<

راقم زمان کھوکھر کے پاسپورٹ پر عمرہ کا ویزہ کا عکس

الحاج ایم زمان کھوکھر فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد ضلع کچہری گجرات دفتر میں بیٹھے ہیں

marfat.com

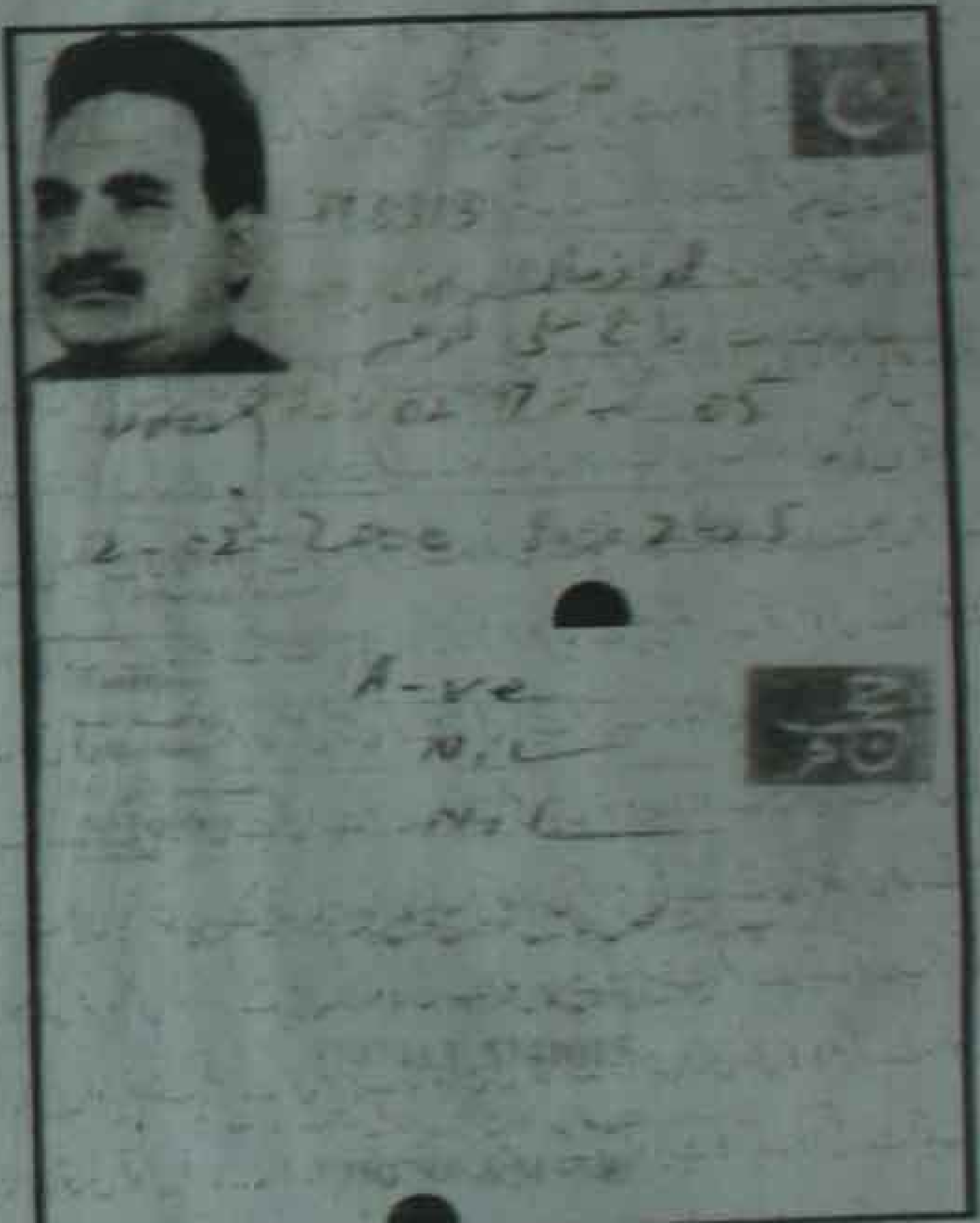

غازی صاحب کو جاری کردہ پاسپورٹ کا عکس

marfat.com

حج کی قبولیت ہو جاتی ہے

ہر سال تقریباً پچیس چالیس لاکھ مسلمان فریضہ حج ادا کرتے ہیں پاکستان سے بھی ہر سال ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو حج کی سعادت نصیب ہوتی ہے مالدار لوگ تو کئی حج ہر سال عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں موجودہ دور میں حج کے اخراجات لاکھوں میں ہیں عمرہ کے اخراجات بھی لاکھ روپے سے زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ نے صاحب حیثیت مسلمانوں کو حج ادا کرنے کا حکم دیا ہے حج مبارک کی سعادت حاصل کرنے سے پہلے اپنی بستی محلہ گردونواح کا جائزہ لیا جائے تو کئی غریب خاندانوں کی بچیاں مالی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین شادی نہیں کر سکتے، ایسے ہی غریب خاندانوں کے سربراہ غربت فاقوں کے ہاتھوں خودکشیاں کر رہے ہیں غریب مریض دوائی کے پیسے نہ ہونے سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں غریب گھرانوں کے لاتعداد بچے تنگ دستی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے کئی ایسے غریب خاندان بھی ہیں جن کے پاس سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں ہے کئی ایسے غریب لوگ بھی ہیں جو پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے جیلوں میں گل سڑ رہے ہیں پاکستان سے تقریباً ہر سال ایک لاکھ حجاج کرام حج کے لئے حجاز مقدس جاتے ہیں اتنی تعداد میں عمرہ بھی ادا کرتے ہیں اگر وہ حج کے اخراجات کی نصف رقم سے ایک غریب لڑکی کی شادی کرا دیں اور نصف رقم سے کسی غریب خاندان کی کفالت کر دیں ایسی نیکی کا کام کرنے والوں کا حج یقیناً اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ اسلامی کتابوں میں حج کی قبولیت کا ایک واقعہ ہے ایک دفعہ حضرت عبداللہ ابن مبارک حج پہ گئے آپ حج کرنے کے بعد حرم شریف میں سو گئے خواب میں فرشتوں کی باتیں سنیں ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا اس سال کتنے لوگ حج پر آئے ہیں دوسرے نے جواب دیا 10 لاکھ پہلے فرشتے نے پوچھا کتنے لوگوں کا حج قبول ہوا دوسرے فرشتے نے جواب دیا کسی کا حج بھی قبول نہیں ہوا البتہ دمشق میں ایک بزرگ علی بن موفقؒ اور پیشے سے ایک موچی ہیں اگرچہ وہ حج کرنے نہیں آئے مگر ان کا حج بارگاہ اللہ عزوجل میں مقبول ہو گیا ہے اور ان

marfat.com

...وں کا حج بھی انہی کے طفیل قبول ہو گیا ہے حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ بیدار ہوتے ہی
...ت علی بن موفق کی تلاش میں نکل پڑے اوران کے مکان پر دستک دی حضرت علی بن موفق باہر
...یف فرما ہوئے تو حضرت عبداللہ نے اپنا خواب ان کے گوش گزار کیا اور عرض کیا ۔ حضرت
...حب آپ کا حج کیسے بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوا اور آپ کے صدقے میں اس سال آنے والے
...م حاجیوں کا حج اللہ نے قبول کیا حضرت علی بن موفقؒ نے فرمایا میں نے حج تو نہیں کیا مگر میں نے
...ی عمر چڑ اسی سی کر حج کے لئے کچھ رقم جمع کی اور میں حج پر جانے کے لئے تیار تھا اسی دوران
...ہ دن میری بیوی نے پڑوسی کے ہاں سے تھوڑا سا سالن مانگا اس نے کہا کہ یہ گوشت تم پر حلال
...ں میری بیوی نے کہا کیوں اس جواب دیا کیونکہ سات دن کے فاقوں کے بعد بچوں کی بھوک
...ے بے تاب ہو کر ہم نے مردہ جانور کا گوشت پکایا ہے سن کر میرے اوسان خطا ہو گئے اور میں نے
...ارو پیہ حج کے لئے جمع کیا تھا وہ تمام اٹھا کر ان پڑوسی کے گھر دے آیا تا کہ وہ اپنے بال بچوں پر
...چ کر کے ان کی کفالت کر سکیں حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت علی بن موفق سے عرض کیا
...ت صاحب فرشتوں نے سچ کہا تھا کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج قبول کیا ۔ ذرا غور
...یں ہمارے گرد و نواح کتنے لوگ بھوک فاقوں کے ہاتھوں خود کشیاں کر رہے ہیں ہم پانچ وقت
...میں ۔ حاضر ہوتے ہیں ہمیں اپنے محلہ کے غریبوں کی خبر گیری کرنی چاہیے۔

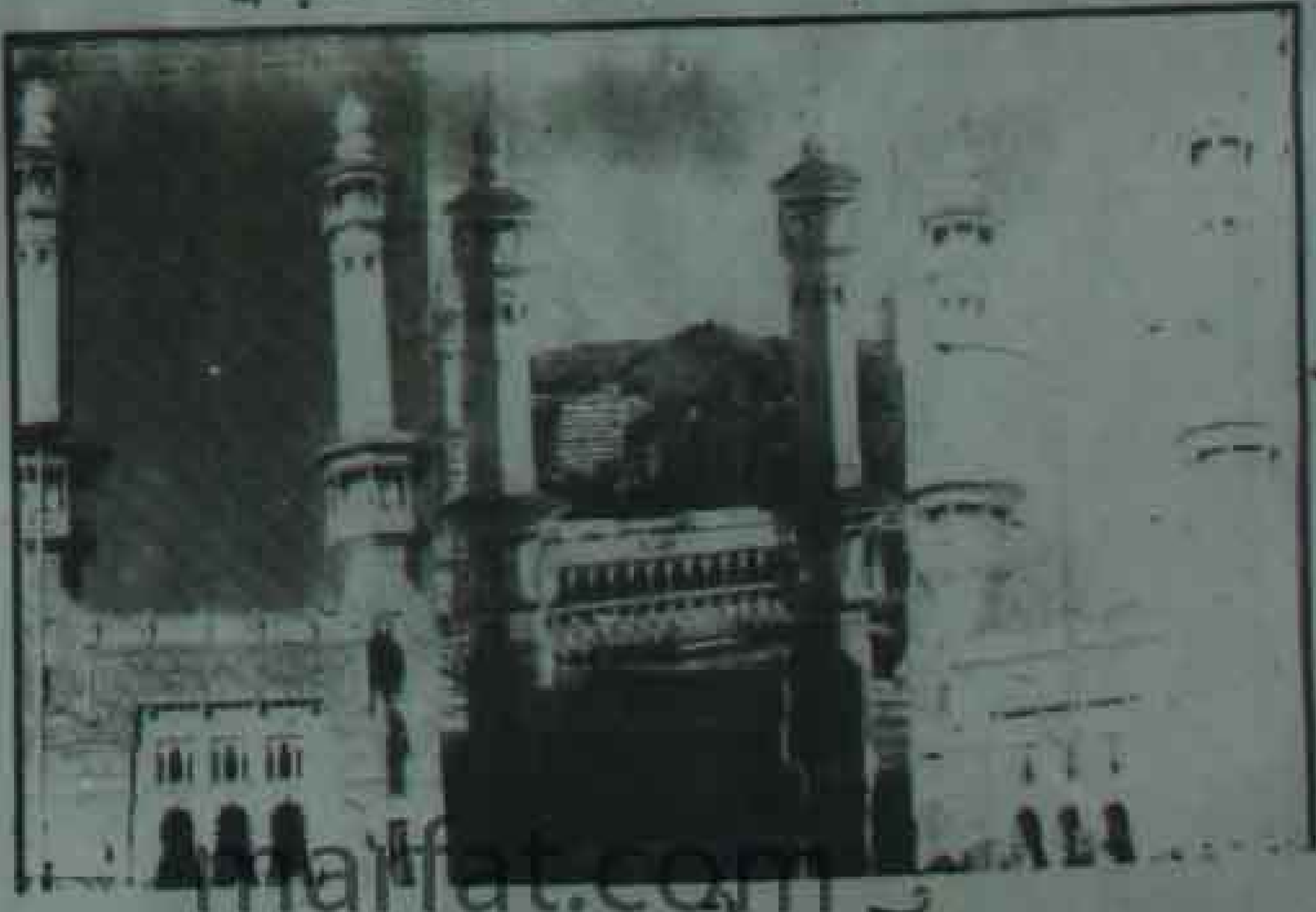

marfat.com

با...ہ...ب...العزیز

اسلامی دور کے سکوں کا عکس

marfat.com

نوائے وقت سنڈے میگزین

6 اگست 2006ء

کتابوں پر تبصرہ

گجرات میں انبیاء کرام کے مزارات

(حصہ دوم) مصنف الحاج زمان کھوکھر ایڈووکیٹ گجرات اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ تحقیق و تدقیق کے شناور بھی ہیں خصوصی طور پر ضلع گجرات میں واقع آثار قدیمہ و قدیم مزارات کی کھوج میں انکا کوئی ثانی نہیں اس ضمن میں انہوں نے بڑی تحقیق کی ہے ان کے نزدیک گجرات میں واقع بہت سے مزارات انبیائے کرام کے ہیں واضح ہو کہ قرآن مجید میں لگ بھگ 30 نبیوں کا ذکر ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہو گزرے ہیں۔ اس قدر تحقیق و تدقیق صرف انکا ہی کام اور اس میں ان [illegible] ثانی نہیں۔ حصہ دوم 256 صفحات پر مشتمل ہے اس کتاب کی قیمت 200 روپے رکھی گئی ہے یہ کتاب یاسر اکیڈمی بالمقابل گل ہیشن [illegible] ٹ کچہری فا[illegible] گجرات سے دستیاب ہے۔ اس ضمن میں مصنف کتاب [illegible] کچہری میں ہی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

marfat.com

کتابیات

قرآن پاک

حجازِ مقدس کا روحانی سفر از الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ یاسر اکیڈمی بالمقابل گلی سیشن کورٹ کچہری روڈ گجرات

ہفت روزہ آئینہ گجرات ایڈیٹر جمشید افضل کھوکھر

شانِ محمد۔ از میاں عابد احمد، سیرت انٹرنیشنل ریسرچ سنٹر آئی ای پی بلڈنگ لبرٹی سکوائر گلبرگ لاہور

سیرت البم از شاہ مصباح الدین شکیل پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی کراچی

تاریخ مکہ مکرمہ جلد اول محمد عبدالمعبود

تاریخ معالم المدینہ المنورہ السید احمد یاسین احمد الخیاری دیارِ حبیب از افتخار احمد حافظ گلشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

سیرت النبی جلد اول دوم سوم مقدمہ مولانا مفتی عبدالستار ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان

سیرت النبی البم المدینہ المنورہ از علی حافظ

تاریخ المدینہ از محمد عبدالمعبود مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

تاریخ مکہ مکرمہ از محمد الیاس عبدالغنی

مسجد نبوی شریف از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی

صحابہ کے مکانات از محمد الیاس عبدالغنی

مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد از ڈاکٹر الیاس عبدالغنی

تاریخ مکہ مکرمہ ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی

میرے حضور کے دیس میں جاوید جمال ڈسکوی

قومی اخبار [illegible]

marfat.com

فوٹو تبرکات خوشبوئے حرمین شریفین میوزیم شاد باغ لاہور

فوٹو تبرکات خوشبو مدینہ میوزیم فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

سی ڈی از الحاج محمد حسین گوہر لاہور

سی ڈی مقامات مقدسہ از حاجی محمد ریاض شاہد خوشبوئے مدینہ میوزیم فاروق آباد

فوٹو مکہ مکرمہ میوزیم از الحاج محمد حسین گوہر حاجی محمد ریاض شاہد

فوٹو مقامات مقدسہ از محمد شریف سپرنٹنڈنٹ واپڈا اپیکو روڈ ڈیرہ اسمٰعیل خان اسلامی سکول کا عکس

از سید مسعود پرویز شاہدولہ روڈ گجرات

فوٹو گرافی قدیمی تاریخی روحانی مقامات از الحاج ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

قصص الانبیاء سید سعید علی شاہ

اسلامی سلطنتیں کلیفورڈ ای بوسورتھ ترجمہ یاسر جواد

غزوہ تبوک علامہ محمد احمد باشمیل ترجمہ مولانا اختر فتح پوری

غزوہ بنی قریظہ علامہ محمد احمد باشمیل ترجمہ مولانا اختر فتح پوری

رہبر زندگی معطب نبویؐ سید محمد سعید الحسن شاہ

یہ تیرے پراسرار بندے طالب الہاشمی

حضرت محمدؐ غیر مسلم دانشور کی نظر میں از ساجد امین خان

صحابہ کے مبارک معمولات مفتی محمد خان قادری

جرنیل صحابہ از نواز رومانی

سرورکائنات کے پچاس صحابہ طاہر الہاشمی

marfat.com

بین الاقوامی شہرت یافتہ مصنف الحاج
ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ کی پندرویں
کتاب حضرت مخدوم علاوالدین علی
احمد صابر المعروف پیران کلیر شریف
انڈیا کے حضور (مزارات مقدسہ)
حصہ سوم (زیر طبع) زمان کھوکھر کے قلم
سے عنقریب شائع ہوگی

marfat.com

الحاج محمد زمان کھوکھر ایڈووکیٹ کی تحریر کردہ دیگر کتب

ملنے کا پتہ: یاسر اکیڈمی گلی سیشن کچہری روڈ گجرات پاکستان